# بیاناتِ عطّاریہ

جلد 3

صفحات: 413

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

96 بیانات
بیاناتِ عطاریہ
(جلد 3)
مؤلف:
شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی
دامت برکاتہم العالیہ
آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

# کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہم پر عِلْم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما، اے عَظَمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

مدینہ

۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ


نام کتاب: بیانات عطاریہ (جلد 3)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء


الگ سے شائع ہونے والے 96 رسائل کا مجموعہ ہے، بغیر ترمیم کے اپلوڈ کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

## 96 بیاناتِ عطاریہ ایک نَظَر میں (جلد 1 تا 8)

**جلد 1** (1)غفلت (2)پُراَسرار خَزانہ (3) خزانے کی اَنبار (4)بادشاہوں کی ہڈّیاں (5)کفن چوروں کے انکشافات (6)بُری موت کے اسباب (7)مُردے کی بے بسی (8)مُردے کے صدمے (9)قبر کی پہلی رات (10)قبر کاامتِحان (11)قِیامت کااِمتِحان (12)پُل صِراط کی دَہشت

**جلد 2** (13)سَمُندری گُنبد (14)احتِرامِ مسلم (15)زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی (16)شیطان کے بعض ہتھیار (17)ظُلم کاانجام (18)عَفو ودَرگُزَر کی فضیلت (19)ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی (20)بسنت میلا (21)باحَیانوجوان (22)مدینے کی مچھلی (23)زخمی سانپ (24)اسلامی پردہ

**جلد 3** (25) انمول ہیرے (26)ویران محل (27)نَہَر کی صدائیں (28)جنّتی محل کا سودا (29)میں سُدھرنا چاہتا ہوں (30)پُراَسرار بھکاری (31)کالے بچھو (32)ٹی وی کی تباہ کاریاں (33)گانے باجے کے 35 کُفریہ اشعار (34)سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات (35)وُضُواور سائنس (36)قومِ لوط کی تباہ کاریاں

**جلد 4** (37)تِلاوت کی فضیلت (38)ثواب بڑھانے کے نسخے (39)نیک بننے کا نسخہ (40)گھریلو مسجِد بنانا سنّت ہے (41)مسجِدیں خوشبو دار رکھئے (42)مِسواک شریف کی فضائل (43)کفن کی واپسی (44)آقا کا مہینا (45)ابلق گھوڑے سوار (46)میٹھے بول (47)خاموش شہزادہ (48)فاتحہ وایصال ثواب کاطریقہ

**جلد 5** (49)خودکشی کاعِلاج (50)ناراضیوں کاعِلاج (51)غُصّے کاعِلاج (52)وسوسے اور ان کاعِلاج (53)چڑیا اور اندھا سانپ (54)بیمار عابد (55)مینڈک سوار بچھو (56)مدنی وصیّت نامہ (57)قبر والوں کی 25 حِکایات (58)ذِکروالی نعت خوانی (59)نعت خواں اور نذرانہ (60)بجلی اِستِعمال کرنے کے مدنی پھول

# فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

# ”پیارے اَحمد رضا“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

﴿٢﴾ جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ”اللہ پاک“ کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ”پاک“ یا ”کریم“ وغیرہ کلماتِ ثَنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ”سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچھّی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہوگا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

## بیان: 1

# انمول ہیرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# انمول ہیرے[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (26 صَفْحات) آپ آخِر تک ضَرور پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عزوجل دنیا وآخِرت کے بے شمار مَنافِع حاصل ہوں گے۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نقل فرماتے ہیں: حضرت اَبُو المواہِب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ "قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کرو گے۔" میں نے

---

(1) یہ بیان امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ۔2009) میں صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلس مکتبۃُ المدینہ

عرض کی: **یارسول اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **! میں کیسے اس قابل ہوا؟** ارشاد فرمایا: ''اس لیے کہ تم مجھ پر **دُرود** پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔'' (الطبقات الکبری للشعرانی ص ۱۰۱) **ثواب نذر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھتے وَقت ثواب نذر کرنے کی دل میں نیّت کر لے یا پڑھنے سے قَبل یا بعد زَبان سے بھی کہہ لے کہ اِس دُرُود شریف** کا ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نذر کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کہتے ہیں، ایک **بادشاہ** اپنے مصاحبوں کے ساتھ کسی باغ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس نے دیکھا باغ میں سے کوئی شخص سنگریزے (یعنی چھوٹے چھوٹے پتھر) پھینک رہا ہے، ایک سنگریزہ خود اس کو بھی آ کر لگا۔ اس نے خُدّام کو دوڑایا کہ جا کر سنگریزے پھینکنے والے کو پکڑ کر میرے پاس حاضِر کرو، چُنانچِہ خُدّام نے ایک گنوار کو حاضر کر دیا۔ **بادشاہ** نے کہا: یہ سنگریزے تم نے کہاں سے حاصل کیے؟ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا: میں ویرانے میں سیر کر رہا تھا کہ میری نظر ان

خوبصورت سنگریزوں پر پڑی، میں نے ان کو جھولی میں بھرلیا، اس کے بعد پِھرتا پِھراتا اس باغ میں آ نکلا اور پھل توڑنے کے لئے یہ سنگریزے استعمال کرلئے۔ **بادشاہ** نے کہا: تم ان سنگریزوں کی قیمت جانتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ **بادشاہ** بولا: یہ پتّھر کے ٹکڑے دراصل **انمول ہیرے** تھے، جنہیں تم نادانی کے سبب ضائع کرچکے۔ اس پر وہ شخص افسوس کرنے لگا۔ مگر اب اس کا افسوس کرنا بے کار تھا کہ وہ **انمول ہیرے** اس کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔

## زندگی کے لمحات انمول ہیرے ہیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اسی طرح ہماری زندگی کے لمحات بھی **انمول ہیرے** ہیں اگر ان کو ہم نے بے کار ضائع کردیا تو حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو ایک مُقرَّرہ وَقت کیلئے خاص مقصد کے تحت اِس دنیا میں بھیجا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 18 سورۃُ المُؤمِنُون آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

''خزائنُ العرفان'' میں اس آیتِ مقدّسہ کے تحت لکھا ہے: اور (کیا تمہیں) آخِرت میں جزا کیلئے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کیلئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخِرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمھارے اعمال کی جزا دیں۔

موت وحیات کی پیدائش کا سبب بیان کرتے ہوئے پارہ 29 سورۃُالملک آیت نمبر 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

**فرمانِ مصطفٰے:** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

# زندگی کا وَقت تھوڑا ھے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مذکورہ دو آیات کے علاوہ بھی قراٰنِ پاک میں دیگر مقامات پر تخلیقِ انسانی یعنی انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ انسان کو اس دنیا میں بَہُت مُختصر سے وقت کیلئے رہنا ہے اور اس وَقفے میں اسے قبر وحشر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے لہٰذا انسان کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ وَقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فَرّاٹے بھرتا ہوا جارہا ہے نہ روکے رُکتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے، جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کرنہیں آتا۔ چُنانچِہ

# سانس کی مالا

**حضرت** سیِّدُنا حسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ جلدی کرو! جلدی کرو!! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہی سانس تو ہیں کہ اگر رُک جائیں تو تمہارے ان اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہوجائے جن سے تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرتے ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے۔ یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پارہ

Go To Index



فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

16سورۂ مریم کی آیت نمبر 84 تلاوت فرمائی: اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: یہاں گنتی سے سانسوں کی گنتی مُراد ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج٤ ص ٢٠٥ دارصادر بیروت)

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے
غفلت سے مگر دل کیوں بیدار نہیں ہوتا

## ''دن'' کا اعــــلان

حضرتِ سیِّدُنا امام بیہقی علیہ رحمۃ اللہِ القوی ''شُعَبُ الایمان'' میں نقل کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اُس وقت ''دن'' یہ اعلان کرتا ہے: اگر آج کوئی اچّھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج٣ ص٣٨٦ حدیث ٣٨٤٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

# جناب یا مرحوم!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** زندگی کا جو دن نصیب ہوگیا اسی کو غنیمت جان کر جتنا ہوسکے اس میں اچھے کام کرلئے جائیں تو بہتر ہے کہ ''کل'' نہ جانے ہمیں لوگ ''جناب'' کہہ کے پکارتے ہیں یا ''مرحوم'' کہہ کر۔ ہمیں اس بات کا احساس ہو یا نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی موت کی منزل کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ رَواں دَواں ہیں۔ چُنانچِہ پارہ 30 سورۂ اِنشِقاق کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب (عزوجل) کی طرف ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے

# اچانک موت آجاتی ہے

**اپنے** وقت کو فُضولیات میں برباد کرنے والو! غور کرو زندگی کس قدر تیز رفتاری کے ساتھ گزرتی جارہی ہے۔ بارہا آپ نے دیکھا ہوگا کہ اچّھا بھلا ڈِیل ڈَول والا انسان اچانک موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے، اب **قَبْر** میں اُس پر کیا بِیت رہی ہے اس کا اندازہ ہم نہیں کرسکتے البتّہ خود اُس پر زندگی کا حال کُھل چکا ہوگا کہ

کتنی بے اعتبار ہے دنیا　　موت کا انتظار ہے دنیا
گرچہ ظاہِر میں صورتِ گُل ہے　　پر حقیقت میں خار ہے دنیا

**اے** دنیا کے مال کے متوالو! جمعِ مال ہی کو اپنی زندگی کا مقصدِ وَحید سمجھنے والو! جلدی جلدی اپنی آخِرت کی تیّاری کرلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات بھلے چنگے سونے کے باوُجُود صبح تمہیں اندھیری قبر میں ڈال دیا جائے۔ **لِـلّٰـه**! غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 17 سورۃُ الانبِیاء کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۱﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں۔

ایک جھونکے میں ہے ادھر سے ادھر

چار دن کی بہار ہے دنیا

## اہلِ جنّت کا بھی افسوس!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں اپنے وقت کی قدر پہچاننی ضروری ہے، فالتو وقت گزرنا کتنے بڑے نقصان کی بات ہے وہ اس حدیثِ مبارک سے سمجھئے چُنانچہ تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اہلِ جنّت کو کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا سوائے اُس ساعت (یعنی گھڑی) کے جو (دنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کے بغیر گزر گئی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۲۰ ص ۹۳۔۹۴ حدیث ۱۷۲ داراحیاء التراث العربی بیروت)

## قَلَم کا قط

**حافِظ اِبن عَساکِر** ''تَبْیِیْنُ کَذِبِ الْمُفْتَرِی'' میں فرماتے ہیں: (پانچویں صدی کے مشہور بزرگ) حضرت سیِّدُنا سلیم رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلم جب

لکھتے لکھتے گھس جاتا تو قط لگاتے (یعنی نوک تراشتے) ہوئے (اگرچہ دینی تحریر کیلئے یہ بھی ثواب کا کام ہے مگر ایک پنتھ دو کاج کے مِصداق) ذکرُ اللہ شروع کر دیتے تا کہ یہ وَقت صِرف قَط لگاتے ہوئے ہی صَرف نہ ہو!

## جنّت میں دَرَخت لگوائیے!

**وَقت** کی اَہمِیّت کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ اگر آپ چاہیں تو اس دنیا میں رہتے ہوئے صِرف ایک سیکنڈ میں جنّت کے اندر ایک دَرَخت لگوا سکتے ہیں اور جنّت میں دَرَخت لگوانے کا طریقہ بھی نہایت ہی آسان ہے چُنانچِہ ''ابنِ ماجہ شریف'' کی ایک حدیثِ پاک کے مطابِق ان چاروں کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جنّت میں ایک دَرَخت لگا دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

﴿1﴾ سُبحٰنَ اللہ ﴿2﴾ اَلحَمدُ لِلّٰہِ ﴿3﴾ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ﴿4﴾ اَللّٰہُ اَکبَر

(سُنَن ابن ماجه ج٤ ص٢٥٢ حديث ٣٨٠٧ دارالمعرفة بيروت)

## دُرُود شریف کی فضیلت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! جنّت میں دَرَخت لگوانا کس

قدَر آسان ہے! اگر بیان کردہ چاروں کلِمات میں سے ایک کلِمہ کہیں تو ایک اور اگر چاروں کہہ لیں گے تو جنّت میں چار دَرَخت لگ جائیں گے۔ اب آپ ہی غور فرمایئے کہ وقت کتنا قیمتی ہے کہ زَبان کو معمولی سی حَرَکت دینے سے جنّت میں دَرخت لگ جاتے ہیں تو اے کاش! فالتو باتوں کی جگہ سبحٰنَ اللّٰہ سبحٰنَ اللّٰہ کا وِرد کرکے ہم جنّت میں بے شُمار دَرَخت لگوالیا کریں۔ ہم چاہے کھڑے ہوں، چل رہے ہوں، بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں یا کوئی کام کاج کررہے ہوں ہماری کوشش یِہی ہونی چاہئیے کہ ہم دُرُود شریف پڑھتے رہیں کہ اس کے ثواب کی کوئی انتہا نہیں سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔ (سُنَنُ النَّسائی ص۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴ دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاد رہے! جب بھی لیٹے لیٹے کوئی وِرد کریں تو پاؤں سمیٹ لینا چاہئے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کاش! بولنے سے پہلے اِس طرح تولنے کی عادت پڑ جائے کہ یہ بات جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی دینی یا دُنیوی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات فُضُول محسوس ہو تو بولنے کے بجائے ''دُرُود شریف'' پڑھنا یا ''اَللّٰہ اَللّٰہ'' کہنا نصیب ہو جائے تاکہ ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے۔ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر جنّت میں دَرَخت لگوانے کی سعادت مل جایا کرے۔

ذکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

## ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر

**اگر** کچھ پڑھنے کے بجائے خاموش رہنے کو جی چاہے تو اس میں بھی ثواب کمانے کی صورتیں ہیں اور وہ یہ کہ اُلٹے سیدھے خیالات میں پڑنے کے بجائے آدمی یادِ خداوندی عزوجل یا یادِ مدینہ وشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم میں گم

ہو جائے۔ یا علمِ دین میں غور و تَفَکُّر شروع کردے یا موت کے جھٹکوں، قبر کی تنہائیوں، اس کی وحشتوں اور محشر کی ہولناکیوں کی سوچ میں ڈوب جائے تو اس طرح بھی وَقت ضائع نہیں ہوگا بلکہ ایک ایک سانس اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں شُمار ہوگا۔ چُنانچِہ ''جامِعِ صغیر'' میں ہے: **سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: (اُمورِ آخِرت کے مُتَعلِّق) گھڑی بھر کے لیے **غور و فکر** کرنا **60** سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ ،ص ۳۶۵ حدیث ۵۸۹۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اُن کی یادوں میں کھو جایئے مصطَفٰے مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کیجئے

# پانچ کو پانچ سے پہلے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سو مل گیا، آئندہ وقت ملنے کی اُمّید دھوکہ ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو چکے ہوں۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسَّم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (اَلْمُسْتَدْرَك ج٥ ص٤٣٥ حديث ٧٩١٦ دارالمعرفة بيروت)

ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (2) صحت کو بیماری سے پہلے (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے (4) فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور (5) زندگی کو موت سے پہلے۔

غافِل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی
قُدرت نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

# دو نعمتیں

**سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ فیض بنیاد ہے:: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحّت اور دوسری فراغت۔ (صَحِيحُ البُخارِيّ ج٤ ص٢٢٢ حديث ٦٤١٢ دارالكتب العلمية بيروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقِعی صحت کی قدر بیمار ہی کرسکتا ہے اور وَقت کی قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو بے حد مصروف ہوتے ہیں ورنہ جو لوگ "فُرصتی" ہوتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ وَقت کی کیا اَھمِّیَّت ہے! وَقت کی قدر پیدا کیجئے اور فُضول باتوں، فُضول کاموں، فُضول دوستیوں سے گریز کرنے کا ذِہن بنایئے۔

## حُسنِ اسلام

**ترمذی** شریف میں ہے: سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک (خوبی) چھوڑ دینا ہے اس (اَمر) کا جو اسے نفع نہ دے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤ ص١٤٢ حدیث ٢٣٤٤ دارالفکر بیروت)

## انمول لمحات کی قدر

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** زندگی کے ایّام چند گھنٹوں سے اور گھنٹے لمحوں سے عبارَت ہیں، زندَگی کا ہر سانس **انمول ہیرا** ہے، کاش! ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قیامت

زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اشکِ ندامت نہ بہانے پڑ جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مقدر! زندگی کی ہر ہر ساعت مفید کاموں ہی میں صَرف ہو۔ بَروزِ قیامت اوقات کو فُضول باتوں، خوش گپّیوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس ملتے نہ رہ جائیں!

## وقت کے قَدْر دانوں کے ارشادات و مَنقولات

﴿1﴾ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''یہ ایّام تمہاری زندگی کے صَفَحات ہیں ان کو اچھّے اَعمال سے زِینت بخشو۔''

﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو''۔

﴿3﴾ حضرتَ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یا امیرَ المومنین '' یہ کام آپ کل پر مُؤَخَّر

(مُ۔اَخ۔خَر) کردیجئے ارشاد فرمایا: ''میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کرپاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کرسکوں گا؟''

آج کا کام کل پر مت ڈالو کل دوسرا کام ہوگا

﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا حسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں۔ اے آدمی! تو ایّام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیری زندگی کا ایک حصّہ بھی گزر گیا۔ (الطبقات الکبری للمناوی ج ۱ ص ۲۵۹ دار صادر بیروت)

﴿5﴾ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں ایک مدت تک اہلُ اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اَہم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (1) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دیگا (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی بُرے کام میں مشغول کردیگا۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿6﴾ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''خدا عزوجل کی قسم! کھانا کھاتے وَقت علمی مَشغلہ (تحریری یامُطالَعہ) ترک ہوجانے کا مجھے بَہُت افسوس ہوتا ہے کہ وَقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔''

عجب چیز احساس ہے زندگی کا

﴿7﴾ آٹھویں صَدی کے مشہور شافِعی عالم سیِّدُنا شمس الدّین اَصبہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کے بارے میں حافِظ ابنِ حَجَر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس خوف سے کھانا کم تناوُل فرماتے تھے کہ زیادہ کھانے سے بَول وبَراز کی ضَرورت بڑھے گی اور بار بار بیت الخلاء جاکر وَقت صَرف ہوگا! (الدررالکامنة للعسقلانی ج٤ ص٣٢٨ داراحیاء التراث العربی بیروت)

﴿8﴾ حضرتِ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''تذکِرۃُ الحُفَّاظ'' میں خطیبِ بغدادی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ''آپ راہ چلتے بھی مطالَعہ جاری رکھتے۔'' (تاکہ آنے جانے کا وقت بے کار نہ گزرے)

(تذکرة الحفاظ ج٣ ص٢٢٤ دارالکتب العلمیة بیروت)

**فرمانِ مصطفےٰ!** :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

﴿9﴾ **حضرتِ جنید بغدادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی **وقتِ نَزْع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے اِستفسار کیا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامۂ اَعمال لپیٹا جا رہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کر رہا ہوں۔** (صید الخاطر لابن الجوزی ص ۲۲۷ ،مکتبہ نزار مصطفٰی الباز)

## نظامُ الاوقات کی ترکیب بنا لیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہو سکے تو اپنا یومیہ نظامُ الاوقات ترتیب دے لینا چاہیے۔ اوّلاً عشاء کی نَماز پڑھ کر حتَّی الامکان دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ رات کو فُضول چوپال لگانا، ہوٹلوں کی رونق بڑھانا اور دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانا (جبکہ کوئی دینی مصلحت نہ ہو) بہت بڑا نقصان ہے۔ تفسیر روحُ البیان جلد 4 صَفحہ نمبر 166 پر ہے: **"قومِ لوط کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی تھا کہ وہ چوراہوں پر بیٹھ کر لوگوں سے ٹھٹھا مسخری کرتے تھے۔"** پیارے اسلامی بھائیو! خوف خداوندی سے لرز اٹھئے! دوست بظاہر کیسے ہی نیک صورت

ہوں ان کی دل آزار اور خدائے غفّار سے غافل کردینے والی محفلوں سے توبہ کرلیجئے۔ رات کو دینی مشاغل سے فارغ ہوکر جلد سو جائیے کہ رات کا آرام دن کے آرام کے مقابلے میں زیادہ صحت بخش ہے اور عین فطرت کا تقاضا بھی۔ چُنانچِہ پارہ 20 سورۃُ الْقَصَص آیت نمبر 73 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو (یعنی کسبِ معاش کرو) اور اس لئے کہ تم حق مانو۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''نور العرفان'' صَفْحَہ 629 پر اِس کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے لیے دن اور آرام کے لیے رات مقرر کرنی بہتر ہے۔ رات کو بلا وجہ نہ جاگے، دن میں بیکار نہ رہے اگر معذوری (مجبوری) کی وجہ سے دن میں سوئے اور رات کو کمائے تو حرج نہیں جیسے رات کی نوکریوں والے ملازم وغیرہ۔

# صُبح کی فضیلت

نظامُ الاوقات متعیّن کرتے ہوئے کام کی نوعیت اور کیفیت کو پیشِ نظر رکھنا مناسب ہے۔ مَثَلاً جو اسلامی بھائی رات کو جلدی سو جاتے ہیں صبح کے وقت وہ تر و تازہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا علمی مشاغل کیلئے صبح کا وَقت بَہُت مناسب ہے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ دعا ''ترمذی'' نے نقل کی ہے: ''اے اللہ عَزَّوَجَل! میری اُمّت کیلئے صبح کے اوقات میں بَرَکت عطا فرما۔'' (ترمذی ج ۳ ص ۶ حدیث ۱۲۱۶) چُنانچِہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی (یا اللہ عزوجل!) میری اُمّت کے تمام ان دینی و دنیاوی کاموں میں بَرَکت دے جو وہ صبح سویرے کیا کریں۔ جیسے سفر، طلبِ علم، تجارت وغیرہ۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۵ ص ۴۹۱)

**کوشش** کیجئے کہ صبح اٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرَّر ہوں مَثَلاً اتنے بجے تہجد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ

**فرمانِ مصطفٰے** : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کے ساتھ باجماعت نمازِ فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق، چاشت، ناشتہ، کسبِ معاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغِل، اچھی صحبت، (اگر یہ مُیَسَّر نہ ہو تو تنہائی بدرجہا بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات، وغیرہ کے اوقات متعین کر لئے جائیں جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہوسکتا ہے شروع میں کچھ دشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کی برکتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

دن لہو میں کھونا تجھے شب صُبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
رِزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کواختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت،شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ،مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت،نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کافرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ،ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت )

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ”کاش!جنّتُ الْبقیع ملے“کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے،جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سونے سے پہلے بستر کواچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہوتو نکل جائے ﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحیٰ ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور

جاگتا ہوں)(بُخاری ج ٤ ص ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) ﴿3﴾ **عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔''(مسند ابی یعلی حدیث ٤٨٩٧ ج ٤ ص ٢٧٨) ﴿4﴾ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔(عالمگیری ج ٥ ص ٣٧٦) **صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہوجائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص ٧٩ مکتبۃ المدینہ) ﴿5﴾ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(عالمگیری ج ٥ ص ٣٧٦) ﴿6﴾ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ﴿7﴾ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) ﴿8﴾ سوتے وَقت قَبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا ﴿9﴾ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول

ہوتہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے ﴿یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔سُبۡحٰنَ اللّٰه۔اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ۔کاوِرد کرتا رہے﴾ یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اُٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا (اَیۡضاً) ﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیے: ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیۡهِ النُّشُوۡرُ.

(بخاری ج٤ ص١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) ترجمہ: تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاوٰی عالمگیری ج٥ ص٣٧٦) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج٩ ص٦٢٩) ﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے (دُرِّمُختار ج٩ ص٦٣٠) ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔سیِّدُ المُبَلِّغین، رَحۡمَةٌ لِّلۡعٰلَمِین

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔''

(صَحِیح مُسلِم،ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

**طرح** طرح کی سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفَحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

بیان :2

# ویران محل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

# ویران محل [1]

شاید نَفْس رُکاوٹ ڈالے مگر آپ (25 صَفْحات) کا یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بَھلا کیجئے۔

## دُرود شریف کی فضیلت

نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس نے مجھ پر دن بھر میں **ایک ہزار دُرودِ پاک** پڑھے وہ اُس وَقْت تک نہیں مَرے گا جب تک جنَّت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۳۲۸ حدیث ۲۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سَیِّدُ نا جُنیدِ بَغدادی علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الھادِی بیان فرماتے ہیں کہ میرا ایک بار کُوفہ جانا ہُوا، وہاں ایک سرمایہ دار کے عالی شان مَحَل پر نظر پڑی جس سے عیش و تَنَعُّم خوب جھلک رہا تھا، دروازے پر غُلاموں کا جُھرمَٹ تھا اور ایک خوش گُلو کنیز یہ نغمہ اَلاپ رہی تھی:

اَلَا يَا دَارُ لَا يَدْخُلْكِ حُزْنٌ ۔۔۔ وَلَا يَعْبَثْ بِسَاكِنِكِ الزَّمَانُ

مدینہ

[1] : یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین دن کے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۲۱، ۲۲، ۲۳ شعبان المعظّم ۱۴۲۴ھ 19-18-17 اکتوبر 2003ء اتوار ملتان شریف) میں فرمایا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم داخل نہ ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

**کچھ عرصے بعد** میرا پھر اُس مَحَل سے گزر ہوا تو اُس کے دروازے پر سیاہی چھا رہی تھی، نوکر چاکر غائب تھے اور اُس **وِیران مَحَل** پر بوسِیدَگی وشِکستگی کے آثار نُمایاں تھے، زَبانِ حال مُرُورِ زمانہ کے ہاتھوں اس کی ناپائیداری ظاہِر کررہی تھی، فَنا کے قَلَم نے اُس کی دیواروں پر آرائش وزیبائش کی جگہ بربادی وعبرت کو عِبارَت کردیا تھا اور اب وہاں خوشی ومَسَرَّت کے بجائے فَنا کی لَے میں رنج ووَحْشت کا نغمہ گونج رہا تھا! **میں** نے اُس مَحَل کی وَحْشت انگیز وِیرانی کے بارے میں دریافْت کیا تو معلوم ہوا کہ سرمایہ دار مرگیا، خُدّام رُخصت ہوگئے، بھرا گھر اُجڑ گیا، عظیمُ الشّان مَحَل وِیران ہوگیا، جہاں ہر وَقْت لوگوں کی آمَد ورَفْت سے رونق رَہتی تھی اب وَہاں سنّاٹا چھا گیا۔ **حضرتِ** سیِّدُنا جُنیدِ بَغدادی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: میں نے اُس **وِیران مَحَل** کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک کنیز کی نَحِیف (یعنی کمزور) آواز آئی، میں نے اُس سے پوچھا: اِس مَحَل کی شان وشوکت اور اس کی چمک دمک کہاں گئی؟ اس کی روشنیاں، اِس کے جگمگ جگمگ کرتے قُمقُمے کیا ہوئے؟ اور اِس میں بسنے والوں پر کیا بِیتی؟ میرے اِسْتِفْسار پر وہ بوڑھی کنیز اَشک بار ہوگئی اور اس نے **وِیران مَحَل** کی داستانِ غم نِشان سنانا شُروع کی اور کہا: اِس کے مکین (یعنی رہنے والے) عارِضی طور پر یہاں رہائش پذیر تھے، ان کی تقدیر نے ان کو قَصْر (یعنی محل) سے قَبْر میں مُنتقِل کردیا۔ اِس **وِیران مَحَل** میں رہنے والے ہر فردِ خوش حال اوراس کے سارے اَسباب ومال کو زَوال لگ گیا، اور یہ کوئی نئی بات نہیں، دنیا کا تو یہی دستور

ہے کہ جو بھی اس میں آتا اور خوشیوں کا گنج پاتا ہے بِالآخِر وہ موت کا رنج پاتا اور وِیران قبرِستان میں پہُنچ جاتا ہے، جو اِس دنیا سے وفا کرتا ہے یہ اُس کے ساتھ بے وَفائی ضَرور کرتی ہے۔ میں نے اُس کنیز سے کہا: ایک بار میں یہاں سے گزرا تھا تو اِس کے اندر ایک کنیز یہ نغمہ گا رہی تھی:

اَلَا یَـا دَارُ لَا یَدْخُلْكِ حُـزْنٌ     وَّلَا یَعْبَثْ بِسَـاکِنِكِ الزَّمَـانُ

یعنی اے مکان! تجھ میں کبھی غم نہ داخِل ہو اور تیرے اندر رہنے والوں کو زمانہ کبھی بھی پامال نہ کرے۔

**وہ کنیز بلک بلک کر رونے لگی اور بولی: وہ بدنصیب گلوکارہ میں ہی ہوں، اِس وِیران مَحَل** کے مکینوں میں سے میرے سوا اب کوئی زِندہ نہیں رہا۔ پھر اُس نے ایک آہِ سَرْد دلِ پُردَرْد سے کھینچ کر کہا: **افسوس ہے اُس پر جو یہ سب کچھ دیکھ کر بھی (فانی) دنیا کے دھوکے میں مبتَلا رَہتے ہوئے اپنی موت سے غافِل ہو جائے۔** (رَوْضُ الرَّیاحِین مع اضافہ ص۲۰۴)

## ہنستے بستے گھر موت نے ویران کر دیئے!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ''وِیران مَحَل'' کی حِکایت اپنے **مکینوں** (یعنی اِس میں رہنے والوں) کے فَنا کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُترنے کا کیسا عبرت ناک مَنظر پیش کر رہی ہے! آہ! وہ لوگ فانی دنیا کی آسائشوں کے باعِث مَسرور و شاداں، زَوال وفَنا سے بے خوف، موت کے تصوُّر سے بے پروا، لذّاتِ دنیا میں بدمست تھے۔ اِس دارِ ناپائیدار میں یکا یک موت سے ہم کنار ہونے کے اَندیشے سے نابَلَد، پُختہ وعُمدہ مکانات کی تعمیرات کرنے، ان کو دیدہ زیب اَشیا سے

مُزَیَّن (Decorate) کرنے میں مصروف تھے، قَبْر کے اندھیروں اور اس کی وَحْشتوں سے بے نیاز جگمگ جگمگ کرتی قِندیلوں اور قُمقُموں سے اپنے مکانوں کو روشن کرنے میں مشغول تھے، اَہل وعِیال کی عارِضی اُنْسیّت، دوستوں کی وقتی مُصاحَبَت اور خُدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! فَنا کا بادَل یکا یک گَرجا، موت کی آندھی چلی اور دنیا میں تادیر رہنے کی اُن کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسَرّتوں اور شادمانیوں سے **ہنستے بستے گھر موت نے وِیران کردیئے**، روشنیوں سے جگ مگاتے قُصُور (یعنی مَحلّات) سے گُھپ اندھیری قُبُور میں اُنہیں مُنتقِل کردیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شاداں ومَسرُور تھے اور آج قُبُور کی وَحْشتوں اور تنہائیوں میں مَغْموم ورَنْجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اِک لے کے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

## قابلِ مَذَمَّت کون؟

**اِس** حِکایت کے آخر میں کنیز کی نصیحت میں بھی عبرت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہیں، مگر افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی نیرنگیاں (یعنی فریب کاریاں) دیکھنے کے باوُجُود بھی اس کے دھوکے میں مبتلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہوجائے۔ واقِعی جو دُنیاوی زندگی کے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قَبْر وحَشْر کو بھول جائے اور **اللہ** پاک کو راضی کرنے کیلئے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس کے دھوکے سے بچنے کی ہمیں ہمارا **اللہ** کریم خود تَنْبِیہ فرمارہا ہے۔ چنانچِہ پارہ 22 **سُوْرَۃُ فَاطِر** کی آیت 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

**یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا** وقفة

ترجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو! بے شک **اللہ** کا وعدہ سچ ہے تو ہر گز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی۔

## بانس کا جھونپڑا (حِکایت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ حضرتِ سَیِّدُنا وُہَیْب بن وَرْد رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایک سادہ سے **بانس کے جھونپڑے** میں رہائش اِختِیار فرمائی۔ عَرض کی گئی: بہتر تھا کہ آپ کوئی عُمدہ مکان تعمیر فرمالیتے۔ فرمایا: جس نے اس دنیا سے چلے جانا ہے اُس کیلئے یہ بھی بَہُت ہے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ٦٢ ص ٢٨٠)

## فانی مکان کی سجاوٹیں

**افسوس!** مسلمانوں کی ایک تعداد موت کی جانب عَدَمِ توجُّہ کے سبب آج دُنیا

میں عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مُنہمک (مُن۔ہَ۔مِک۔یعنی بے انتہا مصروف) نظر آ رہی ہے۔ اپنے مکانات کو انگلش ٹائلڈ باتھ، امریکن کچن، ماربل فلورنگ، وارڈ روب، فُل گرِل ورک، فُل وُڈ وَرْک، ایکسٹرا ورک سے تو خوب سجایا جا رہا ہے مگر نیکیوں کے ذَرِیعے اپنی قَبْر کی سجاوٹ کی طرف کوئی توجُّہ نہیں۔ ایک عَرَبی شاعر نے کس قدر دَرْد بھرے انداز میں ہمیں سمجھانے کی کوشِش کی ہے، مُلاحظہ ہو:

زَیَّـنْتَ بَیْتَكَ جَاهِلاً وَّعَمَرْتَهٗ　　وَلَعَلَّ غَیْرَكَ صَاحِبُ الْبَیْت

مَنْ کَانَتِ الْاَیَّامُ سَائِرَةً بِهٖ　　فَکَأَنَّهٗ قَدْ حَلَّ بِالْمَوْت

وَالْمَرْءُ مُرْتَهِنٌ بِسَوْفَ وَلَیْتَ　　وَهَلَاکُهٗ فِی السَّوْفِ وَاللَّیْت

فَلِلّٰهِ دُرُّ فَتًی تَدَبَّرَ اَمْرَهٗ

فَغَدَا وَرَاحَ مُبَادِرَ الْمَوْت

**اشعار کا ترجمہ** ﴿۱﴾ (دنیا کی حقیقت اور آخرت کی معرِفت (یعنی پہچان) سے) جَہالت کی بنا پر تُو اپنے مکان کو زینت دینے اور صِرف اِسی کو آباد کرنے میں لگا ہوا ہے۔ اور (تیرے مرنے کے بعد) شاید تیرا غیر اِس مکان کا مالِک ہو ﴿۲﴾ جس کو ایّام (کی گاڑی قبر کی طرف) کھینچتی چلی جا رہی ہے وہ گویا موت سے مل چکا یعنی بَہُت جَلْد مَر جائے گا ﴿۳﴾ اور آدمی (دنیاوی مَقاصد کے حُصُول میں) اُمّید و رَجا کے پھندے میں گِرِفتار ہے حالانکہ اِن ہی جھوٹی اُمّیدوں میں اس کی ہلاکت پوشیدہ ہے ﴿٤﴾ اُس جوان کا اَجْر **اللہ** پاک (کے ذِمّۂ کرم) پر ہے جس نے اپنے (قبر و آخرت کے) معاملے کی تدبیر کی اور صُبْح و شام موت کی تیّاری کرنے میں جلدی کی۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

## بُلند مکان زمین بوس کر دیا(حِکایت)

سرکارِ دوجہان، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عُمدہ مکانات سے کس قدر بے رَغْبَتی تھی اِس بات کو ''اَبُوداؤد شریف'' کی اس رِوایت سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے! چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے گئے ہم بھی ساتھ ہی تھے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک **بُلند عمارت** مُلاحَظہ کی تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: یہ فُلاں اَنصاری کی ہے۔(یہ سُن کر) مدینے کے تاجور، سلطانِ بَحرو بر، مَحبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش ہو گئے اور یہ بات قلبِ اَطْہر میں رکھ لی۔ حتّٰی کہ اُس عمارت کا مالِک حاضِر ہوا اور اُس نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو (لوگوں کی موجودَگی میں) سلام عرض کیا، سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس سے اِعْراض کیا، اُس (اَنصاری) نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا یہاں تک کہ اُس (اَنصاری) شخص نے اپنے بارے میں ناراضی (کا اِظہار) اور اِعْراض جان لیا تو اُس نے جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَصحاب سے یہ کیفیَّت بیان کرتے ہوئے کہا: وَاللّٰہ! میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ناراض پاتا ہوں۔ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے فرمایا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے تھے تو تمہاری عمارت دیکھی۔ (یعنی ہمارا اندازہ یِہی ہے کہ تم سے ناراضی کا سبب تمہاری تعمیر کردہ بُلند عمارت ہے۔ یہ سن کر) وہ (اَنصاری) اپنی عمارت کی طرف لوٹے اور اُسے ڈھا کر زمین بوس کر دیا۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ٤٦٠ حدیث ٥٢٣٧ مُلَخَّصاً)

# مِری زندگی کا مقصد ہے حُضُور کو منانا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ ہے حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان کا عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔ مُفَسِّرِ شَہِیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: مُصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں نہ تو عمارت ڈھانے کا حُکْم دیا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ اِس طرح کی عمارت بنانا جائز نہیں، اُن صَحابی کو صِرْف اندازہ ہی ہوا کہ شاید تاجدارِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس عمارت کے سبب مجھ سے ناراض ہوگئے ہیں، تو ان کا یہ ذِہْن بنا کہ یہ عمارت میرے اور مَحبوب کے درمیان رُکاوٹ بن گئی لہٰذا اُسے ڈھا دیا۔ اِس ڈھانے میں مال کو برباد کرنا نہیں اور نہ ہی یہ فُضُول خرچی ہے بلکہ اصل مقصود مَحبوب کو منانا ہے، اگر عمارت ڈھانے سے **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم راضی ہو جائیں تو یقیناً یقیناً یقیناً سودا نہایت ہی سَستا ہے، جنابِ خلیل عَلَیْہِ السَّلام تو رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے فرزند کو ذَبْح کرنے کیلئے تیّار ہو گئے تھے۔ (مراٰۃ ج ۷ ص ۲۱ مُلَخَّصاً)

حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل ذَبیحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ذَبْح سے مُتعلّق قرانی واقِعہ مشہور و معروف ہے۔ یہ انہیں حضرات عَلَیْہِمَا السَّلَام کے ساتھ خاص تھا اب کوئی خواب وغیرہ میں حُکْم پا کر اپنی اولاد کو ذَبْح نہیں کرسکتا، اگر کرے گا تو قاتِل اور جہنَّم کا حق دار ٹھہرے گا۔

نہیں چاہتا حُکومت نہیں سلطنت ہے پانا
مِری زندگی کا مقصد ہے حُضُور کو منانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## پُراسرار پتّھر (حکایت)

**حضرت** سَیِّدُ نا اَبُو زَکَرِیَّا تَیْمِی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: خلیفہ سُلَیمان بن عبدُ الْمَلِک مسجِدِ حَرام شریف میں موجود تھا کہ اُس کے پاس **ایک پتّھر** لایا گیا جس پر کوئی تحریر کَنْدَہ تھی۔ اُس نے اَیسے شخص کو بُلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچِہ مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُ نا وَہْب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اس پر لکھا تھا: ”اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمّیدوں سے کَنارہ کَشی اِختِیار کرکے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی کا سامان کرے اور حِرص و لالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کردے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو روزِ قِیامت تجھے نَدامت کا سامنا ہوگا، تیرے اَہل وعِیال تجھ سے بے زار ہو جائیں گے اور تجھے تکلیف میں مبتَلا چھوڑ دیں گے، تیرے ماں باپ اور عزیز و اَحباب بھی تجھ سے جُدا ہو جائیں گے، تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر تُو لَوٹ کر دنیا میں آ سکے گا نہ نیکیوں میں اِضافہ کر سکے گا۔ پس اُس حسرت و نَدامت کی ساعت سے پہلے آخرت کیلئے عمل کر لے۔“

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی مَحَل بھی  جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی  یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

## عَقْل مند کے کرنے کا کام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عَقْل مند کو چاہیے کہ وہ اپنی گُزَشتہ زندگی کا جائزہ لے، اپنے گناہوں پر نادِم ہوکر ان سے سچّی توبہ کرے، زِیادہ دیر زِندہ رہنے کی اُمّید کے دھوکے میں نہ پڑے بلکہ قَبْر و آخِرت کی تیّاری کیلئے فوراً نیک اَعمال میں لگ جائے، دَولت و مال اور اَہل وعِیال کی مَحَبَّت میں نہ نیکیاں چھوڑے نہ گناہوں میں پڑے کہ ان سب کا ساتھ تو دَم بھر کا ہے اور نیکیاں قَبْر و آخِرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی۔

عزیز، اَحْباب، ساتھی، دم کے ہیں، سب چُھوٹ جاتے ہیں
جہاں یہ تار ٹوٹا، سارے رِشتے ٹوٹ جاتے ہیں

## جب کسی دُنیوی شے سے خوشی حاصِل ہو تو......

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ایسی فکرِ آخرت اُسی وَقْت حاصِل ہوسکتی ہے جب کہ ہم موت کو ہر وَقْت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور اس دارِفَنا (یعنی ختم ہوجانے والی دنیا) کی فانی اَشْیا کی دل میں کچھ وَقْعَت (یعنی قدر و قیمت) ہی نہ سمجھیں، بلکہ جب بھی اِس دنیا کی کسی چیز کو دیکھ کر خوشی حاصِل ہو تو فوراً یہ بات یاد کریں کہ یہ چیز عنقریب مجھے چھوڑ دے گی یا خود مجھے اِسے چھوڑ کر جانا پڑ جائے گا۔

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر　　اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر　　یہاں پر تِرا دل بَہلتا ہے کیونکر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

## بارونق گھر دیکھ کر رو پڑے (حِکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مُطیع علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ السَّمِیْع نے ایک دن اپنے **بارونق گھر** کو دیکھا تو خوش ہو گئے مگر فوراً رونا شُروع کر دیا اور فرمایا: "اے خوب صورت مکان! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخِر کار تنگ قَبْر میں جانا نہ ہوتا تو دنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔" یہ فرمانے کے بعد اِس قَدَر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج ١٤ ص ٣٢)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کامیاب وعَقْل مند وہی ہے جو دوسروں کو مرتا دیکھ کر اپنی موت یاد کرے اور قبْر و آخِرت کی تیّاری کر لے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مَسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: "اَلسَّعِیۡدُ مَنۡ وُّعِظَ بِغَیۡرِہٖ" یعنی سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔ (ایضاً)

## دوسروں کی موت کا تصوُّر

**غفلت** کے ساتھ موت کو یاد کرنے سے یہ سَعادت حاصِل نہیں ہو گی کہ اس طرح تو انسان ہمیشہ جنازے دیکھتا ہی رہتا ہے اور کبھی کبھی مَیِّت کو اپنے ہاتھوں سے قَبْر میں بھی اُتارتا ہے۔ **موت کا تصوُّر** اِس طرح کیجئے کہ تنہائی میں دل کو ہر طرح کے دُنیاوی خَیالات سے پاک کر کے اپنے اُن دوستوں اور رِشتے داروں کو یاد کیجئے جو وفات پا چکے ہیں، تصوُّر رہی

تصوُّر میں اُن فوت شُدگان میں سے باری باری ہر ایک کا چِہرہ سامنے لائیے اور اُن کے حسبِ حال خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دنیا میں اپنے اپنے منصب و کام میں مشغول، لمبی لمبی اُمّیدیں باندھے دُنیاوی تعلیم کے ذَرِیْعے مُستقبِل کی بِہتری کیلئے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمّل نہ ہوسکیں، دنیاوی کاروبار کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مَشَقَّتیں برداشت کیا کرتے تھے، وہ صِرْف اِس دنیا ہی کیلئے کوشِشوں میں مصروف تھے، اِسی کی آسائشیں انہیں مَحبوب اور اِسی کا آرام انہیں مرغوب تھا۔ وہ یوں زندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں ہے، موت سے غافِل، خوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں ہر دَم مگن تھے۔ ان کے کفَن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رَنگینیوں میں گُم تھے۔ آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں یکا یک انہیں موت نے آلیا اور وہ اندھیری قبروں میں اُتار دیئے گئے۔ ان کے ماں باپ غم سے نِڈھال ہو گئے، ان کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مُستقبِل کے حسین خوابوں کا آئینہ چکنا چور ہو گیا، اُمّیدیں مَلیا میٹ ہوگئیں، ان کے کام اَدھورے رَہ گئے، دنیا کے لئے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں۔ وُرَثا ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھا رہے ہیں اور ان کو بھول چکے ہیں۔

## دوسروں کی قَبْر کا تصوُّر

**اس تصوُّر** کے بعد اب ان کی قَبْر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ ان کے بدن کیسے گل سڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حسین چِہرے کیسے مَسْخ ہو کر بگڑ چکے ہوں گے، وہ

کِھلکِھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پھول جَھڑتے تھے، مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خوب صورت دانت جَھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑ گئی ہوگی، ان کی موٹی موٹی دِلکش آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہ گئی ہوں گی، سنوار سنوار کر رکھے ہوئے ان کے ریشم جیسے بال جَھڑ کر قَبْر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کی باریک اونچی خوب صورت ناک میں کیڑے گُھسے ہوئے ہوں گے، ان کے گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازُک ہونٹوں کو کیڑے کھا رہے ہوں گے۔ وہ ننّھے ننّھے بچّے جن کی تتلی باتوں سے غمزدہ دل کِھل اُٹھتے تھے قَبْر میں ان کی زَبانوں پر کیڑے چِمٹے ہوں گے، نوجوانوں کے قابلِ رَشک توانا، وَرْزِشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے، ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہو چکے ہوں گے۔

## اپنی سَکَرات، موت، غُسْل و کفَن، جنازہ و قَبْر کا دَرْد ناک تصوُّر

یہ ''تصوُّر'' کرنے کے بعد یہ سوچئے کہ آہ! یِہی حال عَنْقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی نَزْع (سکرات) کی کیفیّت طاری ہوگی، ہائے! نَزْع کی سختیاں!! موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سَخْت ہوگا!!! آنکھیں چھت پر لگی ہوں گی، عزیز و اَقارِب جَمْع ہوں گے، ماں ''میرا لال، میرا لال'' کہہ رہی ہوگی، باپ مجھے ''بیٹا بیٹا'' کہہ کر پکار رہا ہوگا، بہنیں ''بھیّا بھیّا'' کی صدائیں لگا رہی ہوں گی۔ چاہنے والے آہیں اور سِسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اِسی چیخ پکار کے پُرہول ماحول میں رُوح قَبْض کر لی جائے گی۔ عزیزوں میں کُہرام مچ جائے گا، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

گا۔ پھر **غسّال** کو بلایا جائے گا، مجھے تختے پر لٹا کر غُسْل دیا جائے گا اور **کفن** پہنایا جائے گا، آہ وفُغاں کے شور میں گھر سے میرا **جنازہ** روانہ ہوگا، میں نے جس گھر کے اندر ساری عُمْر بسر کی، کل تک جنہوں نے ناز اٹھائے، آج وُہی میرا جنازہ اٹھا کر قبرِستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قَبْر میں اُتار کر اپنے ہاتھوں سے مجھ پرمِٹّی ڈالیں گے، آہ! پھر قَبْر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر سب کے سب پلٹ جائیں گے، میرا دل بہلانے کیلئے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا۔ ہائے! ہائے! پھر قَبْر میں میرا جسم گلنا سڑنا شُروع ہوجائے گا، اسے کیڑے کھانا شُروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا کہ اُلٹی آنکھ، میری زَبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ، ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قَدَر آزادی کے ساتھ کیڑے رِینگ رہے ہوں گے، ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گُھس رہے ہوں گے۔ **یوں** اپنی موت اور قَبْر کے حالات کا باری باری تصوُّر باندھئے، قَبْر کے دبانے **مُنکر نکیر** کی آمد، ان کے سُوالات اور قَبْر کے عذابات کے خَیالات دل میں لائیے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعامَلات سے ڈرائیے۔ **اِس** طرح **موت کا تصوُّر** کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں موت کا اِحساس پیدا ہوگا، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا، موت کو یاد کرنے کیلئے مہینے میں کم از کم ایک بار اندھیرا کر کے یا تنہائی میں اِسی **وِیران محل** نامی بیان کا کیسٹ سننا نیز یہ اَشعار پڑھنا سننا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید رہے گا۔

# موت کی یاد دِلانے والے اَشعار

قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار | مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار
یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی | تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا | ہاں مگر اَعمال لیتا آئے گا
نَرْم بستر گھر پہ ہی رَہ جائیں گے | تجھ کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے
گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا | بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کام مال و زر نہیں کچھ آئے گا | غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا
جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے | قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے
قبر میں تیرا کفن پھٹ جائے گا | یاد رکھ نازُک بدن پھٹ جائے گا
تیرا اِک اِک بال تک جَھڑ جائے گا | خوبصورت جِسْم سب سڑ جائے گا
آہ! اُبَل کر آنکھ بھی بہ جائے گی | کھال اُدھڑ کر قبر میں رہ جائے گی
سانپ بچّھو قَبْر میں گر آ گئے! | کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے!

(وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ۷۱۱۔۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## روتے روتے ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں (حکایت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین موت وقَبْر و آخرت کو پیشِ نظر رکھا کرتے تھے، یِہی وجہ ہے کہ وہ گناہوں سے مُجتَنِب (یعنی دُور) اورنیکیوں پر مُستَعِد (یعنی تیّار) رہتے اور اس دارِ فنا کی عارِضی لذّتوں میں مُنْہمِک ہوکر مطمئن ہوجانے کے بجائے خوفِ خدا سے گِریہ کُناں رہتے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا یزید رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الشَّافِی فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ عامِر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے پاس حاضِر ہوئے۔ **روتے روتے اُن**

کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں، ہم نے سببِ گریہ دریافْت کیا تو فرمانے لگے: مجھے اُس (طویل ترین) رات کا خوف رُلا رہا ہے جس کی صُبْح یومِ قِیامت ہے، یعنی قَبْر کی رات جوں ہی خَتْم ہوگی قِیامت کا دن شُروع ہوجائے گا لہٰذا اس کے ہوشرُبا تصوُّر نے تڑپا رکھا ہے۔ (اَلْمجالسة ج۱ ص ۱۹۹)

## موت کی یاد کیوں ضَروری ہے!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قَبْر و حَشْر کے اَحْوال کو سامنے رکھ کر ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین ہمیں بھی موت کی یاد اوراس کی آمد سے قبل اس کی تیّاری کی ترغیب دِلاتے ہیں۔ چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: وہ شخص کہ جس کو موت سے شکست کھانی ہو مٹّی جس کا بچھونا، کیڑے جس کے اَنیس (یعنی ساتھی)، مُنکَر نکیر جس کے مُمْتَحِن (یعنی امتحان لینے والے)، قَبْر جس کا ٹھکانا، زمین کا پیٹ جس کی قِیام گاہ، قِیامت جس کی وَعدہ گاہ اور جنّت یا جہنّم جس کا مَوْرِد (یعنی پہنچنے کی جگہ) ہو اُسے صِرْف موت ہی کی فکر ہونی چاہیئے وہ صِرْف اسی کا ذِکْر کرے، اسی کے لئے تیّاری کرے، اسی کی تدبیر کرے، اسی کا مُنتظِر رہے اور حق یہ ہے کہ اپنے آپ کو فَوت شُدَہ لوگوں میں شُمار کرے اور خود کو مَرا ہوا تصوُّر کرے، کیونکہ جو چیز آ کر رہے گی وہ قریب ہی ہے۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۵ ص ۱۹۱)

**نبیوں** کے سردار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''عَقْل مَند وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرے اور موت کے بعد کے مُعامَلات کیلئے تیّاری کرے۔'' (ترمذی ج۴ ص۲۰۷ حدیث ۲۴۶۷)

## مِزاج پُرسی پَر غشی

**بُزُرگانِ** دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین موت اوراس دنیا سے کُوچ کر جانے کو بَہُت کثرت سے یاد کرتے بلکہ بسا اوقات ان پر موت اورقَبْر وحَشْر کی اس فکر وخوف کا ایسا غَلَبہ ہوتا کہ ان پر بے ہوشی طاری ہوجاتی۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا یزید رَقاشی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الشَّافِی (سے جب کوئی عرض کرتا: کیا حال ہے؟ تو) فرمایا کرتے: موت جس کا مَوْعِد (یعنی وعدے کا وقت)، زمین کے نیچے جس کا ٹھکانا، قَبْر جس کا گھر، کیڑے جس کے اَنیس (یعنی ساتھی) ہوں اوراسی کے ساتھ ساتھ اسے اَلْـفَـزَعُ الْاَکْبَرُ (بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت) کا بھی اِنتِظار ہو، اُس کا حال کیا ہوگا؟ یہ فرما کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر رِقّت طاری ہوجاتی حتّٰی کہ روتے روتے بے ہوش ہوجاتے۔ (المستطرف ج۲ ص ۴۷۷)

## صُبْح کِس حال میں کی؟ (حکایت)

**اِسی** طرح حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفَّار سے کسی نے پوچھا: آپ نے صُبْح کیسے کی؟ فرمایا: اُس شَخْص کی صُبْح کس حال میں ہوگی جو ایک گھر (یعنی دنیا) سے دوسرے گھر (یعنی آخرت) کی طرف جانے والا ہو اور کچھ پتا نہ ہو کہ جنَّت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانا ہے۔ (تَنبِیہُ الْغافِلِین ص۳۰۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی چاہئے کہ ان بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کی مبارَک مَدَنی فکر سے اِکْتِساب (اِکْ۔تِ۔سابِ) فَیض کرتے ہوئے موت اور آخِرت کی تیّاری کا ذِہْن بنائیں اوراس بے ثَبات (یعنی کمزور)، عارِضی اور فانی دنیا پر اِعتِماد و اطمینان کے

بجائے آخرت کی تیّاری میں مشغول رہیں۔

## آباد مکان ویران ہوجائیں گے

**امیرُ الْمُؤمنین** حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہِ رَحمۃُ العَزِیز نے اپنے ایک خُطبے میں اِرشاد فرمایا: اے لوگو! دنیا تمہارا باقی رہنے والا ٹھکانا نہیں ہے، یہ تو وہ دارِ ناپائیدار ہے جس کیلئے **اللہ** پاک نے فَنا ہونا اور اس کے رَہنے والوں پر یہاں سے رُخصت ہوجانا لکھ دیا ہے۔ عنقریب مضبوط اور آباد مکان ٹوٹ پھوٹ کر ویران ہوجائیں گے، اور ان مکانات کے کتنے ہی ایسے مکین (یعنی رہنے والے) ہیں جن پر رَشک کیا جاتا ہے **بَعُجْلَت** (بَعُجْ۔لَت) تمام (یعنی جلدتر) رخصت ہوجائیں گے۔ پس اے لوگو! **اللہ** پاک تم پر رَحْم فرمائے اس (دنیا) میں سے عُمدہ چیز (یعنی نیکیاں) لے کر اَچّھے حال میں نکلو اور توشۂ سفر لے لو۔ پس بہترین توشہ تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج۵ ص۲۰۱)

## دنیا برباد ہو کر رہے گی!

**کروڑوں** شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سَیِّدُنا امامِ شافعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک دنیا پھسلنے کی جگہ اور ذِلّت کا گھر ہے، اِس کی آبادی برباد ہونے والی اور اس کے ساکنین (سا۔کِ۔نِین) یعنی باشندے قبروں میں پہنچنے والے ہیں، اِس سے جو کچھ جَمْع کیا ہے وہ ہر صورت اس سے جُدا ہونا ہے اور اس کی دولت مندی، تنگدستی میں بدلنے والی ہے، اس میں زِیادتی حقیقت میں تنگی ہے اور اس میں تنگی

دراصل آسانی ہے۔پس، اللہ پاک کی بارگاہ میں گھبرا کر توبہ کر اور اس کے عطا کردہ رِزْق پر راضی رہ، دارِ بقا (یعنی آخرت) کے اَجْر کو دارِ فَنا (یعنی دنیا) کے بدلے میں ضائع نہ کر، تیری زندَگی ڈھلتا سایہ اور گِرتی دیوار ہے، اپنے عمل میں زیادَتی اور اَمَل (یعنی دنیاوی اُمّید) میں کمی کر۔“

(مناقبُ الشّافعی للبیہقی ج ۲ ص ۱۷۸)

## آج عمل کا موقع ہے!

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک مرتبہ کوفے میں خُطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”بے شک تمہارے بارے میں مجھے اِس بات کا خوف ہے کہ کہیں تم لمبی لمبی اُمّیدیں نہ باندھ بیٹھو اور خواہِشات کی پیروی میں نہ لگ جاؤ، یاد رکھو! لمبی اُمّیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں، اور خبردار! نفسانی خواہشات کی پیروی راہِ حق سے بھٹکا دیتی ہے، خبردار! دنیا عنقریب پیٹھ پھیرنے والی اور آخرت جلد آنے والی ہے، آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور کل حساب کا دن ہوگا، عمل کا نہیں۔“ (اَیضاً ص ۵۸)

## دنیا آخِرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سب سے آخری خُطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: ”اللہ پاک نے تمہیں دنیا مَحْض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو، اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا مَحْض فانی اور آخِرت باقی ہے۔تمہیں فانی (دنیا) کہیں بَہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ

کر دے، فنا ہوجانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو کیونکہ دنیا کا رشتہ قطع ہونے والا ہے اور بے شک **اللہ** پاک کی طرف لوٹنا ہے۔ **اللہ** پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (روک اور) ڈھال اور **اللہ** پاک تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔[1]‘‘

ہے یہ دنیا بے وفا آخر فنا
چل دیئے دُنیا سے سب شاہ و گدا

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کے آخر میں **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ’’جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔‘‘ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## ’’سفید کفَن میں کفناؤ‘‘کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کفَن کے 16 مَدَنی پھول

**6 فرامِینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ ’’جو مَیِّت کو کفَن دے تو اس کے لیے مَیِّت کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے۔[2]‘‘ حضرتِ علّامہ عبدُ الرّءُوف مُناوِی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی

مـــــــدینہ

[1] مناقبُ الشّافعی للبیھقی ج۲ ص۱۷۸ ۔ [2] تاریخ بغداد ج۴ ص۲۶۳

حدیثِ پاک کے اس حصّے ''جو میِّت کو کفن دے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ''جس نے اپنے مال سے میِّت کے کفن کا انتِظام کیا''[1] ﴿۲﴾ جو میِّت کو کفن دے **اللہ** پاک اسے جنّت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا[2] ﴿۳﴾ ''جو کسی میِّت کو نہلائے، کفن دے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نَماز پڑھے اور جو ناقِص بات نظر آئے اسے چُھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔''[3] اس حصّۂ حدیث ''ناقِص بات'' سے مُراد یہ ہے کہ: ''جو بات ظاہِر کرنے کے قابل نہ ہو جیسے چِہرے کا رنگ سیاہ ہو جانا'' ﴿٤﴾ اپنے مُردوں کو اچّھا کفن دو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے اور (اچھے کفن سے) تَفاخُر کرتے (یعنی خوش ہوتے) ہیں[4] ﴿۵﴾ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے، تو اُسے اچّھا کفن دے[5] ﴿٦﴾ اپنے مُردوں کو سفید کفن میں کفناؤ۔[6]

## کفن پہنانے کی نیّت

❁ **کفن پہنانے کی نیّت:** رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے اپنی موت کے بعد خود کو پہنائے جانے والے کفن کو یاد کرتے ہوئے ادائے فرض کیلئے میِّت کو سنّت کے مُطابِق کفن پہناؤں گا ❁ میِّت کو کفن دینا ''فرضِ کِفایہ'' ہے[7] یعنی کسی ایک کے دینے سے سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہو گئے (یعنی سب کے سر سے فرض اتر گیا) ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور کفن نہ دیا وہ سب گناہ گار رہوں گے۔



[1]: التیسیر ج۲ ص۴٤۲۔ [2]: المستدرك ج ۱ ص ٦۹۰ حدیث ۱۳۸۰۔ [3]: اِبنِ ماجه ج۲ ص۲۰۱ حدیث ۱٤٦۲۔ [4]: الفردوس ج۱ ص۹۸ حدیث۳۱۷۔ [5]: مسلم ص ٤۷۰ حدیث۹٤۳۔ [6]: ترمذی ج۲ ص ۳۰۱ حدیث۹۹٦۔ [7]: بہارِشریعت ج۱ ص۸۱۷

## مَرْد کا مسنون کفَن

❁ (۱) لِفافہ یعنی چادر (۲) اِزار یعنی تَہبند (۳) قمیص یعنی کَفنی۔ **عورت** کیلئے ان تین کے ساتھ ساتھ مزید دو یہ ہیں: (٤) اَوڑھنی (۵) سینہ بند۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۰) ❁ جو نابالِغ حدِّ شَہوت[1] کو پہنچ گیا وہ بالِغ کے حکم میں ہے یعنی بالِغ کو کفَن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اِسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچّھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفَن دیں اگرچِہ ایک دن کا بچّہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۱۹) ❁ صِرْف عُلَما و مشائخ کو باعمامہ دَفْن کیا جاسکتا ہے، عام لوگوں کی مَیِّت کو مع عِمامہ دفنانا مَنْع ہے۔ (مدَنی وصیّت نامہ ص ٤) ❁ مَرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورَت کے لیے جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۲۱) ❁ جس نے اِحْرام باندھا (اور اِسی حالت میں وفات پائی) ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا مُنہ اور سر کفَن سے چُھپایا جائے۔ (ایضاً)

## کفَن کی تفصیل

❁ ﴿۱﴾ **لِفافہ** (یعنی چادر): یعنی مَیِّت کے قد سے اِتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں ﴿۲﴾ **اِزار** (یعنی تَہبند): چوٹی (یعنی سر کے شروع) سے قدم تک یعنی لِفافے سے اِتنا چھوٹا جو بَندِش

---

[1] حدِّ شَہوَت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مَرد کو اس کی طرف میلان (یعنی خواہش) پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے۔ (حاشیۂ بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۱۹)

کیلئے زائد تھا ﴿۳﴾ **قمیص** (یعنی کَفنی): گردن سے گُھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرد و عورَت کی کَفنی میں فرق ہے، **مَرد** کی کَفنی کندھوں پر چیریں اور **عورَت** کیلئے سینے کی طرف ﴿٤﴾ **اوڑھنی**: تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز کی ہونی چاہئے ﴿۵﴾ **سینہ بند**: پِستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (مُلَخَّص از بہارشریعت ج ۱ ص ۸۱۸) عُمُوماً تیّار کفَن خرید لیا جاتا ہے اس کا مَیِّت کے قد کے مُطابِق مَسنُون سائز کا ہونا ضَروری نہیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اِسراف میں داخِل ہو جائے، لِہٰذا اِحتِیاط اِسی میں ہے کہ تھان میں سے حسبِ ضَرورت کپڑا کاٹا جائے ❁ کفَن اچّھا ہونا چاہیے یعنی مَرد عیدَین و جُمُعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ (بہارشریعت ج ۱ ص ۸۱۸)

## کفَن پہنانے کا طریقہ

❁ غُسل دینے کے بعد آہستہ سے بدن کسی پاک کپڑے سے پونچھ لیجئے تا کہ کفَن تَر نہ ہو، کفَن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دیجئے، اِس سے زیادہ نہیں، پھر اِس طرح بچھائیے کہ پہلے لِفافہ یعنی بڑی چادر اِس پر تہبند اور اِس کے اوپر کَفنی رکھئے، اب مَیِّت کو اِس پر لِٹائیے اور کَفنی پہنائیے، اب سر، داڑھی (اور داڑھی نہ ہو تو ٹھوڑی) اور بقیہ تمام جسم پر خوشبو ملئے، وہ اَعْضا جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیے۔ پھر **اِزار** یعنی تہبند لپیٹئے، پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے۔ پھر **لِفافہ**

Go To Index





بھی اِسی طرح پہلے بائیں یعنی اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹئے تاکہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیجئے کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔ **عورت** کو ''کفنی'' پہنا کر اُس کے بال دو حصّے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیجئے اور **اوڑھنی** آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر مُنہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیجئے کہ سینے پر رہے کہ اُس کا طول (یعنی لمبائی) آدھی پیٹھ سے سینے تک ہے اور عرض (یعنی چوڑائی) ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے پھر بدستور **اِزار و لِفافہ** لپیٹئے پھر سب کے اوپر **سینہ بند** پستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھئے۔ (مزید تفصیلات کیلئے بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 817 تا 822 کا مُطالعہ فرمائیے)

**سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتابیں (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

۳۰ ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ

18-01-2018

Go To Index

بیان:3

# نہر کی صدائیں

Go To Index



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# نہر کی صدائیں [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بَیان (24 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا مَحسوس فرمائیں گے۔

## موتیوں کا تاج

اَلْقَولُ الْبَدِیع میں ہے: انتِقال کے بعد حضرتِ سَیِّدُ نا ابُوالْعباس احمد بن منصور علیہِ رَحمۃُ اللہِ الغفور کو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر **موتیوں کا تاج** سجائے جنَّتی لباس میں ملبوس شیراز کی جامع مسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے عَرْض کی: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں کثرت سے دُرُود شریف پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی اور مجھے تاج پہنا کر داخِلِ جنّت فرمایا۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۵۴)

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا شارجہ تا مدینۃ الاولیاء ملتان (۱۷ جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ/20-9-1997) کو بذریعہ ٹیلیفون رِلے ہوا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ایک عظیم تابِعی بُزُرگ تھے، اسلام آوری سے قَبْل آپ یہودیوں کے بَہُت بڑے عالِم تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شَخْص (توبہ کرنے کے بعد پھر) ایک فاحِشہ کے ساتھ کالا منہ کرکے جب غُسْل کیلئے ایک نَہْر میں داخِل ہوا تو **نَہْر کی صدائیں** آنے لگیں: ''تجھے شَرْم نہیں آتی؟ کیا تُو نے توبہ کرکے یہ عَہْد نہیں کیا تھا کہ اب کبھی ایسا نہیں کروں گا۔'' یہ سن کر اُس پر رِقّت طاری ہوگئی اور وہ روتا چیختا یہ کہتا ہوا بھاگا: ''اب کبھی بھی اپنے پیارے پیارے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' وہ روتا ہوا ایک پہاڑ پر پہنچا جہاں بارہ اَفراد **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول تھے۔ یہ بھی ان میں شامِل ہوگیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں قَحْط پڑا تو نیک بندوں کا وہ قافِلہ غِذا کی تلاش میں شَہْر کی طرف چل دیا۔ اِتّفاق سے اُن کا گزر اُسی نَہْر کی طرف ہوا۔ وہ شَخْص خوف سے تھرّا اُٹھا اور کہنے لگا: میں اِس نَہْر کی طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ وہاں میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے، مجھے اُس سے شَرْم آتی ہے۔ یہ رُک گیا اور بارہ اَفراد نَہْر پر پہنچے۔ تو **نَہْر کی صدائیں** آنی شُروع ہوگئیں: اے نیک بندو! تمہارا رفیق کہاں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ کہتا ہے: اِس نَہْر پر میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے اور مجھے اُس سے شَرْم آتی ہے۔ نَہْر سے آواز آئی: ''سُبْحٰنَ اللّٰہ! اگر تمہارا کوئی عزیز تمہیں ایذا دے بیٹھے مگر پھر نادِم ہوکر تم سے مُعافی مانگ لے اور اپنی غَلَط عادت تَرْک کردے تو کیا تمہاری اس سے صُلْح نہیں ہوجاتی؟ تمہارے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

رفیق نے بھی توبہ کرلی ہے اور نیکیوں میں مشغول ہوگیا ہے لہٰذا اب اُس کی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے صُلْح ہوچکی ہے۔ اسے یہاں لے آؤ اور تم سب یہیں نَہْر کے کَنارے عبادت کرو۔'' اُنہوں نے اپنے رفیق کو خوش خبری دی اور پھر یہ سب مل کر وہاں مَشغولِ عبادت ہوگئے حتّٰی کہ اُس شخص کا وہیں انتِقال ہوگیا۔ اِس پر **نَہْر کی صدائیں** گونج اُٹھیں: ''اے نیک بندو! اسے میرے پانی سے نَہلاؤ اور میرے ہی کَنارے دفناؤ تاکہ بروزِ قیامت بھی وہ یہیں سے اُٹھایا جائے۔'' چُنانچِہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ رات کو اُس کے مَزار کے قریب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے کرتے سوگئے۔ صُبْح ان سب کا وہاں سے کُوچ کرنے کا ارادہ تھا۔ جب جاگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے مَزار کے اَطراف میں 12 سَرْو (یعنی ایک دَرَخْت جو سیدھا اور مَخروطی (یعنی گاجر کی) شکل کا ہوتا ہے) کے خوبصورت قد آور دَرَخْت کھڑے ہیں۔ یہ لوگ سمجھ گئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ ہمارے لئے ہی پیدا فرمائے ہیں، تاکہ ہم کہیں اور جانے کے بجائے ان کے سائے میں ہی پڑے رہیں۔ چُنانچِہ وہ لوگ وَہیں عبادت میں مشغول ہوگئے۔ جب ان میں سے کسی کا انتِقال ہوتا تو اُسی شَخْص کے پہلو میں دَفْن کیا جاتا۔ حتّٰی کہ سب وفات پاگئے۔ بنی اسرائیل اُن کے مزرات کی زیارت کیلئے آیا کرتے تھے۔ رَحِمَھُمُ اللّٰہ تَعالٰی اَجْمَعِیْنَ۔ (کتابُ التّوّابِین ص ۹۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے مُلاحظہ فرمایا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کتنا رحیم وکریم ہے۔ جب کوئی بندہ سچّے دِل سے توبہ کرلیتا ہے تو اُس سے راضی ہوجاتا ہے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی دَرْس ملا کہ گناہ کرنے والا اگرچِہ لاکھ پردوں میں چُھپ کر گناہ کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بُزُرگانِ دین کے مزارات پر حاضِری کا سلسلہ پچھلی اُمّت کے مومنوں میں بھی تھا۔

## بار بار توبہ کرتے رہئے!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب گناہ سرزد ہوجائے تو انسان کو چاہئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلے، اگر بَتَقاضائے بَشَرِیَّت پھر گناہ کر بیٹھے تو پھر توبہ کرلے، پھر خطا ہوجائے تو پھر توبہ کرے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہ ہو، اُس کی رَحْمت بَہُت بڑی ہے، یقیناً گناہوں کو مُعاف کرنے میں اُس کی رَحْمت کا کوئی نقصان نہیں ہوتا، بس ہمیں توبہ واِستِغفار کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلتَّـائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ۔ ''یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔'' (ابن ماجه ج٤ ص ٤٩١ حديث ٤٢٥٠) معلوم ہوا توبہ کرنے والے کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ بَہَر حال ہمیں بارگاہِ ربِّ ذُوالجلال میں ہردم جُھکا رہنا چاہئے اوراس کی رَحْمت سے نا اُمّید نہیں ہونا چاہئے۔

## کیا صِرْف نیک لوگ ہی جنّت میں جائیں گے؟

رَحْمت کی بات آئی ہے تو یہ عَرْض کرتا چلوں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو نادانی میں کہہ دیتے ہیں: ''جنَّت میں صِرْف نیکیوں کے ذَرِیْعے ہی داخِلہ ملے گا اور جو گناہ کریگا وہ لازِمی طور پر جہنَّم میں جائے گا، رَحْمت سے بخشے جانے کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔'' یقیناً یہ شیطان کے وَسوَسے ہیں۔ ورنہ میں اپنی طرف سے رب عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کی بات کہاں کررہا ہوں، سنو ......! سنو......! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 24 **سُوْرَۃُ الزُّمَر** آیت 53 میں ارشاد فرماتا ہے:

**قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾**

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے (نافرمانیوں کے ذَرِیعے) اپنی جانوں پر زیادتی کی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی رَحْمت سے ناامید نہ ہو۔ بیشک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

**حدیثِ قُدسی** ہے، خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: **سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ**۔ یعنی میری رَحْمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ (مُسلِم ص ۱۴۷۱ حدیث ۲۷۵۱)

امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے بھائی جان استاذِ زمن، شَہَنْشاہِ سخن حضرتِ مولانا حسن رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن اپنے نعتیہ دیوان ''ذوقِ نعت'' کے اندر بارگاہِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ میں عَرْض کرتے ہیں: ؎

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ          تُو نے جب سے سُنا دیا یارب

آسرا ہم گناہ گاروں کا          اور مضبوط ہوگیا یارب (ذوقِ نعت)

## عاجِز بندے کی حِکایت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بَہُت بَہُت بَہُت ہی بڑی ہے۔ وہ بظاہر کسی چھوٹی سی ادا پر راضی ہوجائے تو ایسا نوازتا ہے کہ بندہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ چُنانچِہ ''کِتَابُ التَّوَّابِین'' میں ہے، حضرتِ سَیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے دو۲ آدمی مسجِد کی طرف چلے، ایک تو مسجِد میں داخِل ہوگیا مگر دوسرے پر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ طاری ہوگیا اور وہ باہَر ہی بیٹھ گیا اور کہنے لگا: ''میں گنہگار اس قابِل کہاں جو اپنا گندا وُجود لے کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاک گھر میں داخِل ہوسکوں۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اس کی یہ عاجِزی پسند آگئی اور اُس کا نام صِدّیقین میں دَرْج فرما دیا۔ (کتابُ التَّوّابِین ص ۸۳) یاد رہے! ''صِدّیق کا دَرجہ ''ولی'' اور ''شہید'' سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

## نادِم بندے کی حِکایت

**اِسی** طرح کی ایک حِکایت کِتابُ التَّوّابِین صَفْحَہ 83 پر لکھی ہے: ایک اسرائیلی سے گناہ سرزد ہوگیا، وہ بے حد نادِم ہوا اور بے قرار ہو کر اِدھر سے اُدھر بھاگنے لگا کہ کسی طرح اُس کا گناہ مُعاف ہوجائے اور پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ راضی ہوجائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ رَحْمت میں اُس کی بیقراری بھری نَدامت کو شرفِ قبولیّت حاصِل ہوئی اور

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو ولایت کے اعلیٰ ترین رُتبے صِدِّیقِیّت سے نواز دیا۔

## شرمندگی توبہ ہے

**سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔(اَلْمُستَدرَك ج۵ ص۳۴۶ حدیث۷۶۸۷) حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات گناہوں پر **نَدامت** وہ کام کر جاتی ہے جو بڑی سے بڑی عبادت بھی نہیں کرسکتی، اِس کا مطلب ہرگز یہ بھی نہیں کہ عبادت نہ کی جائے، یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت پر ہے، کبھی نَدامت کام کر جاتی ہے تو کبھی عبادت۔ چُنانچِہ

## روزہ دار ڈاکو

رَوْضُ الرَّیاحِین میں ہے، حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابوبکر شِبلی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الولی فرماتے ہیں: میں ایک قافِلے کے ہمراہ ملکِ **شام** جارہا تھا، راستے میں ڈاکوؤں کی جَماعت نے ہمیں لُوٹ لیا اور سارا مال وَاَسباب اپنے سردار کے سامنے ڈَھیر کردیا، سامان میں سے ایک شکر اور بادام کی تَھیلی نکلی، سارے ڈاکوؤں نے نکال کر کھانا شُروع کردیا مگر اُن کے سردار نے اس میں سے کچھ نہ کھایا، میں نے پوچھا: سب کھا رہے ہیں مگر آپ کیوں نہیں کھا رہے؟ اُس نے کہا: **میں روزے سے ہوں**۔ میں نے حیرت سے کہا: تم لوٹ مار بھی کرتے ہو اور **روزہ** بھی رکھتے ہو! سردار بولا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے صُلْح کیلئے بھی تو کوئی راہ باقی رکھنی چاہئے۔ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شِبلی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الولی فرماتے ہیں: کچھ عرصے بعد میں نے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

اُسی **ڈاکوؤں کے سردار** کو اِحْرام کی حالت میں طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول دیکھا، اُس کے چِہرے پر عِبادت کا نور تھا اور مُجاہَدات نے اُسے کمزور کردیا تھا، میں نے **تَعَجُّب** کے ساتھ پوچھا: کیا تم وُہی شَخْص نہیں ہو؟ وہ بولا: ''جی ہاں میں وُہی ہوں اور سنئے! اُسی رَوزے نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ میری صُلْح کروادی ہے۔'' (رَوضُ الرَّیاحِین ص۲۹۳)

## ہر پیر شریف کو روزہ رکھئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر تَرْک نہیں کردینا چاہیے، کیا پتا وُہی چھوٹی نظر آنے والی نیکی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقبول ہوجائے اور ہمارے دونوں جہاں سَنور جائیں۔ اس حِکایت سے **نفلی روزے** کی اَہَمِّیَّت بھی معلوم ہوئی۔ بے شک ہر ایک کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کی طاقت نہیں پاتا، تاہم کم از کم **ہر پیر شریف کا روزہ** تو رکھ ہی لینا چاہیے کہ **سنّت** ہے نیز نیک بنانے کے عظیم نُسخے **مَدَنی اِنعامات** میں سے 58 واں مَدَنی اِنعام بھی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سے وابَستہ کثیر اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس ''مَدَنی اِنعام'' کے مطابِق پیر شریف کا روزہ رکھنے کی سنّت ادا کرتے ہیں اور عاشِقانِ رسول کے ہردلعزیز 100 فیصدی اسلامی چینل **مَدَنی چینل** پر ہر پیر شریف کو براہِ راست (یعنی LIVE) ''مُناجاتِ اِفطار'' کا سلسلہ ہوتا اور عاشِقانِ رسول کے اِفطار کرنے کا روح پرور مَنظر دکھایا جاتا ہے۔ آپ بھی بہ نیّتِ ثواب ''مَدَنی چینل'' دیکھتے رہئے اور دوسروں کو بھی دیکھنے کی دعوت دیکر خوب ثواب کا عظیم خزانہ لوٹئے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

# آتَش پرست گھرانے کا قبولِ اسلام

**آیئے! لگے ہاتھوں ''مَدَنی چینل'' کی ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں:** بمبئ (ہند) کے جہانگیر نامی ایک خوبرو نوجوان فلمی اداکار کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: ہمارا سارا گھر آگ کی پوجا کیا کرتا تھا، ایسے میں **مَدَنی چینل** ہمارے لئے گویا پیغامِ نَجات بن کر آیا! قصّہ یوں ہے کہ میری امّی بڑے شوق سے مَدَنی چینل دیکھا کرتی تھی، ایکبار میں نے سوچا کہ آخِر امّی جان اتنی دلچسپی کے ساتھ ''سبز عمامے والے مولاناؤں'' کی باتوں کو کیوں سنا کرتی ہے، لاؤ میں بھی تو دیکھوں کہ یہ ''مولینا لوگ'' کیا بولتے ہیں! چُنانچِہ میں نے بھی T.V. پر ''مَدَنی چینل'' لگایا: **مدنی مُذاکرے** کا سلسلہ تھا، مجھے بَہُت اچّھا لگا، میں غور سے سنتا رہا، مَدَنی مذاکرے کی باتیں تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہوتی رہیں، میرے دل کی دنیا زیروزبر ہونے لگی اور میرا ضمیر پکار پکار کر کہنے لگا: **جہانگیر!** تو غلَط راہ پر بھٹک رہا ہے، اگر نَجات چاہتا ہے تو سبز عمامے والوں کا سچّا دِین یعنی مذہبِ اسلام قبول کرلے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر رابِطہ کیا اور مسلمان ہوگیا۔ میں نے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ سے بھی رابطہ کیا، انہوں نے میری خوب رہنمائی فرمائی، ان کے حُسنِ اَخلاق نے مجھے بے حد مُتأَثِّر کیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اب ہمارا سارا گھر اسلام کے دامن میں آچکا ہے۔ میں رات کے تین تین بجے تک **مَدَنی چینل** پر آنے والا ''مَدَنی مذاکرہ'' دیکھتا

رہا ہوں، اس میں ایک بار داڑھی رکھنے کی ترغیب سُن کر میں نے داڑھی بھی بڑھانی شروع کردی ہے اور بمبئی کے دعوتِ اسلامی والے **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت میں رہ کر اسلامی نظریات و نَماز وغیرہ عبادات کی بھی تعلیم حاصِل کر رہا ہوں۔

مَدَنی چینل لائے گا سنّت کی گھر گھر میں بہار

کر دے مولیٰ دو جہاں میں ناظِرین کا بیڑا پار

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بات بَہُت دور نکل گئی، اُس روزے کی بَرَکت اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کا تذکرہ ہو رہا تھا، سُبْحٰنَ اللہ ! ڈاکوؤں کے سردار کو **روزے** نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا! روزے کی بَرَکت سے اُسے ہِدایت بھی ملی اور عبادت و رِیاضت کی سعادت بھی ملی۔

## بخشِش کا بہانہ

**کیمیائے سعادت** میں حضرتِ شیخ کِتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا **جُنید** بغدادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الھادِی کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ فرمانے لگے: میری عبادَتیں اور رِیاضتیں تو کام نہ آئیں، البتّہ رات کو اُٹھ کر جو دو رَکْعَت **تَہَجُّد** پڑھ لیا کرتا تھا اُسی کے سبب مغفِرت ہوگئی۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۱۰۰۷)

رَحْمتِ حَق ''بَہا'' نہ مِی جُوید
رَحْمتِ حق ''بَہانہ'' مِی جُوید

(یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت ''بہا'' یعنی قیمت نہیں مانگتی بلکہ اُس کی رَحْمت تو ''بہانہ'' ڈھونڈتی ہے)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** فرائِض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی عادت ڈالنی اور خُصوصاً **تَہَجُّد** تو ہرگز نہیں چھوڑنی چاہئے، کیا معلوم **تَہَجُّد** میں اُٹھنے کی مَشَقَّت بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قَبولیَّت پا جائے اور ہماری مغفِرت کا بہانہ بن جائے۔

## بعض مسلمان ضَرور جہنَّم میں جائیں گے

**خبردار!** اس رَحْمت بھرے بیان کا مطلب کہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ چُونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بہُت بڑی ہے لہٰذا اب نَمازیں چھوڑ دو...... رَمَضان کے روزے بھی مت رکھو...... T.V. اور انٹرنیٹ کے رُوبرُو بیٹھو اور خوب فِلمیں ڈِرامے دیکھو...... خوب بدنِگاہی کرو...... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بہُت بڑی ہے اب ماں باپ کو ستانا شُروع کر دو...... خوب گالیاں بکو...... کثرت سے جھوٹ بولو...... مسلمانوں کی خوب غِیبتیں کرو...... مسلمانوں کے دل دُکھاؤ...... بداَخلاقی کے سابِقہ سارے ریکارڈ توڑ دو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت بہُت بڑی ہے۔ داڑھی مُنڈوا دو یا خَشخشی داڑھی رکھو...... چوری کرو...... ڈاکہ ڈالو...... ظُلم وستم کی آندھیاں چلا دو...... خوب شراب پیو...... جُوا کھیلو بلکہ جُوا اور مُنَشِّیات کا اڈّہ ہی کھول ڈالو! جو جو گناہ ابھی تک نہیں کر پائے **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ بھی کر ڈالو کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی

رَحْمت بَہُت بڑی ہے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر اپنا خوب فَضْل و کرم فرمائے اور آپ کو بے حساب بخشے، اٰمین۔ اِس طرح شیطٰن کان پکڑ کر آ پکو اپنی اِطاعت میں نہ لگا دے۔ یاد رکھئے! جہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رحیم و کریم ہے وہاں جبّار و قہّار بھی ہے، جہاں وہ نکتہ نواز ہے وہاں بے نیاز بھی ہے۔ اگر اُس نے کسی چھوٹے سے گناہ پر گِرِفت فرمالی تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ خبردار! خبردار! خبردار! یہ طے ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان اپنے گناہوں کے سبب داخِلِ جہنَّم بھی ہونگے۔ ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر وَقْت لرزاں و تَرساں رہنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان جہنَّم میں جانے والوں کی فِہرِس میں ہمارا نام بھی شامِل ہو۔

## فاروقِ اعظم کی مَدَنی سوچ

اِمامُ الْعادِلِین، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی **مَدَنی سوچ** پر قربان جائیے کہ اُمّید ہو تو ایسی اور خوف بھی ہو تو ایسا! چُنانچِہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب بندوں میں سے صِرْف ایک کو داخِلِ جہنَّم فرمانے والا ہو تو میں خوف کروں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنَّم میں داخِل ہونے والا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں اور اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سِوائے ایک کے سب کو جہنَّم میں داخِل فرمانے والا ہو تو میں اُمّید کروں گا کہ جہنَّم سے مَحفوظ رہنے والا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۸۹)

بَہَرحال **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے اور اس کے قَہْر و غضب سے

بے خوف بھی نہیں رہنا چاہئے۔

## بندوق کی ایک گولی......

**میں** آپ کو اپنی بات عقلی دلیل سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، مَثَلاً اِس وَقْت اس اجتماع میں دس ہزار اسلامی بھائی موجود ہوں اور کوئی دَہشت گرد قریبی مکان کی چھت پر پستول لیکر کھڑا ہو جائے اور اِعلان کرے میں صِرْف ایک گولی چلاتا ہوں اگر لگے گی تو صِرْف ایک ہی کو لگے گی باقیوں کو کچھ نہیں کہوں گا۔ کیا خیال ہے؟ صِرْف ایک ہی کو تو گولی لگنی ہے! کیا بقیّہ نو ہزار نو سو ننانوے اسلامی بھائی بے خوف ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہر ایک اس خوف سے بھاگ کھڑا ہو گا کہ کہیں کسی ایک کو لگنے والی ''وہ گولی'' مجھے ہی نہ آ لگے! اُمّید ہے میری بات سمجھ میں آ گئی ہو گی۔

## آگ کی جوتیاں

جب یہ طے شدہ اَمْر ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان گناہوں کے سبب جہنَّم میں داخِل کئے جائیں گے تو آخِر ہر مسلمان اِس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں مجھے بھی جہنَّم میں نہ ڈال دیا جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بندوق کی گولی کی تکلیف جہنَّم کے عذاب کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ **مسلم شریف** میں ہے: ''جہنَّم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ مُعَذَّب (یعنی عذاب پانے والے) کو **آگ کی جُوتیاں** پہنائی جائیں گی جس کی گرمی اور تپش سے اُس کا دِماغ پتیلی کی طرح کَھولتا ہو گا، وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھی پر ہے۔'' (مُسلِم ص ١٣٤ حدیث ٢١٢)

**بخاری** شریف میں ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت سب سے کم عذاب والے دوزخی سے فرمائے گا: ''جو کچھ (مال و دولت وغیرہ) زمین میں ہے اگر وہ تیری ملک ہوتا تو کیا تُو عذاب سے چُھٹکارا پانے کیلئے یہ فِدیہ میں دے دیتا''؟ تو وہ کہے گا: ''ضَرور۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٢٦١ حدیث ٦٥٥٧) یعنی سبھی کچھ دے ڈالوں گا کہ کہیں یہ **آگ کی جُوتیاں** میرے پاؤں سے نکلتی ہوں! بس کسی طرح بھی اِس عذاب سے مجھے چھٹکارا مل جائے۔

## کیا سب سے ہلکا عذاب برداشت ہو جائے گا؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سوچو! بار بار سوچو! اگر کسی چھوٹے سے گناہ کے سبب یہی سب سے چھوٹا اور ہلکا عذاب کسی پر مُسلَّط کر دیا گیا تو اُس کا کیا بنے گا؟ مَثَلاً کسی کو گالی دی حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے پھر بھی اگر اِس جُرم کی پاداش میں سب سے ہلکا عذاب ہی ہو گیا تو کیا ہو گا؟ ماں باپ کو ستانے کے جُرم میں کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے مگر اِس جُرم پر بھی اگر سب سے ہلکا عذاب ہی ہو جائے تو اس کی برداشت کس میں ہے؟ اِسی طرح روزمَرّہ کئے جانے والے گناہوں پر غور کرتے چلے جایئے۔ جُھوٹ بولنے کے سبب، کسی کی غِیبت کرنے کے سبب، چُغلخوری کے سبب، حرام روزی کمانے کے سبب، نَشہ کرنے کے سبب، فلمیں اور ڈِرامے دیکھنے کے سبب، گانے باجے سُننے کے سبب، بلکہ T.V. پر صِرف عورت سے خبریں سننے کے سبب اگر سب سے ہلکا عذاب ہو گیا تو کیا ہو گا؟ وہ عورت بھی کتنی بدنصیب ہے جو چند سِکّوں کی خاطِر T.V. پر آکر خبریں سناتی ہے۔ کاش! اُس کو یہ اِحساس ہو جاتا

Go To Index





کہ میرے ذَرِیْعے لاکھوں مَرْد بدنِگاہی کا گناہ کرکے، اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کر کے اپنی آنکھوں میں جہنَّم کی آگ بھرنے کا سامان کر رہے ہیں اور اس سبب سے میں خود بھی بَہُت زِیادہ گنہگار ہوئی جا رہی ہوں! بَہَر حال جو اس طرح اپنے دل کو بہلاتا ہے کہ میں نے تو صِرْف خبروں کیلئے .T.V رکھا ہے، وہ کان کھول کر سن لے کہ مَرْد کا اَجْنَبِیہ عورت کو دیکھنا یا عورت کا اجنبی مَرْد کو بِشَہْوت دیکھنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، تو اگر .T.V پر صِرْف خبریں دیکھنے، سننے کے سبب ہی جہنَّم کا ہلکا عذاب مُسَلَّط کر دیا گیا اور آگ کی جُوتیاں پہنادی گئیں تو کیا بنے گا؟ اپنے اندر اِصلاح کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے اپنا ذِہْن بنائیے کہ اگر بِغیر شرعی عُذر کے میں نے نَماز کی جماعت ترک کر دی۔ اور سب سے ہلکا عذاب دیدیا گیا تو میرا کیا ہوگا! اگر بے پردگی کر لی، اپنی بھابھی سے بے تکلُّفی کی یا اس کو قَصداً دیکھا، اسی طرح چچی، تائی، مُمانی، سالی، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، چچازاد یا تایازاد، سے پردہ نہ کیا ان کے سامنے بِلا تکلُّف آتے جاتے رہے، ان کو دیکھتے رہے، ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے رہے اور ان جَرائم میں سے کسی ایک گناہ کی حد تک پہنچنے والے جُرْم کی پاداش میں اگر پاؤں میں آگ کی جوتیاں ڈالدی گئیں تو کیا بنے گا؟ جی ہاں! بھابھی، چچی، تائی، مُمانی، وغیرہ وغیرہ جن کا تذکرہ ہوا یہ سب اَجْنَبِیہ اور غیر مَحْرَمہ عورَتیں ہیں ان سے اور ہر اُس عورَت سے شریعت نے پردے کا حُکْم دیا ہے جن سے شادی ہوسکتی ہے۔ اِسی طرح عورَت بھی تمام غیر مَحارِم رشتہ داروں سے پردہ کرے۔

# جہنَّم کے خوفناک عذاب کی جھلکیاں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اپنے آپ کو کم از کم چھوٹے اور ہلکے عذاب سے ہی ڈرا دیجئے حالانکہ جہنَّم میں ایک سے ایک خوفناک عذاب ہیں۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بیاناتِ عطّاریہ جلد 2 صَفْحَہ 293 تا 297 پر ہے: **وہ بندہ** بھی کتنا عجیب ہے جو یہ جانتا ہے کہ دوزخ سَخْت ترین عذاب کا مقام ہے پھر بھی گناہوں کا اِرتِکاب کرتا ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر **جہنَّم** کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں۔ اہلِ جہنَّم کو جو مَشْرُوب پینے کیلئے دیا جائے گا وہ اس قَدَر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک ڈَول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا کی تمام کھیتیاں برباد ہو جائیں نہ اناج اُگے نہ پھل۔ **جہنَّم** کے سانپ اور بچّھو بے حد خوفناک ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: ''جہنَّم میں عُجْمی اونٹوں کی گردن کی مِثْل بڑے بڑے **سانپ** ہونگے جو دوزخیوں کو ڈستے ہوں گے وہ ایسے زَہریلے ہونگے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس سال تک ان کے زہر کی تکلیف نہیں جائے گی اور لگام لگائے ہوئے **خچّروں** کے برابر بڑے بڑے **بچّھو** جہنَّمیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہے گی۔'' (مسند امام احمد ج ٦ ص ٢١٦ حدیث ١٧٧٢٩) **ترمذی** کی روایت میں ہے: ''جہنَّم میں '**صَعُود**'' نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس کی بُلندی ستَّر بَرَس کی راہ ہے۔ کافِر جہنَّمیوں کو اس پر چڑھایا جائے

گا۔ستَّر بَرَس میں وہ اس کی بُلندی پر پہنچیں گے پھر اُوپر سے انہیں گرایا جائے گا تو ستَّر بَرَس میں وہ نیچے پہنچیں گے اسی طرح ان کو عذاب دیا جاتا رہے گا۔'' (ترمذی ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٢٥٨٥) جہنَّم کے ایسے ایسے **خوفناک عذاب** کا تذکِرہ سننے کے باوُجُود بھی جو گناہوں سے باز نہ آئے اس پر واقِعی تعجُّب ہے۔آخِر انسان کو اس دنیا نے کیا دے دینا ہے جو اس کی رنگینیوں میں گُم اور اس کی لوٹ مار میں مصروف ہے۔

## جہنَّم کی خطرناک غذائیں

**لذیذ** غذائیں مزے لے لے کر کھانے والوں کو جہنَّم کی بھیانک غذاؤں کو نہیں بھولنا چاہیئے! **ترمذی** کی رِوایت میں ہے: دوزخیوں پر بھوک مُسَلَّط کی جائیگی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں کے برابر ہو جائیگی جن میں وہ مبتَلا ہیں وہ فریاد کریں گے تو انہیں ضَرِیْع (زہریلی کانٹے دار گھاس) میں سے دیا جائیگا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک سے نَجات دے۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں پھندا لگنے والا کھانا دیا جائیگا تو انہیں یاد آئیگا کہ وہ دُنیا میں پھندا (لگنے والے) کو پانی سے نگلتے تھے چُنانچِہ وہ پانی مانگیں گے تو ان کو لوہے کے زَنْبُور (سَنْسی) سے **کھولتا ہوا پانی** دیا جائیگا جب وہ انکے مُنہ کے قریب ہوگا تو اُنکے منہ بھون دے گا پھر جب انکے پیٹ میں داخِل ہوگا تو انکے پیٹوں کی ہر چیز کاٹ ڈالے گا۔(ترمذی ج ٤ ص ٢٦٣ حدیث ٢٥٩٥) **ایک اور حدیثِ پاک** میں ہے: ''**زَقُّوم** (یعنی تھوہڑ جو کہ دوزخیوں کو کھلایا جائے گا) کا ایک قطرہ اگر دنیا پر ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام

چیزوں کو (تَلْخ و بدبُودار بنا کر) خراب کردے۔'' (ابن ماجه حديث ٤٣٢٥ ج ٤ ص ٥٣١) آہ! جہنَّم میں ایسا ہولناک عذاب ہونے کے باوُجُود آخر انسان گناہوں پر اتنا دلیر کیوں ہے؟

## نہ مایوس ہوں نہ بے خوف

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھئے! اور اپنے گناہوں سے توبہ کرلیجئے! ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے اور اس کے قَہْر و غضب سے بے خوف بھی نہیں رہنا چاہیے، دونوں ہی صورَتوں میں تباہی ہے، جو کوئی رَحْمتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس ہوگیا وہ بھی ہلاک ہوا اور جو گناہوں پر دِلیر ہوگیا اور پکڑ میں آگیا تو وہ بھی برباد ہوا۔ بَہَر حال غیرت و مُرَوَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے مَحض اپنے فَضْل و کرم سے ہمیں بے شُمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں اُس کی اِطاعت و فرماں برداری کی جائے اور اس کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم سے ہر دم وابَستہ رہتے ہوئے اُن کی سُنّتوں کو اپنایا جائے کہ اِسی میں ہمارے لئے دنیا و آخِرت کی بھلائی ہے۔

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب!　　نیک کب اے مِرے **اللہ**! بنوں گا یارب!
کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا!　　کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب!
عَفْو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

**اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت

اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ”عِیادت کرنا رسولِ مُحتَرَم کی سنّتِ مُبارَکہ ہے“ کے اِکتیس حُرُوف کی نِسبت سے عِیادت کے 31 مَدَنی پھول

8 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ عُودُوا الْمَرِیضَ یعنی مریض کی عِیادت کرو (الادب المفرد ص ۱۳۷ حدیث ۵۱۸) ﴿۲﴾ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کے لیے جاتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر پَچھتّر ہزار (75,000) فِرِشتوں کا سایہ کرتا ہے اور اُس کے ہر قدم اُٹھانے پر اُس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم رکھنے پر اُس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک دَرَجہ بُلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے، جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رَحْمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے اور اپنے گھر واپَس آنے تک رَحْمت اُسے ڈھانپے رہے گی (مُعْجَمْ اَوْسَط ج ۳ ص ۲۲۲ حدیث ۴۳۹۶) ﴿۳﴾ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا کرتا ہے: تجھے بِشارت (یعنی خوشخبری) ہو تیرا چلنا اچّھا ہے اور تُو نے جنَّت کی ایک منزِل کو اپنا ٹھکانہ بنالیا (ابن ماجه ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۱۴۴۳)

﴿٤﴾ جو مسلمان کسی مسلمان کی **عِیادت** کے لیے صُبْح کو جائے تو شام تک اُس کے لیے سترَّ ہزار فِرِشتے اِستِغفار (یعنی بخشِش کی دُعا) کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبْح تک سترَّ ہزار فِرِشتے اِستِغفار کرتے ہیں اور اُس کے لیے جنَّت میں ایک باغ ہوگا (ترمذی ج ۲ ص ۲۹۰ حدیث ۹۷۱) ﴿٥﴾ جس نے اچّھے طریقے سے وُضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیّت سے **عِیادت** کی تو اسے جہنَّم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا (ابوداوٗد ج ۳ ص ۲٤۸ حدیث ۳۰۹۷) ﴿٦﴾ جب تُو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دُعا کرے کہ اس کی دُعا فِرِشتوں کی دُعا کی مانند ہے (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۹۱ حدیث ۱٤٤۱) ﴿٧﴾ مریض جب تک تندُرُست نہ ہو جائے اس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی (الترغیب والترھیب ج ٤ ص ۱٦٦ حدیث ۱۹) ﴿٨﴾ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی **عِیادت** کو جائے تو 7 بار یہ دُعا پڑھے: اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ ۔[1] اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شِفا ہو جائے گی (ابوداوٗد ج ۳ ص ۲۵۱ حدیث ۳۱۰٦) ❁ مریض کی **عِیادت** کرنا سنّت ہے اگر معلوم ہے کہ **عِیادت کیلئے** جانے سے اُس بیمار پر گِراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں **عِیادت کیلئے** مت جایئے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۰۵) ❁ اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجِش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبَت نہیں پھر بھی **عِیادت** کیجئے ❁ اتّباعِ سنّت کی نیّت سے **عِیادت** کیجئے اگر محض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ❁ کسی کی **عِیادت کیلئے** جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مَثَلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس

---

[1] ترجمہ: میں عَظَمت والے، عرشِ عظیم کے مالِک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔

انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ۞ عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شَخْص کے سامنے اپنے چِہرے پر رنج وغم کی کیفیّت نُمایاں کیجئے ۞ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے! ۞ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاوُن کر سکتے ہوں کیجئے ۞ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کے لیے صحّت وعافیت کی دُعا کیجئے ۞ **نبیِّ رَحْمت**، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی **عِیادت** کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ [1] (بخاري ج۲ ص ۵۰۵ حديث ۳۶۱۶) ۞ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مریض کی پوری **عِیادت** یہ ہے کہ اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ (ترمذی ج ۴ ص ۳۳۴ حدیث ۲۷۴۰) ۞ **مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شَخْص کسی بیمار کی مزاج پرسی کرنے جاوے تو اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی پر رکھے پھر زَبان سے یہ (یعنی آپ کی طبیعت کیسی ہے) کہے، اِس سے بیمار کو تسلّی ہوتی ہے، مگر بَہُت دیر تک ہاتھ نہ رکھے رہے، یہ ہاتھ رکھنا اظہارِ مَحَبَّت کے لیے ہے (مراٰۃ ج۲ ص۳۵۸ بِتَصَرُّفٍ) ۞ مریض کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں، بیماری کے فضائل اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کے تذکرے کیجئے تا کہ اس کا ذِہن ثوابِ آخرت کی طرف مائل ہو



[1] ترجمہ: کوئی حَرَج کی بات نہیں **اللہ** تَعَالٰی نے چاہا تو یہ مَرَض (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے۔

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

اور وہ شکوہ وشکایت کے الفاظ زَبان پر نہ لائے ۞ عِیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسَبَت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے، خُصوصاً **نماز** کی پابندی کا ذِہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نَمازی بھی نَمازوں سے غافِل ہو جاتے ہیں ۞ مریض کو **مَدَنی چینل** دیکھنے کی رغبت دلائیے اور اُس کی برکتوں سے آگاہ کیجئے ۞ مریض کو **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی اور خود سفر کے قابِل نہ ہو تو اپنی طرف سے گھر کے کسی فرد کو سفر کروانے کی ترغیب فرمائیے۔ اور مَدَنی قافِلوں کی وہ **مَدَنی بہاریں** سنائیے جن میں دعاؤں کی برکتوں سے مریض کو شفائیں مِلی ہیں ۞ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھیے اور نہ شوروغل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا احتِرام کیجئے ۞ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مریض یا اُس کے نمایَندے سے ملتے ہیں تو کچھ نہ کچھ عِلاج بتاتے ہیں اور بعض تو مریض سے اِصرار کرتے ہیں کہ میں جو عِلاج بتا رہا ہوں وہ کرلو، فُلاں دوا لے لو، ٹھیک ہو جاؤ گے! مریض کو چاہئے کہ ''جس تِس'' (یعنی ہر کسی) کا بتایا ہوا علاج نہ کرے، کہ ''نیم حکیم خطرۂ جان،'' کسی کا بتایا ہوا علاج کرنے سے پہلے اپنے طبیب سے مشورہ کرلے۔ خبردار! جو طبیب نہ ہونے کے باوجُود علاج بتاتے رہتے ہیں وہ اِس سے باز رہیں ۞ مریض کی عِیادت کے موقع پر تحفے لانا عُمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عِیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خَیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عِیادت کے لیے آ گئے۔ خالی ہاتھ بھی عِیادت کر ہی لینی چاہئے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ۞ آپ عِیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بِسکِٹ وغیرہ وتحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے

کہ مکتبۃُ الْمدینہ کے مطبوعہ کچھ **مَدَنی رسائل** بھی لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تا کہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اَسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہَدِیّۃً منگوا کر اِس غَرَض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ۞ فاسِق کی **عِیادت** بھی جائز ہے، کیونکہ **عِیادت** حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۰۵) ۞ مُرتَد اور کافِرِ حَربی کی عِیادت جائز نہیں۔ (فی زمانہ دُنیا میں سارے کافِر حَربی ہیں) ۞ **بد مذہب** (غیرِ مُرتَد) کی عِیادت کرنا مَنْع ہے۔

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو　　خَتْم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

۱۴ شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ
2-9-2012

Go To Index

بیان: 4

# جنتی محل کا سودا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# جنّتی محل کا سودا[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے تحریری بیان کا یہ رسالہ (50صَفحَات) اوّل تا آخر پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فکرِ آخرت نصیب ہو گی۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

**مالکِ خلد و کوثر**، شاہِ بحر و بر، مدینے کے تاجور، انبیاء کے سَرْوَر، رسولوں کے افسر، رسولِ انور، محبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور **مُصافَحہ** کریں اور نبی (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر **دُرُودِ پاک** بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بَخْش دیئے

---

(1) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع (۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ 28-9-2008) میں فرمایا تھا جو ضرورتاً ترمیم کے ساتھ طبع کیا گیا۔ **مجلس مکتبۃُ المدینہ**

**فرمانِ مصطفےٰ** :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جاتے ہیں۔" (مسند ابی یعلی ،ج۳،ص۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیہ بیروت )

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار **ایک بار** بصرہ کے ایک مَحَلّے میں ایک زیرِتعمیر **عالیشان محل** کے اندر داخِل ہوئے،کیا دیکھتے ہیں کہ ایک حَسین نوجوان مزدوروں ،مستریوں اور کام کرنے والوں کو بڑے اِنہماک (اِن۔ہِ۔مَاک ) کے ساتھ ہر ہر کام کی ہدایت دے رہا ہے۔**حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے اپنے رفیق حضرت سَیِّدُنا **جعفر بن سلیمان** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الحنان سے **فرمایا:**"مُلاحظہ فرمایئے یہ نوجوان **محل** کی تعمیر وتزئین (یعنی زیب وزینت ) کے مُعامَلے میں کس قدَر دِلچسپی رکھتا ہے مجھے اِس کے حال پر رحم آرہا ہے میں چاہتا ہوں کہ **اللہ تعالٰی** سے دُعا کروں کہ اِسے اِس حال سے نَجات دے،کیا عَجَب کہ یہ جوانانِ جنّت سے ہو جائے۔" یہ فرما کر **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار ،حضرت **سَیِّدُنا جعفر** بن سلیمان علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الحنان کے ساتھ اُس کے پاس **تشریف** لے گئے،سلام کیا۔اُس نے

**فرمانِ مصطفٰے:** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نہ پہچانا۔ جب تعارُف ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خوب عزّت وتوقیر کی اور تشریف آوری کا مقصد دریافت کیا۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے (اُس نوجوان پر اِنفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) فرمایا: آپ اِس عالیشان مکان پر کتنی رقم خرچ کرنے کا اِرادہ رکھتے ہیں؟ نوجوان نے عرض کی: **ایک** لاکھ دِرہم۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے فرمایا: اگر یہ رقم آپ مجھے دے دیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسے **عالیشان محل** کی ضمانت لیتا ہوں، جو اِس سے زیادہ خوبصورت اور پائیدار ہے۔ اُس کی مِٹّی مُشک وزَعفران کی ہوگی، وہ کبھی مُنہدِم (مُن۔ہَ۔دِم) نہ ہوگا اور صرف مَحل ہی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ خادِم، خادِمائیں اور سُرخ یاقوت کے قُبّے، نہایت شاندار اور حسین خَیمے وغیرہ بھی ہوں گے اور اُس **محل** کو معماروں نے نہیں بنایا بلکہ وہ صرف **اللہ تعالٰی** کے کُن (یعنی ہوجا) کہنے سے بنا ہے۔ **نوجوان** نے جواباً عرض کی: مجھے اِس بارے میں ایک شب غور کرنے کی مُہلَت (مُہ۔لَت) عِنایت فرمائیے۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے فرمایا: بَہُت بہتر۔

**فرمانِ مصطَفٰے**:(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اِس مکالمے (مُکا۔لَ۔مے) کے بعد یہ حضرات وہاں سے چلے آئے، حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَةُ اللّٰہِ الغفّار کو رات میں بار بار اُس نوجوان کا خیال آتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اُس کے حق میں دُعائے خیر فرماتے رہے۔ صبح کے وقت پھر اُس جانب تشریف لے گئے تو نوجوان کو اپنے دروازے پر مُنتظر پایا۔ نوجوان نے بڑے پُر تپاک طریقے سے اِستقبال کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں عرض کی: کیا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کل کی بات یاد ہے؟ حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَةُ اللّٰہِ الغفّار نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! تو نوجوان ایک لاکھ دَراہِم کی تھیلیاں حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَةُ اللّٰہِ الغفّار کے حوالے کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ یہ رہی میری پُونجی اور یہ حاضِر ہیں قلم، دوات اور کاغذ۔

حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَةُ اللّٰہِ الغفّار نے کاغذ اور قلم ہاتھ میں لے کر اِس مضمون کا بَیع نامہ تحریر فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یہ تحریر اِس غَرَض کے لئے ہے کہ (حضرتِ سَیِّدُنا) مالِک بن دِینار (علیہ رَحمَةُ اللّٰہِ الغفّار)

فُلاں بن فُلاں کے لیے اِس کے دنیوی مکان کے عِوض (ع۔وَض) **اللہ** تعالیٰ سے ایک ایسے ہی **شاندار محل** دِلانے کا ضامن ہے اور اگر اِس **محل** میں مزید کچھ اور بھی ہو تو **اللہ** تعالیٰ کا فضل ہے۔ اِس ایک لاکھ دِرہم کے بدلے میں مَیں نے **ایک جنّتی محل کا سودا** فُلاں بن فُلاں کے لیے کرلیا ہے، جو اِس کے دُنیوی مکان سے زیادہ وسیع اور شاندار ہے اور وہ جنّتی محل قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں ہے۔''

**حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے یہ تحریر لکھ کر **بَیع نامہ** نوجوان کے حوالے کر کے ایک لاکھ دِراہم شام سے پہلے پہلے فُقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیئے۔ اِس عظیم عہد نامے کو لکھے ہوئے ابھی 40 روز بھی نہ گُزرے تھے کہ نَمازِ فجر کے بعد مسجد سے نکلتے ہوئے **حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کی نگاہ محرابِ مسجد پر پڑی، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس نوجوان کے لئے لکھا ہوا وُہی کاغذ وہاں رکھا ہے اور اُس کی پُشت پر بِغیر سیاہی (Ink) کے یہ تحریر چمک رہی تھی: ''**اللہُ عَزِیزٌ حَکِیم** عَزَّوَجَلَّ **کی جانب سے مالِک بن دِینار کے لئے پروانۂ بَراءَت ہے کہ تُم نے جِس محل کے لیے ہمارے**

نام سے ضَمانت لی تھی وہ ہم نے اُس نوجوان کو عطا فرما دیا بلکہ اِس سے 70 گُنا زیادہ نوازا۔‘‘

**حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار اِس تحریر کو لے کر بَعُجلت (یعنی جلدی سے) نوجوان کے مکان پر تشریف لے گئے، وہاں سے آہ وفُغاں کا شور بُلند ہو رہا تھا۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ وہ نوجوان کل فوت ہو گیا ہے۔ **غسّال** نے بیان دیا کہ اُس **نوجوان** نے مجھے اپنے پاس بُلایا اور **وصیّت** کی کہ میری مَیِّت کو تُم غسل دینا اور ایک کاغذ مجھے کفن کے اندر رکھنے کی وصیَّت کی۔ چُنانچہ حسبِ وصیَّت اُس کی تدفین کی گئی۔ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار نے محرابِ مسجد سے مِلا ہوا کاغذ غَسّال کو دِکھایا تو وہ بے اِختیار پُکار اُٹھا: **وَاللّٰہِ الْعَظِیْم** یہ تووُہی کاغذ ہے جو میں نے کفن میں رکھا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر ایک شخص نے **حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دِینار** علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار کی خدمت میں **2 لاکھ** دِرہم کے عِوض ضمانت نامہ لکھنے کی اِلتجاء کی تو فرمایا: ’’جو ہونا تھا وہ ہو چکا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔‘‘ **حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار**

علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار اُس مرحوم **نوجوان** کو یاد کر کے اَشک باری فرماتے رہے۔''
(روضُ الرّیاحین، ص ۵۸۔۵۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ
**کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جس کو خدائے پاک نے دی خوش نصیب ہے
کتنی عظیم چیز ہے دولت یقین کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# شانِ اولیاء

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار حضرتِ سَیِّدُنا **حسن بصری** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ہم عصر تھے۔ آپ نے مُلاحَظہ (مُ۔لا۔حَ۔ظَہ) فرمایا کہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ جلالُہٗ نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کتنا اِختیار عطا فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دُنیوی مکان کے عِوض **جنّتی محل کا سودا** فرما لیا۔ واقعی **اللّٰہُ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی بَہُت بڑی شان ہوتی ہے۔ شانِ اولیاء سمجھنے کے

لیے یہ حدیثِ پاک مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ سَیِّدُ الانبیاءِ وَالْمُرسَلِین ، رَاحتُ الْعَاشقین، جنابِ صَادِق و اَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''تھوڑا سا رِیا بھی شِرک ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی سے دُشمنی کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کرتا ہے، اللہ تعالٰی نیکوں، پرہیز گاروں، چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے کہ غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، حاضِر ہوں تو بُلائے نہ جائیں اور اُن کو نزدیک نہ کیا جائے، اُن کے دِل ہدایت کے چَراغ ہوں، ہر تاریک گرد آلود سے نکلیں۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح ج۲، ص۲۶۹، حدیث۵۳۲۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

## ہر نیک بندے کا احترام کیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ بارگاہِ خداوندی عزوجل میں مقبولیّت کا مِعیار (مِعْ۔یَار) شہرت و ناموری ہر گز نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تو مُخلص بندے ہی مقبول ہوتے ہیں اگرچِہ دُنیا میں اُنہیں کوئی اپنے پاس کھڑا نہ ہونے دے، گُم ہو جائیں تو کوئی ڈھونڈنے والا نہ ہو، وفات پا جائیں تو کوئی رونے والا نہ ہو، کسی محفل میں تشریف لائیں تو کوئی بھاؤ پوچھنے والا نہ ہو۔ بَہَر حال

ہمیں ہر پابندِ شریعت مسلمان کا اَدب و اِحترام کرنا چاہیئے اور اگر اَدب بجا نہیں لاسکتے تو کم از کم اُس کی بے اَدَبی سے تو بچنا ہی چاہیئے کیونکہ بعض لوگ **گُدڑی کے لعل** (یعنی چھپے ہوئے بُزُرگ) ہوتے ہیں اور ہمیں پتا نہیں چلتا اور بسا اوقات اُن کی بے اَدَبی آدمی کو بَربادی کے عَمیق گڑھے میں گِرا دیتی ہے چُنانچِہ:

## گُستاخ کا عبرت ناک انجام

منقول ہے: **بارِش تھم چکی تھی**، موسِم ٹھنڈا ہو چُکا تھا، **خُنک** ہوا کے جھونکے چل رہے تھے، پھٹے پُرانے لِباس میں ملبوس ایک **دیوانہ** ٹوٹے ہوئے جُوتے پہنے بازار سے گُزر رہا تھا۔ ایک حلوائی کی دُکان کے قریب سے جب گُزرا تو اُس نے بڑی عقیدت سے **دُودھ کا ایک گرم گرم پِیالہ** پیش کیا۔ اُس نے بیٹھ کر **بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم** کہتے ہوئے پی لیا اور **الحمدُ للہ** (عزوجل) کہتا ہوا آگے چل پڑا۔ ایک طوائف اپنے یار کے ساتھ اپنے مکان کے باہَر بیٹھی تھی، بارِش کی وجہ سے گلیوں میں کیچڑ ہو گیا تھا، بے خیالی میں اُس **دِیوانے** کا پاؤں کیچڑ میں پڑا جس سے کیچڑ اُڑا اور طوائف کے کپڑوں پر پڑا، اُس کے یارِ بَد اطوار کو

**فرمانِ مصطفٰے** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

غصّہ آیا، اُس نے **دِیوانے** کو تھپّڑ رسید کر دیا۔ **دِیوانے** نے مار کھا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرتے ہوئے کہا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ تُو بھی بڑا بے نیاز ہے، کہیں دودھ پلاتا ہے تو کہیں تھپّڑ نصیب ہوتا ہے، اچھا! ہم تو تیری رِضا پر راضی ہیں۔'' یہ کہہ کر **دِیوانہ** آگے چل دیا۔ کچھ ہی دیر بعد طَوائف کا یار مکان کی چھت پر چڑھا، اُس کا پاؤں پِھسلا، سَر کے بَل زمین پر گِرا اور مَر گیا۔ **پھر** جب دوبارہ اُس **دِیوانے** کا اُسی مقام سے گُزر ہوا، کسی شخص نے **دِیوانے** سے کہا: آپ نے اُس شخص کو بَد دُعا دی جس سے وہ گِر کر مَر گیا۔ **دِیوانے** نے **کہا**: ''خدا کی قَسَم! میں نے کوئی بَد دُعا نہیں دی۔'' اُس شخص نے کہا: پھر وہ شخص گِر کر کیوں مَرا؟ **دِیوانے** نے جواب دیا: ''بات یہ ہے کہ اَنجانے میں میرے پاؤں سے طَوائف کے کپڑوں پر کیچڑ پڑا تَو اُس کے یار کو ناگوار گُزرا اور اُس نے مجھے تھپّڑ رسید کیا، جب اُس نے مجھے تھپّڑ مارا تو میرے پروردگار جلّ جلالُہٗ کو ناگوار گُزرا اور اُس بے نیاز عزّوجلّ نے اُسے مکان سے نیچے پھینک دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## اولیاءُ اللّٰہ کے نزدیک دُنیا کی کوئی حیثیت نہیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ''جنّتی محل کا سودا'' والی **حکایت** سے جہاں **شانِ اولیاء** کا اِظہار ہے وہیں اِن کی دُنیا سے بے رَغبتی اور اِن کے اِصلاحِ اُمّت کے عظیم اور مُقدّس جذبے کا بھی ظہور ہے۔ یہ حضراتِ قُدسِیَّہ لوگوں کی دِین سے دُوری اور دُنیا کی مشغولی کی وجہ سے خوب کُڑھتے تھے۔ یقیناً اِن کی نظر میں دُنیا کی کوئی وَقعت (وَق۔عَت) ہی نہ تھی اور مذمّتِ دُنیا کی احادیثِ مبارَکہ اِن کے پیشِ نظر رہا کرتی تھیں۔ اِس ضمن میں،

## ''حبِّ دُنیا سے تُو بچا یارب'' کے ستَّرہ حُرُوف کی نسبت سے دُنیا کے بارے میں 17 احادیثِ مبارَکہ سماعت فرمائیے:

## {1} پرندوں کی روزی

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں: میں نے حُضُور نبیِّ کریم ، رء وفٌ رَّحیم ، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ اگر تم **اللّٰہ** تعالیٰ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توکُّل کرنے کا حق ہے تو تم کو ایسے رِزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ١٥٤ حدیث ٢٣٥١ دارالفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: حقِّ تَوَکُّل یہ ہے کہ فاعِل حقیقی **اللہ** تعالیٰ کو ہی جانے۔ بعض نے فرمایا کہ کسب کرنا نتیجہ **اللہ** پر چھوڑنا، حقِّ تَوَکُّل ہے۔ جسم کو کام میں لگائے دل کو **اللہ** سے وابَستہ رکھے۔ تجرِبہ بھی ہے کہ **اللہ** تعالیٰ پر تَوَکُّل کرنے والے بھوکے نہیں مرتے۔ کسی نے کیا خوب کہا۔ ؎

رزق نہ رکھیں ساتھ میں پنچھی اور درویش　　جن کا رب پر آسران کو رزق ہمیش

خیال رہے کہ پرندے تلاش رزق کے لیے آشیانے سے باہَر ضَرور جاتے ہیں۔ ہاں درختوں میں چلنے کی طاقت نہیں تو انہیں وہاں ہی کھڑے کھڑے کھاد، پانی پہنچتا ہے۔ کوّے کا بچّہ انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس بچّے کے منہ پر بھنگے (ایک قسم کے چھوٹے سے کیڑے) جمع کر دیتا ہے، یہ بچّہ انہیں کھا کر بڑا ہوتا ہے، جب کالا پڑ جاتا ہے، تب ماں باپ آتے ہیں۔ (مراۃ ج۷ ص۱۱۳، ۱۱۴، دیکھو: مرقات ج۹ ص۱۵۶، زیر حدیث ۵۲۹۹)

## توکُّل کسے کہتے ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔** (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

## {2}دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر

**رحمتِ عالم،نورِ مجسّم**،شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے:''جنّت میں ایک کوڑے(یعنی چابک) **جتنی جگہ** دُنیا اوراس کی چیزوں سے بہتر ہے۔'' (صَحِیحُ البُخارِیّ ج۲ ص۳۹۲ حدیث:۳۲۵۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) شیخِ مُحقِّق، محقّق علَی الِاطلاق، خاتَمُ المُحدِّثین ،حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی** علیہ رحمۃ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کےتحت ارشاد فرماتے ہیں:جنّت کی تھوڑی سی جگہ دنیا اوراس کی چیزوں سے بہتر ہے۔کوڑے یعنی چابُک کا ذکراس عادت کے مطابِق ہے کہ سُوار جب کسی جگہ اُترنا چاہتا ہےتو اپنا چابک پھینک دیتا ہےتا کہ اس کی نشانی رہےاوردوسرا کوئی شخص وہاں نہ اُترے۔

(اشعۃ اللمعات ج ٤ ص ۴۳۳ کوئٹہ)

مُفسّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: کوڑے(یعنی چابُک) سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔واقعی جنّت کی نعمتیں دائمی ہیں۔دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مخلوط (یعنی ملی ہوئیں)،

(اور) وہاں کی نعمتیں خالص ، پھر دنیا کی نعمتیں ادنیٰ وہ اعلیٰ ، اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج ۷ ص ٤٤٧ ،ضیاءالقرآن)

## {3} دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ ، طِیّبہ ، طاہِرہ ، عابِدہ ، زاہدہ ، عفیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم ، رسولِ مُحتَشَم ، سراپا جود و کرم ، تاجدارِ حَرَم ، شَہَنْشاہِ اِرَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ''دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقْل نہ ہو۔''

(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیح ج ۲ ، ص ۲٥۰ ، حدیث ٥۲۱۱ ، دارالکتب العلمیۃ بیروت )

## {4} دُنیا میں مسافر بن کر رہو

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک ، صاحبِ لولاک ، سَیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''دُنیا میں ایک اجنبی اور مُسافر بن کر رہو۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عمر رضی

اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''جب تُو شام کرے تو آنے والی صُبح کا اِنتظار مَت کر اور جب صُبح کرے تو شام کا مُنتظر نہ رہ اور حالتِ صِحّت میں بیماری کے لئے اور زندَگی میں موت کے لئے تیاّری کرلے۔'' (صَحِیحُ البُخارِی، ج٤، ص ٢٢٣، حدیث: ٦٤١٦)

## {5} دشمنوں کا رُعب جاتا رہے گا

حضرتِ سَیِّدُنا ثَوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مکے مدینے کے سُلطان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اُمّتیں تم پر ایک دوسرے کو ایسی دعوت دیں جیسے کھانے والے اپنے پیالے کی طرف۔ تو کوئی کہنے والا بولا: کیا اُس دن ہماری کمی کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ فرمایا: ''بلکہ تم اُس دن بَہُت زیادہ ہوگے لیکن تم سَیلاب کے میل کی طرح ایک سیل بن جاؤ گے (تم سیلاب کے پانی پر خس وخاشاک کی طرح بہہ جاؤ گے یعنی تمہارے اندر جرأت وشجاعت اور قُوّت ختم ہوجائے گی (اشعہ)) اور اللہ تعالٰی تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دل میں سُستی اور ضُعف (کمزوری) ڈال دے گا۔'' کسی کہنے والے

نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** ''وَھن'' کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''دنیا کی مَحَبّت اور موت سے ڈر۔'' (سُنَنِ ابو داوٗد، ج٤ ص١٥٠، حدیث٤٢٩٧)

**مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی کُفّار کی قومیں یہود، نصاریٰ، مشرکین، مجوسی وغیرہ تم کو مٹانے کے لئے مُتَّفِق ہو جاویں بلکہ ایک دوسرے کو دعوت دیں کہ آؤ مسلمانوں کو مٹاتے انہیں ستاتے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ یہ حالات اب شروع ہو چکے ہیں دیکھو یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے دشمن ہیں مگر آج مسلمانوں کو مٹانے کے لئے دونوں بلکہ ان کے ساتھ مشرِکین بھی ایک ہو گئے ہیں۔ یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظہور! حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا ایک ایک لفظ حق ہے۔ یعنی ہمارے مقابَلہ میں جو کُفّار کے حوصلے اتنے بُلند ہو جاویں گے کیا اس کی وجہ یہ ہو گی کہ اس زمانہ میں ہماری تعداد تھوڑی ہو گئی ہو گی! (نہیں بلکہ) آج ہماری تعداد زیادہ ہی ہے، اس سے کُفّار پر ہماری دھاک بیٹھی ہے۔ یعنی مُقابَلۃً آج تمہاری تعداد اِس

دن سے زیادہ ہوگی مگر تم ایسے ہو گے جیسے سمندر میں پانی کا میل، دِکھاوا زیادہ حقیقت کچھ نہیں! بُزدلی، نااِتّفاقی، پریشانئ دل، آرام طلبی، عقل کی کمی، موت سے ڈر، دنیا سے مَحَبَّت تم میں بَہُت ہوجاویں گی۔ (مرقات ج۹ص۲۳۲، زیرحدیث ۵۳۶۹) ان وُجُوہ سے کُفّار کے دل سے تمہاری ہیبت نکال دی جاوے گی۔ وَھن بمعنی سستی، ضعف، کمزوری، مشقت، یہاں یا بمعنی سستی ہے یا بمعنی ضعف۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ (ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی (پ ۲۱ لقمان ۱۴) اور فرماتا ہے: رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ (ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی۔ پ۱۶ مریم ۴) ۔یعنی تم دل کے کمزور وسُست ہوجاؤ گے جہاد سے دل چراؤ گے۔ یعنی اِس سُستی وضُعف (کمزوری) کا سبب دو۲ چیزیں ہیں، ایک دنیا میں رغبت دُوسرے موت کا خوف۔ جس قوم میں یہ دو۲ چیزیں جمع ہو جاویں وہ عزّت کی زندگی نہیں گزار سکتی۔ خیال رہے کہ حُبِّ دنیا اور موت سے نفرت لازِم

مَلزُوم چیزیں ہیں۔ (مراٰۃ ج ۷ ص ۱۷۳،۱۷۴)

## {6}دنیا کی مَحَبَّت گناھوں کا سر ھے

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسِینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ، باعِثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنے خطبے میں فرماتے سُنا: ”شراب گُناہوں کی جامِع ہے، عورَتیں شیطان کی رسّیاں ہیں اور دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کا سر ہے۔“

(مِشْکاةُ الْمَصَابِیح، ج۲، ص۲۵۰، حدیث۵۲۱۲)

## {7}آخِرت کے مقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُسْتَورِد بن شدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔“ (صَحِیح مُسلِم، ص۱۵۲۹، حدیث۲۸۵۸ دار ابن حزم بیروت)

**مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتناہی (مُ۔تَ۔ناہی یعنی انتہا کو پہنچنے والے) کو باقی غیر فانی غیر مُتناہی سے (اتنی) وجہ نسبت بھی نہیں جو (کہ) بھیگی اُنگلی کی تَری کو سمندر سے ہے۔خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو **اللہ** سے غافل کر دے، عاقل عارِف کی دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نَماز بھی دُنیا ہے، جو (کہ) وہ نام ونُمود کے لئے ادا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دین ہے کہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی **سنّت** ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی سُنّتیں ہیں۔ **حیاۃُ الدُّنیا** اور چیز ہے، **حیٰوۃٌ فِی الدُّنیا** اور، **حیاۃٌ لِلدُّنیا** کچھ اور، یعنی دنیا کی زندگی، دنیا میں زندگی، دنیا کے لئے زندگی۔ جو زندگی دنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دنیا کے لئے نہ ہو، وہ مبارَک ہے۔ مولانا فرماتے ہیں، شعر:

آب دَر کشتی ہلاکِ کَشتی اَست — آب اَندر زیرِ کَشتی پشتی است

(کشتی دریا میں رہے تو نجات ہے، اور اگر دریا کشتی میں آجاوے تو ہلاک ہے) (مراٰۃ ج ۷ ص ۳)

Go To Index





# {8}بھیڑ کا مرا ہوا بچّہ

**حضرت** سَیِّدُ نا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **رحمتِ عالم** ،نُورِ مجَسَّم ،شاہِ بنی آدم ،رسول **مُحتَشَم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھیڑ کے مُردہ بچے کے پاس سے گزرے ارشاد فرمایا:''تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ یہ اسے ایک دِرہم کے عوض (ع۔وَ۔ض) ملے؟ انہوں نے عرض کی: ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی بھی چیز کے عِوض (بدلے) ملے۔ تو ارشاد فرمایا:'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! دنیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح ج۲،ص۲۴۲،حدیث ۵۱۵۷ )

مُفَسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی بکری کا مردار بچّہ کوئی چار آنے میں بھی نہیں خریدتا، کہ اس کی کھال بیکار اور گوشت وغیرہ حرام ہے، اسے کون خریدے! دنیا کے معنیٰ ابھی عرض کر دیئے گئے، وہ یاد رکھے جاویں۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ **دنیا دار کو تمام جہان**

کے مرشد ہدایت نہیں دے سکتے، تارک الدنیا دنیدار کو سارے شیاطین مل کر گمراہ نہیں کر سکتے، دنیا دار دینی کام بھی کرتا ہے تو دنیا کے لئے، اور دنیدار دنیاوی کام بھی کرتا ہے تو دین کے لئے۔ (مراۃ ج۷ ص ۳)

## {9}دنیا مچّھر کے پر سے بھی ذَلیل ھے

حضرتِ سَیِّدُ نَا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: ''اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُنیا کی حیثیت مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس دُنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گُھونٹ بھی پینے کو نہ دیتا۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی، ج ٤ ، ص ١٤٣ حدیث٢٣٢٧)

## {10}عبادت سے دُوری کا وبال

حضرتِ سَیِّدُ نَا مَعقِل بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُالمُبلِّغین، رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''تمہارا

پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! تُو خود کو میری عبادت کے لئے فارغ کر لے میں تیرے دِل کو غَنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رِزق سے بھر دُوں گا اور اے ابنِ آدم! تُو میری عِبادت سے دُوری اِختیار نہ کر (ورنہ) میں تیرے دِل کو فقر سے بھر دُوں گا اور تیرے ہاتھوں کو دُنیاوی کاموں میں مصروف کر دُوں گا۔''

(اَلْمُستَدرَك لِلْحَاكِم، ج ٥ ، ص ٤٦٤ ، حديث ٧٩٩٦، دار المعرفة بيروت)

## {11} دنیا کی مَحَبت باعثِ نقصانِ آخِرت ہے

حضرتِ سَیِّدُنا ابو مُوسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ ہاشِمی، مکّی مدنی، محمدِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے دُنیا سے مَحَبَّت کی وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جس نے آخرت سے مَحَبَّت کی وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، تو تُم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دُنیا) پر ترجیح دو۔'' (اَلْمُستَدرَك لِلْحَاكِم ج ٥، ص ٤٥٤، حديث ٧٩٦٧)

## {12} ایک دن کی خوراک ہو تو.....

حضرتِ سَیِّدُنا عُبیدُ اللہ بن مِحصَن خَطمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے

روایت ہے کہ صاحِبِ جُود وسَخا، احمدِ مُجتبٰی، محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''تم میں جس نے اِس حال میں صبح کی کہ اس کا دِل مطمئن، بدن تندرست اوراس کے پاس **ایک دن کی خوراک ہوتو** گویا اُس کے لئے دُنیا جمع کردی گئی ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ، ج٤، ص١٥٤، حدیث٢٣٥٣)

## {13} دُنیا ملعون ھے

**حضرتِ** سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ''ہوشیار رہو دُنیا لعنتی چیز ہے اور جو دُنیا میں ہے وہ بھی لعنتی ہے سِوائے **اللہ** تعالٰی کے ذِکر کے اوراُس کے جو ربّ عزوجل کے قریب کردے اور عالِم کے اور طالبِ علم کے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ، ج٤، ص١٤٤، حدیث٢٣٢٩)

## {14} اللہ بندے کو دُنیا سے پرھیز کراتا ھے

**حضرتِ** سَیِّدُنا محمود بن لبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی، کعبے کے بدرُ الدُّجٰی، محمدٌ رَّسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی

**فرمانِ مصطفٰے** : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو دُنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تُم اپنے مریض کو کھانے اور پینے کی چیزوں سے پرہیز کراتے ہو۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ، ج۷،ص ۳۲۱،حدیث ۱۰۴۵۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

## {15} دولت کا بندہ لعنتی ھے

**حضرتِ** سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطَفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت ، شفیعِ روزِ قیامت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''لعنتی ہے درہم و دِینار کا بندہ۔''

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج ٤ ص ١٦٦ حدیث٢٣٨٢)

## {16} حُبِّ مال و جاہ کی تباہ کاری

**حضرتِ** سیِّدُ نا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اورعزّت کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی، ج ٤ ص ١٦٦ حدیث٢٣٨٣)

# {17} دُنیا مومن کیلئے قیدخانہ ہے

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک ومختار شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **"دنیا مؤمن کیلئے قیدخانہ اور کافِر کیلئے جنّت ہے۔"** (صَحِیح مُسلِم ص۱۵۸۲ حدیث ۲۹۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# انفرادی کوشِش کرنا سُنّت ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ سَیِّدُ نا مالِک بن دِینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کی **حکایت** میں آپ نے دیکھا کہ دُنیوی مکان کی تعمیرات میں مشغول نوجوان پر **اِنفرادی کوشِش** کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس طرح اُس کا مدنی ذہن بنایا اوراس کے ساتھ **جنتی محل کا سودا** فرمایا۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں **اِنفرادی کوشِش** کو بڑا عمل دَخل ہے حتّٰی کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نیز سب کے سب اَنبیاءِ کرام علیہم الصلوۃ والسلام

Go To Index



فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نے **نیکی کی دعوت** کے کام میں **اِنفرادی کوشش** فرمائی ہے۔

## انفِرادی کوشِش کی اَہمیّت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دعوتِ اسلامی کا تقریباً **99%** (ننانوے فیصد) مدنی کام **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے ہی ممکن ہے، اکثر **اِنفرادی کوشش**[1] **اجتماعی کوشش**[2] سے کہیں بڑھ کر مُؤَثِّر (مُ۔اَ۔ثْ۔ثِر) ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا جاتا ہے کہ وہ اسلامی بھائی جو سالہا سال سے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوتا ہے، اور دَورانِ بیان مختلف ترغیبات مَثَلاً پنجوقتہ باجماعت نَماز، **رَمَضانُ المبارك** کے روزے، عمامہ شریف، داڑھی مبارک، زلفوں سفید مَدَنی لِباس، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرنے، مَدَنی تربیتی کورس (**63** دن)، مدنی قافلہ کورس (**41** دن)، یکمشت **12** ماہ، **30**,

---

مدینہ

(1) ایک فرد کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو "انفرادی کوشش" کہتے ہیں۔ (2) سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، مسجِد درس، چوک درس وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو "اجتماعی کوشش" کہتے ہیں۔

**12** یا **3** دن کے مَدَنی قافلے میں سفر وغیرہ کا سن کر **عملی** جامہ پہنانے کی نیّتیں بھی کرلیتا ہے مگر **عملی** قدم اُٹھانے میں ناکام رہتا ہے لیکن جب کوئی **مبلغِ دعوتِ اسلامی** نے اُس سے **محبت** کے ساتھ **مُلاقات** کرکے **اِنفرادی کوشش** کی اور نرمی و شفقت، تدبیر و حکمت سے اِن اُمُور کی ترغیب دِلاتا ہے تو بسا اوقات وہ اِن کا عامل بنتا چلا جاتا ہے۔ گویا **اِجتماعی کوشش** کے ذَرِیعے لوہا گرم کیا جاتا اور **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے اُس پر مدنی چوٹ لگا کر اُسے مدنی سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔

**یاد رکھئے!** اجتماعی کوشش کے مقابلے میں **اِنفرادی کوشش** بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے "بیان" کرنے کی صلاحیّت ہر ایک میں نہیں ہوتی جبکہ **اِنفرادی کوشش** ہر ایک کرسکتا ہے خواہ اُسے بیان کرنا نہ بھی آتا ہو۔ **انفرادی کوشِش** کے ذَرِیعے خوب خوب نیکی کی دعوت دیتے جائیے اور ثواب کا خزانہ لوٹے جائیے۔

# نیکی کی دعوت کا ثواب

پارہ 24 سورۃُ حم السَّجدہ، آیت 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ (عزوجل) کی طرف بُلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم، شہنشاہِ اُمم، محبوبِ ربِّ اکرم عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

(صَحِیح مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶ دار ابن حزم بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین، دُکھیا دلوں کے چین، رسولُ الثَّقَلَین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج ٤، ص ٣٠٥، حدیث ٢٦٧٩)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے ہدایت و

بَھلائی کی دعوت دی تو اُسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب مِلے گا اوران (بھلائی کی پیروی کرنے والوں) کے اَجر میں (بھی) کوئی کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اُسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گُناہ ہوگا اوران (گمراہی کی پیروی کرنے والوں) کے گناہوں میں (بھی) کمی نہ ہوگی۔''

(صحیح مسلم، ص ۱۴۳۸ ، حدیث ۲٦٧٤)

## ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

**ایک** بار حضرتِ سیِّدُ ناموسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلیہِ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے بارگاہِ خُداوندی عزَّوَجلَّ میں عرض کی: **یا اللہ** عزَّوَجلَّ جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تبارَکَ وَتعالٰی نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر ہر کلمہ کے بدلے **ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب** لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلُوب ص ٤٨ دارالکتب العلمية بيروت)

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا ‏ ‏ دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت ‏ ‏ نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ‏ ‏ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**فرمانِ مصطفٰے**(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

# انفرادی کوشش کے 2 یادگار واقعات

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن وسنّت کی عالمگیر** غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کی ترقی میں انفرادی کوشش کا بُہت بڑا حصّہ ہے۔ یادگار واقعہ

**(1) دعوتِ اسلامی** کے اوائل (یعنی شروع کے دنوں) میں ایک ایک فرد پر **اِنفرادی کوشش** کرنے کے لئے میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) اُس کے گھر، دفتر اور دکان تک بسا اوقات تنہا جاتا۔ دعوتِ اسلامی بنے ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا اور ان دنوں میں نور مسجد کاغذی بازار، بابُ المدینہ میں امامت کیا کرتا تھا، ایک نوجوان جو کہ داڑھی مُنڈا (Shaved) تھا، کسی غَلَط فہمی کی بناء پر بیچارہ مجھ سے ناراض ہو گیا یہاں تک کہ اُس نے میرے پیچھے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی۔ ایک بار میں کہیں سے گزر رہا تھا حُسنِ اِتّفاق سے وُہی شخص اپنے دوست سمیت میرے سامنے آ گیا، میں نے سلام میں پہل کرتے ہوئے **اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ** کہا تو اُس نے ناراضگی کے انداز میں منہ نیچے کر لیا اور سلام کا جواب تک نہ دیا، میں نے اُس کا نام لے کر یہ کہتے ہوئے کہ آپ تو بہت ناراض ہیں اُس کو اپنے ساتھ چِمٹا

لیا۔اس سے وہ ذرا کُھلا اور اُس کے ذِہن میں جو وساوس تھے وہ کہنے شروع کر دیئے، میں نے نرمی کے ساتھ اُس کے جوابات عرض کئے۔ پھر وہ دونوں[2] دوست وہاں سے رُخصت ہو گئے۔ جب دوبارہ مذکورہ ناراض نوجوان کے دوست سے میری مُلاقات ہوئی تو اُس نے مجھے بتایا کہ وہ کہہ رہا تھا،''یار!الیاس تو عجیب آدمی ہے کہ اُس نے مجھے سلام میں پہل کی، جب میں نے ناراض ہو کر منہ نیچے کر لیا تو جذبات میں آ کر منہ پُھلا لینے کے بجائے اُس نے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور پھر پیار سے ایسا دَبوچا کہ میرے سینے سے اُس کی نفرت یکدم نکل گئی اور مَحَبَّت داخِل ہو گئی! بس اب مُرید بنوں گا تو اِسی کا بنوں گا۔ چُنانچِہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ پکا عطاری ہو کر ایک دم مُحِب بن گیا اور داڑھی مبارَک بھی اپنے چہرے پر سجالی۔

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں　　جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# یادگار واقِعہ(2)

**یہ** اُن دنوں کی بات ہے جب میں شہید مسجد، کھارادَر، بابُ المدینہ کراچی میں اِمامت کی سعادت حاصل کرتا تھا، اور ہفتے کے اکثر دن بابُ المدینہ کے مختلف علاقوں کی مسجِدوں میں جا کر سنّتوں بھرے بیانات کر کر کے مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کا تعارُف کروا رہا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کی ایک تعداد میری دعوت قبول کر چکی تھی اور دعوتِ اسلامی اٹھان لے رہی تھی مگر ابھی دعوتِ اسلامی ایک کمزور پودے ہی کی مِثل تھی ۔ واقِعہ یوں ہوا کہ مُوسیٰ لین، لیاری، بابُ المدینہ میں جہاں میری قِیام گاہ تھی وہاں کا میرا ایک **پڑوسی** کسی ناکردہ خطا کی بناء پر صرف وصرف غَلَط فہمی کے سبب مجھ سے سخت ناراض ہو گیا اور بِپھر کر مجھے ڈھونڈتا ہوا **شہید مسجد** پہنچا۔ میں وہاں موجود نہ تھا بلکہ کہیں سنّتوں بھرا بیان کرنے گیا ہوا تھا، لوگوں کے بقول اُس شخص نے مسجِد میں نمازیوں کے سامنے میرے بارے میں سخت برہمی کا اظہار کیا اور کافی شور مچایا اور اعلان کیا کہ

میں الیاس قادری کے (کارناموں) کا بورڈ چڑھاؤں گا وغیرہ۔ میں نے کوئی انتِقامی کاروائی نہ کی نیز ہمّت بھی نہ ہاری اور اپنے مَدَنی کاموں سے ذرہ برابر پیچھے بھی نہ ہٹا۔ خدا عزوجل کا کرنا ایسا ہوا کہ چند روز کے بعد جب میں اپنے گھر کی طرف آرہا تھا تو وُہی شخص چند لوگوں کے ہمراہ مَحَلّے میں کھڑا تھا، میری کسوٹی کا وقت تھا، ہمّت کی اور اُس کی طرف ایک دم آگے بڑھ کر میں نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' اِس پر اُس نے باقاعدہ منہ پھیرلیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں جذبات میں نہ آیا بلکہ مزید آگے بڑھ کر میں نے اُس کو باہوں میں لیا اور اُس کا نام لے کر مَحبَّت بھرے لہجے میں کہا: ''بَہُت ناراض ہو گئے ہو!'' میرے یہ کہتے ہی اُس کا غصّہ ختم ہو گیا، بے ساختہ اُس کی زَبان سے نکلا: نا بھئی نا! الیاس بھائی کوئی ناراضی نہیں! اور پھر۔۔۔پھر۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: چلو گھر چلتے ہیں آپ کو میرے ساتھ ٹھنڈی بوتل پینی ہوگی۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گھر لے جا کر اس نے میری خیر خواہی کی۔

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں　　جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## دُشمن کو دوست بنانے کا نُسخہ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ اُصول یاد رکھئے! کہ **نَجاست کو نَجاست سے نہیں پانی سے پاک کیا جاتا ہے**۔لٰہذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی وشدّت بھرا سُلوک کرے تب بھی آپ اُس کے ساتھ نرمی و مَحبَّت بھرا سُلوک کرنے کی کوشِش فرمایئے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے مُثبَت نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجہ ضَرور ٹھنڈا ہوگا۔وَاللّٰہِ الْمُجِیْب عَزَّوَجَلَّ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے ظُلم کرنے والوں کو مُعاف کر دیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب کے ضِمن میں پارہ 24 سورۃ حٰمٓ اَلسَّجْدَہ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ قرآنی ہے:

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے سننے والے! بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہوجائیگا کہ گہرا دوست۔

اپنے یہ دو۲ نوں واقِعات میں نے اپنے اسلامی بھائیوں کی ترغیب کے لئے عرض کئے ہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور بھی کئی واقِعات ہیں۔[1] یقیناً صحیح معنوں میں **''مبلِّغ دعوتِ اسلامی''** وُہی ہے جو **''اِنفرادی کوشش''** میں ماہِر ہو۔

## ڈرائیور پر اِنفرادی کوشش

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزوجل! دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین **اِنفرادی کوشش** والی سنّت پر عمل کر کے لوگوں کے دِلوں میں **عشقِ رسول** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شمع روشن کرنے میں مشغول ہیں، اُن کی انفرادی کوششوں کی برکتوں بھری تحریروں کا کبھی کبھی مجھے بھی نظارہ ہو ہی جاتا ہے، چُنانچِہ ایک **عاشقِ رسول** نے مجھے تحریر

---

[1] عقیدتمندوں اور ماتحتوں کی ترغیب کیلئے اپنے واقعات بیان کرنا بُزُرگوں کا پُرانا طریقہ ہے۔ مگر عام مبلغ کا اپنے منہ سے اپنے اس طرح کے واقعات بیان کرنا مناسِب نہیں۔ **مجلس مکتبۃ المدینہ**

دی تھی اُس کا خُلاصہ اپنے انداز و الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''**دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لیے مختلف علاقوں سے بھر کر آئی ہوئی (بے شمار) مخصوص بسیں واپَسی کے اِنتظار میں جہاں کھڑی ہوتی ہیں، وہاں سے گُزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خالی بس میں گانے بج رہے ہیں اور ڈرائیور بیٹھ کر چَرَس کے کَش لگا رہا ہے، میں نے جا کر ڈرائیور سے **مَحَبَّت** بھرے انداز میں مُلاقات کی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مُلاقات کی بَرَکات فوراً ظاہر ہوئیں اور اُس نے خود بخود گانے بند کر دیئے اور چَرَس والی سگریٹ بھی بُجھا دی۔ میں نے مُسکرا کر سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ ''**قبر کی پہلی رات**'' اُس کو پیش کی، اُس نے اُسی وقت ٹیپ ریکارڈر میں لگا دی، میں بھی ساتھ ہی بیٹھ کر سُننے لگا کہ دوسروں کو بیان سُنانے کا مُفید طریقہ یِہی ہے کہ خود بھی ساتھ میں سُنے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس نے بَہُت اچھا اَثر لیا، گھبرا کر گُناہوں سے توبہ کی اور بس سے نکل کر میرے ساتھ اجتِماع میں آ کر بیٹھ گیا۔'' (فیضانِ سنّت ج ۱ ص ۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش سے کتنا فائدہ ہوتا ہے لہٰذا ہر مسلمان پر **اِنفرادی کوشش** کرنی اور اِن کو نمازوں کی دعوت دینی چاہیے۔ اجتماع وغیرہ کے لئے اگر بس یا ویگن میں آئیں تو ڈرائیور و کنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہیے۔ بالفرض کوئی آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تو سُننے کی درخواست کرکے اُس کو بیان کی کیسٹ پیش کردی جائے اور وہ سُن لے تو واپس لے کر دُوسری دی جائے اور جہاں تک ممکن ہو بیان کی کیسٹیں دے کر اِس کے بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسٹیں لے کر ڈَب کروا کر مزید آگے بڑھا دینی چاہئیں، اس طرح کچھ نہ کچھ گُناہوں بھری کیسٹوں کا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہو گا۔ اِنفرادی کوشِش اور سمجھانا ترک نہیں کرنا چاہیے۔ **اللہ** رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 55 میں ارشاد فرماتا ہے:

**وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ(۵۵)** ترجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

Go To Index

کاش! نیکی کی دعوت میں جا بجا سُنّتیں عام کرتا رہوں جا بجا

گر سِتَم ہو اُسے بھی سَہوں جا بجا ایسی ہمّت حبیبِ خدا دیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## سَیِّدِ سادات کے 2 عِبرت ناک ارشادات

**جو نادان** بِلا ضرورت اپنے مکان و دُکان کی تعمیر وتزئین (یعنی سجاوٹ) میں مُنہمِک (مُن۔ہَ۔مِک) رہتے ہیں، وہ تعمیرات کے مُتَعَلِّق سیِّدِ سادات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربِّ کائنات عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **2 اِرشادات** مع تشریحات مُلاحظہ فرمائیں اور عِبرت کے مدَنی پھول چُنیں چُنانچِہ

## ﴿۱﴾غیر ضَروری تعمیرات کی حوصلہ شکنی

**حضرتِ سَیِّدُنا خبّاب** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مالکِ کون و مکان، رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ’’مسلمان کو ہر خرچ کے عِوض اَجر دیا جاتا ہے سِوائے اِس مٹّی کے۔‘‘

(مشکوٰۃ المصابیح ، ج۲، ص۲۴۶، حدیث ۵۱۸۲)

**مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج، مُفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ اللہ المنان اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ''(اچھی نیّت کے ساتھ شریعت کے مطابق) کھانے پینے، لباس وغیرہ پر خرچ کرنے میں ثواب مِلتا ہے کہ یہ چیزیں عبادات کا ذَرِیعہ ہیں مگر بِلا ضَرورت مکانات بنانے میں کوئی ثواب نہیں، لہٰذا عمارات سازی کا شوق نہ کرو کہ اِس میں وقت اور مال دونوں کی بَربادی ہے۔ **خیال رہے!** یہاں دُنیوی عمارتیں وہ بھی بِلاضَرورت بنانا مُراد ہیں، مسجد، مدرَسہ (مَد۔رَ۔سہ)، خانقاہ، مُسافِر خانے (اچھی نیّت کے ساتھ) بنانا تو عبادت ہے کہ یہ تو صَدَقاتِ جارِیّہ ہیں۔ یوں ہی (اچھی نیّت کے ساتھ) بَقَدرِ ضَرورت مکان بنانا بھی ثواب ہے کہ اِس میں سُکون سے رہ کر **اللہ** تعالیٰ کی عبادت کرے گا۔ بعض لوگ دیکھے گئے ہیں کہ وہ ہمیشہ مکان کے توڑ پھوڑ، ہر سال نئے نُمونے کے مکانات بنانے ہی میں مشغول رہتے ہیں یہاں یہی مُراد ہیں۔''

(مراٰۃ شرحِ مشکوۃ، ج۷، ص۱۹)

## ﴿۲﴾ فُضُول تعمیر میں بھلائی نہیں

**حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، شاہِ عَرَب،

Go To Index





محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** ''سارے خرچ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہیں، سِوائے عمارات کی تعمیر کے کہ اِن میں بَھلائی نہیں۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج٤ ص٢١٨ حدیث٢٤٩٠)

**مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج، مُفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ اللہ المنّان اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں: ''دُنیوی غیر ضَروری عمارَتیں بناتے رہنا اِسراف یعنی فُضول خرچی ہے۔''

(مراٰۃ شرحِ مشکوۃ ج٧ ص٢٠)

شہد دِکھائے زہر پِلائے قاتِل ڈائن شوہر کُش
اِس مُردار پہ کیا للچایا دُنیا دیکھی بھالی ہے

## ولیوں کے سردار کے عِبرت ناک اَشعار

**پیروں کے پیر**، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، شہبازِ لامکانی، قِندیلِ نورانی، غوثِ صَمَدانی حضرتِ **شیخ ابومحمد عبدُ القادِر** جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ایک شخص کے قریب سے گُزرے جو کہ اپنے **گھر** کی مضبوط عمارت تعمیر کررہا تھا یہ دیکھ کر غوثُ الاعظم دَستگیر (دَست۔ گیر) علیہ رحمۃ اللہ القدیر نے بَرجستہ یہ عربی اَشعار کہے:

أَ تَبْنِیْ بِنَاءَ الْخَالِدِیْنَ وَاِنَّمَا     مَقَامُكَ فِیْهَا لَوْ عَقَلْتَ قَلِیْلُ

لَقَدْ كَانَ فِیْ ظِلِّ الْاَرَاكِ كِفَایَةً     لِّمَنْ كَانَ یَوْمًا یَّقْتَفِیْهِ رَحِیْلُ

ترجمہ: کیا تم ہمیشہ رہنے والوں کا مکان بنا رہے ہو اگر تمہیں سمجھ ہو تو اِس میں تھوڑی مُدّت رہو گے، اس شخص کیلئے پیلو[1] کا سایہ ہی کافی ہوتا ہے کہ جس کے پاس قیام کیلئے فقط ایک دِن ہوتا ہے (دُوسرے دِن) اس سے کُوچ کر جاتا ہے۔(تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص ۱۱۰)

## اللّٰہ کے ولی کسی کو مکان بناتا دیکھتے تو.....

**حضرتِ سیِّدی علی خواص** علیہ رحمۃ اللہ الرّزاق جب کسی دَرویش کو مکان بناتے ہوئے دیکھتے تو اس کی مَذمّت کرتے اور فرماتے: ''تم اس مکان پر جو کچھ خرچ کرتے ہو تو اس سے تمہیں سُکون واطمینان حاصل نہ ہوگا۔'' (ایضاً ص ۱۱۱)

اُونچے اُونچے مکان تھے جن کے     تنگ قبروں میں آج آن پڑے

آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی     نام کو بھی نہیں ہیں نشاں باقی

## عبرت ناک واقعہ

''**مدینۃ الاولیاء ملتان**'' کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں

مدینہ

[1] ایک درخت کا نام جس کی جڑوں اور شاخوں سے مسواکیں بنائی جاتی ہیں۔

اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، اِس کے اور گھر والوں کے باہم مشورے سے **عالیشان مکان** (کوٹھی) بنانے کا طے پایا۔ یہ نو جوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو سجاتے رہے یہاں تک کہ اِس کی تکمیل ہوئی۔ یہ شخص جب وطن واپَس آیا تو اُس عالیشان مکان (کوٹھی) میں رہائش کے لئے تیاّریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس مکان میں **مُنتَقِل** ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس کا **اِنتقال** ہو گیا اور وہ اپنے عالیشان مکان کے بجائے قَبر میں مُنتقِل ہو گیا۔

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نُمو نے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے　　جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُو نے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عِبرت کی جا ہے تَماشا نہیں ہے

## سامان 100 برس کا ھے پَل کی خبر نہیں

آہ! بعض اوقات بندہ غَفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ تیاّر ہو چکا ہوتا ہے چُنانچِہ "**غُنیَۃُ الطَّالِبِیْن**" میں ہے: "**بَہُت**

سے کفن دُھل کر تیّار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گُھوم پھر رہے ہوتے ہیں، **بَہُت** سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی قبریں کُھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں۔ **بَہُت** سے لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُن کی ہلاکت کا وَقت قریب آ چُکا ہوتا ہے۔ نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالکِ مکان کی موت کا وَقت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔" (غنیۃالطالبین ج۱ ص ۲۵۱)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سَو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کب تک اِس دُنیا میں غَفلت کے ساتھ زندگی گزارتے رہیں گے۔ **یاد رکھئے!** اِس دُنیا کو اچانک چھوڑ کر رُخصت ہونا پڑے گا۔ لہلہاتے باغات، عمدہ عمدہ مکانات، اُونچے اُونچے محلات، مال و دولت و ہیرے جواہِرات، سونے چاندی کے زیورات اور منصب وشہرت و دُنیوی **تَعَلُّقات** ہر گز کام نہ آئیں گے، نَرم و نازُک بدن کو نرم نرم گدّوں سے اُٹھا کر بِغیر تکیے ہی کے قبر کے اندر فرشِ خاک پر ڈال دیا جائے گا۔

نرم بستر گھر ہی پر رہ جائیں گے تم کو فرشِ خاک پر دفنائیں گے

# یہ عبرت کی جَا ہے تَماشا نہیں ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** موت کی یاد کیلئے 3 عبرت ناک اخباری واقِعات مُلاحظہ فرمایئے کیونکہ ایک کی موت دوسرے کے لئے نصیحت ہوتی ہے چُنانچِہ :۔ (1)...... **ایک اَخباری خبر** کے مطابق مرکز الاولیاء کی ایک **16** سالہ نوجوان لڑکی بیچاری دُودھ گرم کررہی تھی کہ اچانک دُوپٹے کو آگ نے پکڑ لیا اور وہ جُھلس کر لقمۂ اَجل بن گئی۔ **(2)...... ایک خاتون** چُولہا پھٹ جانے کے باعِث **موت کے گھاٹ** اُتر گئی۔ **(3)......** کسی شہر میں کسی سیاسی پارٹی کا جلوس جارہا تھا، سیاسی لیڈر کو دیکھنے کے لئے **2** افراد ٹرین کی چھت پر چڑھ گئے۔ آہ! اوور ہیڈ پُل سے اِن کے سر ٹکرا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان دونوں نے دم توڑ دیا۔

## لفٹ میں قدم رکھا مگر لفٹ نہ تھی اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

**ایک** اسلامی بھائی نے بتایا: بابُ المدینہ کی ایک عمارت کی چوتھی منزل سے نیچے آنے کیلئے ایک عورت لفٹ کے اِنتِظار میں کھڑی کسی سے باتوں میں مشغول تھی، لفٹ کا دروازہ کھلا، باتیں کرتے کرتے اُس نے بغیر دیکھے لفٹ کے اندر قدم رکھ دیا مگر لفٹ نہ آئی تھی اور یوں بے چاری خلا کے اندر گرتی ہوئی چوتھی منزل سے سیدھی زمین سے جا ٹکرائی اور اُس کا دم نکل گیا۔

فرمانِ مصطفےٰ(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## عبرت ناک اَشعار

چل دیے دُنیا سے سب شاہ و گدا — کوئی بھی دُنیا میں کب باقی رہا؟

جیتنے دُنیا سکندر تھا چلا — جب گیا دُنیا سے خالی ہاتھ تھا

لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فَنا — خوش نُما باغات کو ہے کب بقاء؟

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک — تُو یہاں زندہ رہے گا کب تلک

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخِرت میں مال کا ہے کام کیا!

مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال — کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال

رِزق میں کثرت کی سب کو جُستجو — آہ! نیکی کی کرے کون آرزو

دل گُنہ میں مت لگا پچھتائے گا — کس طرح جنّت میں بھائی جائے گا؟

دِل سے دُنیا کی محبّت دُور کر — دِل نبی کے عشق سے معمور کر

اَشک مَت دُنیا کے غم میں تُو بہا — ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

ہو عطا یا رب ہمیں سوزِ بِلال — مَال کے جنجال سے ہم کو نکال

یاالٰہی کر کرم عطّار پر
حُبِّ دُنیا اِس کے دِل سے دور کر

## عالیشان مکانات کہاں ہیں!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** افسوس! ہماری اکثریت آج دُنیا کی مَحَبَّت کا دَم

بھرتی نظر آرہی ہے مگر آخِرت کی مَحَبَّت نظر نہیں آتی، جس کو دیکھو اس کو دنیا کی دولت اکٹھی کرنے دُنیوی اَسناد حاصل کرنے اور دُنیائے فانی کی اَراضی (یعنی پَلاٹوں) ہی کی طلب ہے۔ نیکیوں اور عشقِ رسول کی لازوال دولت، سندِ مغفرت اور **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت کی عظیم نعمت جنّت الفردوس پانے کی حِرص بَہُت کم لوگوں کو ہے! اے دُنیا کے عُمدہ عُمدہ مکانات اور عالیشان محَلّات کے طلبگارو سُنو! **قرانِ پاک** کیا کہہ رہا ہے چُنانچِہ **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا پارہ 25 سُورَۃُ الدُّخان آیت 25 تا 29 میں ارشادِ عبرت بُنیاد ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍۙ(۲۵) وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍۙ(۲۶) وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَۙ(۲۷) كَذٰلِكَ- وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ(۲۸) فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ۠(۲۹)

ترجمۂ کنز الایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عُمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارغُ البال تھے۔ ہم نے یُونہی کیا اور اِن کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلت (مُہ۔لت) نہ دی گئی۔

پارہ 22 سُورۃُ الفاطِر آیت 5 میں رَبُّ العباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: ''اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دُنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔''

## خوب تفکّر کیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوب غور وتفکُّر کیجئے کہ ہم اِس دُنیا میں کیوں بھیجے گئے؟ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ اب تک ہم نے اپنی زندگی کس طرح گُزاری؟ آہ! نَزع وقبر وحشر اور میزان وپُل صِراط پر ہمارا کیا بنے گا؟ ہمارے وہ عزیز واَقارِب جو ہم سے پہلے دُنیا سے رُخصت ہو گئے قبر میں نہ جانے اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہوگا؟ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح غور وفکر کرنے سے لذائذِ دُنیا سے چُھٹکارا، لمبی اُمّیدوں سے نَجات اور موت کی یاد کی برکت سے نیکیوں کی رَغبت کے ساتھ ساتھ اجرِ کثیر بھی حاصل ہوگا چنانچہ:

**فرمانِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## 60سال کی عبادت سے بہتر

**سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''(آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر کے لیے **غور و فکر** کرنا **60** سال کی عبادت سے بہتر ہے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ، ص ۳۶۵، حدیث ۵۸۹۷)

## 70دن پُرانی لاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے **مَدَنی ماحول** میں لاکھوں کی بِگڑیاں بن رہی ہیں، یہ اہلِ حق کی اَچھوتی مَدَنی تحریک ہے آیئے! ایمان تازہ کرنے کے لیے مدنی ماحول کی برکت کی عظیمُ الشّان **مدنی بہار** مُلاحظہ فرمایئے:

۳ رَمضانُ المبارک **۱۴۲۶ھ (8-10-05)** بروز ہفتہ پاکستان کے مشرِقی حصّے میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں اَفراد فوت ہوئے، اِنہیں میں مظفر آباد (کشمیر) کے علاقہ ''میر اتسولیاں'' کی مُقیم **19** سالہ **نسرین عطارِیہ** بنتِ غلام مُرسلین جو کہ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں،

Go To Index



فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فوت ہوگئیں۔ مرحومہ کے والد اور دیگر گھر والوں نے ۸ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۶ھ (10-12-05) شبِ پیر رات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دِماغ مُعَطّر ہوگئے! شہادت کو 70 ایّام گُزر جانے کے باوُجُود نسرین عطارِیّہ کا کفن سلامت اور بدن بِالکل ترو تازہ تھا! اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**تمام اسلامی بھائی** روزانہ وَقت مقرَّر کر کے **فکرِ مدینہ** کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ (اسلامی ماہ) کی **10** تاریخ تک اپنے ذمّہ دار کو جمع کروایئے اور ہر ماہ کم از کم **3** دن کے **مَدَنی قافلے** میں نہ صرف خود بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں پر **اِنفرادی کوشش** کر کے اُنہیں بھی عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں کا مُسافر بنایئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

بیان: 5

# میں سدھرنا چاہتا ہوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# میں سُدھرنا چاہتا ہوں[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

## نفاق و نار سے نَجات

حضرتِ سَیِّدُنا امام سخاوِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ) کراچی میں ہونے والے 27ویں رمضان المبارک (١٤٢٣ھ) کے سنتوں بھرے اِجتماع میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

پاک بھیجے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نِفاق اوردوزخ کی آگ سے بَری ہےاور قِیامَت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۳۳ مؤسسة الريان بيروت)

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا دُرُود وسلام

کہ دَفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرُود وسلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## جنّت چاہئے یا دوزخ؟

امام ابونُعَیم احمد بن عبداللہ اَصفہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی (مُتَوَفّٰی 430 ھجری) ''حِلْیَۃُ الْاَولیاء'' میں نقل کرتے ہیں: **حضرتِ** سیِّدُنا اِبراہیم تَیمِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے یہ تَصَوُّر باندھا کہ میں جہنّم میں ہوں اورآگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا، تُھوہَر (یعنی زہریلا کانٹے دار دَرَخت) کھا رہا ہوں اور دوزَخیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ اِن تَصَوُّرات کے بعد میں نے اپنے نَفس سے اِستِفسار کیا: بتا، تجھے کیا چاہیے؟ (جہنَّم کا عذاب یا اس سے نجات؟) نَفس بولا: (نجات

چاہئے اِسی لئے)''میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں واپَس چلا جاؤں اور ایسے عمل کروں جس کی وجہ سے مجھے اِس دوزخ سے نَجات مل جائے۔'' اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں **جنّت** میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اسکی نہروں سے مَشْروب پی رہا ہوں اور حوروں سے ملاقات کر رہا ہوں۔ اِن تَصَوُّرات کے بعد میں نے اپنے نَفس سے پوچھا: تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ (جنّت کی یا دوزخ کی؟) نَفس نے کہا: (جنّت کی اِسی لئے) میں چاہتا ہوں کہ ''دنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں تا کہ **جنّت** کی خوب نعمتیں پاؤں'' تب میں نے اپنے نَفس سے کہا: فی الحال تجھے مُہلَت (مُہ۔لَت) ملی ہوئی ہے۔ (یعنی اے نفس! اب تجھے خود ہی راہ مُتَعَیَّن کرنی ہے کہ سُدھر کر جنّت میں جانا ہے یا بگڑ کر دوزخ میں! اب تو اسی حساب سے عمل کر)

(حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء، ج٤، ص٢٣٥ رقم ٥٣٦١ دار الکتب العلمیة بیروت)

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخِرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسہ اے بھائی! زندگی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**فرمانِ مصطفٰے**: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

# آخِرت کی تیاری

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ذرا سمجھنے کی کوشِش کیجئے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین کس طرح اپنے **نفس کو سُدھارنے** کیلئے اُس کا **مُحاسَبہ** کرکے، اُسے قابو کرنے کی کوشِش فرماتے نیز کوتاہیوں پر اس کی سرزَنِش (یعنی اِس کو ڈانٹ ڈپٹ) کرتے بلکہ بعض اوقات اس کے لئے سزائیں بھی مُقرَّر فرماتے، ہر وَقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے خائِف رَہ کر خود کو زیادہ سے زیادہ **سُدھارتے ہوئے** آخِرت کی تیّاری کے لئے کوشاں رہتے۔ بے شک ایسوں ہی کی کوشِش ٹھکانے بھی لگتی ہے۔ قراٰنِ مجید فرقانِ حمید پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 19 میں اللّٰہُ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

میرے آقائے نعمت، اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، عظیمُ

**البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملّت، پیرِ طریقت، عالِمِ شَرِیْعَت، حامیٔ سُنّت، ماحِیٔ بدعت، باعِثِ خیر و بَرَکت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن** اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن کنزُالایمان میں اِس کا ترجَمہ یوں فرماتے ہیں: اور جو آخِرت چاہے اور اُس کی سی کوشِش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشِش ٹھکانے لگی۔

## روشن مستقبِل

**آج** ہماری حالت یہ ہے کہ اپنی "دُنیوی کل" (یعنی مُستَقبِل) کی سُدھار کے لئے تو بَہُت غور و فکر کرتے، اُس کے لئے طرح طرح کی آسائشیں جَمع کرنے کی ہر دم سَعی کرتے، خوب بینک بیلنس بڑھاتے، کاروبار چمکاتے اور آئندہ کی دنیوی راحتوں کے حُصول کی خاطِر نہ جانے کیا کیا منصوبے بناتے ہیں کہ کسی طرح ہماری یہ "دُنیوی کل" بہتر ہو جائے، ہمارا دُنیوی مستقبِل سَنوَر جائے، لیکن افسوس!

ہم اپنی ''اُخرَوی کل'' (یعنی آخِرت) کو **سُدھارنے** کی فِکر سے یکسر غافِل اوراس کی تیّاری کے مُعامَلے میں بِالکل کاہل ہیں۔ حالانکہ صِرف اِس دُنیوی کل کے **سُدھرنے** کا اِنتِظار کرنے والے نہ جانے کتنے نادان انسانوں کی آہِ حسرت موت کی ہچکیوں سے ہم آغوش ہوجاتی ہے اور وہ روشن مُستقبل پاکر خوشیاں منانے کے بجائے **اندھیری قبر** میں اُتر کر قعرِ افسوس میں جا پڑتے ہیں۔ فَقَط دُنیوی زندگی سدھارنے کے تفکُّرات میں **مُستَغرَق** (مُس۔تَغ۔رَق) ہوکراسی کے لئے مصروفِ تگ ودَو رہنا، اپنی آخِرت کی بھلائی کے لئے فکروعمل سے غفلت برتنا، سابِقہ اَعمال پر اپنا اِحتِساب کرتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا عَزْم نہ کرنا سَراسَر نقصان وخُسران ہے اور سمجھدار وُہی ہے جس نے حسابِ آخِرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو سُدھارنے کیلئے اپنے نفس کا سختی سے **مُحاسَبہ** کیا، گناہوں پر افسوس اور اِن کے بُرے اَنجام کا خوف محسوس کیا۔ جیسا کہ ہمارے اَسلاف کا طرزِ عمل رہا۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

# انوکھا حساب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبنُ الصِّمَّہ علیہ رحمۃ اللہ نے ایک بار اپنا محاسَبہ کرتے ہوئے اپنی عمر شُمار کی تو وہ (تقریباً) ساٹھ برس بنی۔ ان ساٹھ برسوں کو بارہ سے ضَرب دینے پر سات سو بیس مہینے بنے۔ سات سو بیس کو مزید تیس سے مَضرُوب (یعنی ملٹی پلائی) کیا تو حاصِلِ ضَرب اِکیس ہزار چھ سو آیا۔ جو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مبارَک عمر کے ایّام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے: اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اکیس ہزار چھ سو گناہ ہو چکے! جبکہ اِس مدّت میں ایسے ایّام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ ایک ہزار تک بھی گناہ ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزنے لگے! پھر یکا یک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا گیا تو طائرِ رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز

کر چکا تھا۔　　(کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۹۱ ، تہران)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اِحساسِ نَدامت ہے نہ خوفِ عاقِبَت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا اندازِ "**فکرِ مدینہ**"[1] کس قَدَر اعلیٰ تھا اور وہ کس طرح نفس کو سُدھارنے کیلئے اس کا **مُحاسَبہ** فرماتے اور ہر دم نیکیوں میں مصروف رہنے کے باوُجُود خود کو گنہگار تصوُّر کرتے اور ہمیشہ **اللہ** تعالیٰ سے ڈرتے رہتے یہاں تک کہ فَرطِ خوف سے بعضوں کی روحیں پرواز کر جاتیں۔ مگر افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ شب و روز گناہوں کے سَمندر میں غرق رہنے کے باوُجود **اِحساسِ نَدامت** ہے نہ **خوفِ عاقِبَت**۔ ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی شب بیداریاں کرتے، کثرت سے روزے رکھتے، کثیر اَعمالِ خیر بجالاتے مگر پھر بھی خود کو کمترین خیال

مدینہ

[1] دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے محاسبے کو "فکرِ مدینہ" کہتے ہیں۔

کرتے ہوئے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے گِریہ کُناں رہتے۔

راتیں زاری کر کر رَوندے، نیند اَکھیں دی دَھوندے
فجریں اَو گُنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہَوندے

(یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں اس کے باوُجُود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گناہ گار تصوُّر کرتے ہیں)

اِن کی شان تو یہ ہے کہ وہ مُستَحَبّات کے تَرک کو بھی اپنے لئے سَیِّئات (یعنی برائیوں) میں سے جانتے، نَفلی عِبادات میں کمی کو بھی جُرم تصوُّر کرتے اور بچپن کی خطا کو بھی گناہ شمار کرتے حالانکہ نابالغ کے گناہ مَحسُوب (شمار) نہیں کئے جاتے۔ چُنانچِہ

## بچپن کی خطا یاد آگئی!

**ایک** مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عُتبہ غُلام علیہ رَحمةُ اللّٰہِ السّلام ایک مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے اور پسینہ آ گیا! لوگوں کے اِستِفسار پر فرمایا: یہ وہ جگہ ہے جہاں میں نے چھوٹی عمر میں **گناہ** کیا تھا! (تَنبیہُ الْمُغتَرِّین ص ۵۷)

**فرمانِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

دارالبشائر بیروت) **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## بچپن کے گناہ کو یاد رکھنے کا نرالہ انداز

**منقول** ہے کہ حضرت سیِّدُ نا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے بچپن میں ایک گناہ سرزد ہوگیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی کوئی نیا لباس سلواتے تو اس کے گریبان پر وہ گناہ درج کردیتے اور اکثر اس کو دیکھ کر اس قدر گریہ وزاری کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی طاری ہوجاتی۔ (تذکرۃ الاولیاء ج۱ص۳۹) **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

## ناقِص نیکیوں پر اِترانا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ ہمارے بُزُرگانِ دین

رَحِمَھُمُ اللہ المبین **اپنی** کم سِنی کے **گُناہ** بھی یاد رکھتے اور اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کس قَدَر خَوف محسوس کرتے اور ایک ہم بدنصیبوں کی حالت ہے کہ بالغ ہونے کے باوُجُود قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) کئے ہوئے **گُناہ** بھی بھول جاتے اور نَقائِص سے بھرپور نیکیوں کو یاد رکھ کر ان پر اِتراتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# نیکی کر کے بھول جاؤ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** **عَقْلمَند** وُہی ہے جو نیکیوں کے حُصول کی سَعادت پا کر انہیں بھول جائے اور گناہ صادِر ہو جائیں تو انہیں یاد رکھے اور **خود کو سدھارنے** کیلئے ان پر سختی سے اپنا مُحاسَبہ کرتا رہے۔ بلکہ نیک اَعمال میں کمی پر بھی خود کو سرزَنِش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کرے اور ہر لمحہ خود کو **اللہ** واحِدِ قَہَّار عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغَضَب سے ڈراتا رہے۔ یِہی ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا معمول رہا ہے۔ چُنانچِہ

# آج ''کیا کیا'' کیا؟

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ اپنا اِحتِساب فرمایا کرتے، اور جب رات آتی تو اپنے پاؤں پر دُرَّہ مار کر فرماتے: بتا، آج تو نے ''کیا کیا'' کِیا ہے؟ (اِحیاءُ العُلوم ج ٥ ص ١٤١ دار صادر بیروت) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

# فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عاجِزی

حضرتِ سیِّدُنا عُمَرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ یعنی جن دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے جنّت کی بشارت سنائی اُن میں شامل اور سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل ہونے کے باوُجود بَہُت اِنکساری فرمایا کرتے تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک باغ کی دیوار کے قریب دیکھا کہ وہ اپنے نَفْس سے فرما رہے تھے: ''واہ! لوگ تجھے امیرُ المؤمنین کہتے ہیں (پھر بطورِ عاجزی فرمانے لگے) اور تو (تو وہ ہے کہ) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا! (یاد رکھ!) اگر تُو نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں رکھا تو اس کے عذاب میں گرِفتار ہو جائے گا۔'' (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۲ تھران) **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرتِ سَیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِس طرح اپنے نَفس کو مَلامَت کرنا، اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلا کر اس کا **مُحاسَبہ** کرنا ہماری تعلیم کے لئے بھی تھا۔ چُنانچہ

## قیامت سے پہلے حساب

**ایک** موقع پر سَیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''**اے لوگو!** اپنے اَعمال کا اس سے پہلے مُحاسَبہ کرلو کہ قِیامت آجائے اور ان کا حِساب لیا

جائے۔'' (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص۱۲۸) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

## مُحاسَبَہ کسے کہتے ہیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اپنے سابِقہ اَعمال کا حِساب کرنا **مُحاسَبہ** کہلاتا ہے۔ کاش! روزانہ رات ''**فکرِ مدینہ**[1]'' کرتے ہوئے ہمیں اپنے نَفْس کے ساتھ تمام دن کا حساب کرنے کی سعادت مل جایا کرے اور یوں ہمیں سرمایۂ اَعمال میں نَفْع ونقصان کی معلومات ہوتی رہے۔ جس طرح شریکِ تجارت سے حساب لینے میں بھرپور کوشش کی جاتی ہے اسی طرح نَفس کے ساتھ بھی حِساب کِتاب میں بہت زیادہ اِحتِیاط ضَروری ہے کیوں کہ نَفس بَہُت چالاک اور حِیلہ ساز ہے یہ

مــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینــہ

[1] خود کو سُدھارنے کے بہترین نُسخے ''**مَدَنی انعامات**'' میں سے ایک مَدَنی انعام ''**فِکرِ مدینہ**'' بھی ہے۔ یعنی روزانہ رات کو اپنے اعمال کا محاسَبہ کرے اور اِس دَوران مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرے۔

ہمیں اپنی سرکشی بھی اِطاعت کے لِباس میں پیش کرتا ہے تاکہ بُرائی میں بھی ہمیں نَفع نَظَر آئے حالانکہ اس میں سراسر نقصان ہے۔ صِرف یِہی نہیں بلکہ صحیح معنوں میں سُدھرنے کیلئے تمام جائز اُمُور میں بھی نَفس سے حِساب طَلَب کرنا چاہیئے۔ اگر اِس میں ہمیں نَفس کا قُصور نظر آئے تو اُس سے سختی کے ساتھ کمی پوری کروانی چاہیئے۔ جیسا کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللہ تعالٰی کا عمل رہا۔ چُنانچِہ

## چَراغ پر انگوٹھا

بَہُت بڑے عالم اور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سَیِّدُنا اَحنَف بِن قَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وَقت چَراغ ہاتھ میں اُٹھا لیتے اور اِس کی لَو پر انگوٹھا رکھ کر اس طرح فرماتے: اے نَفس! تُو نے فُلاں کام کیوں کیا؟ اور فُلاں چیز کیوں کھائی؟ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۳ تہران) **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یعنی اپنا **مُحاسَبہ** کرتے کہ اگر میرے نَفس نے غَلَطی کی ہو تو اُس کو تَـنبِیُـہ ہو کہ یہ چَراغ کی لَو جو کہ بَہُت ہی ہلکی آگ ہے پھر بھی جب نا قابِلِ برداشْت ہے تو بھلا جہنَّم کی بھیانک آگ سَہنا کیونکر ممکِن ہوگا! حُـجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اس طرح کی ایک اور حِکایت نَقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

## کبھی اُوپر نہ دیکھوں گا

**حضرتِ** سیِّدُ نامَـجـمَع نامی ایک بزُرگ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نِگاہ جُھکا لی اور اِس قَدَر پَشَیمان ہوئے کہ عہد کرلیا "آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔" (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۴۱ دار صادر بیروت) **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ

**کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آنکھ اُٹھتی تو میں جُھنجُلا کے پلک سی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوقِ نعت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے اَسلاف کی کیسی **مَدَنی سوچ** ہوا کرتی تھی کہ غَلَطی سے نظر نامَحرم پر جا پڑی اور اچانک پڑ جانے والی نظر مُعاف ہونے کے باوُجُود بھی انہوں نے کبھی اوپر نہ دیکھنے کا عَہد کرلیا یعنی مُستقِل آنکھوں کا **''قُفلِ مدینہ''** لگالیا۔[1]

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھی نگاہیں

آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اگر جنَّت سے روک دیا گیا تو!

**حضرتِ** سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدھَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم **ایک** مرتبہ غُسل

مــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] دَعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بولی جانے والی اِصطِلاح **''قُفلِ مدینہ''** کی تفصیلی معلومات کیلئے امیرِ **اہلسنت** دامت برکاتھم العالیہ کا تحریری بیان **''قُفلِ مدینہ''** کا مُطالَعہ فرمایئے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

فرمانے کیلئے کسی حَمّام پر گئے۔ **حَمّامی** نے آپ کو روک کر دِرھَم (یعنی روپے) طلب کر لئے۔ اور کہہ دیا کہ اگر دِرھَم ادا نہ کریں گے تو داخِل نہ ہونے دوں گا۔ اس کے یہ کہنے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رونا شروع کر دیا۔ حمّامی نے پریشان ہو کر عَرض کی: اگر آپ کے پاس دِرھَم نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں، آپ ویسے ہی غُسل فرما لیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اِس وجہ سے نہیں رویا کہ آپ نے مجھے روک دیا ہے بلکہ مجھے تو اِس بات نے رُلا دیا کہ دِرھَم نہ ہونے کی وجہ سے آج مجھے ایسے حمّام میں جانے سے روک دیا گیا ہے جس میں نیکوکار و گنہگار سبھی نہاتے ہیں۔ آہ! اگر نیکیاں نہ ہونے کی بِنا پر کل مجھے اُس جنّت سے روک لیا گیا جو صِرف نیکوں کا مقام ہے، تو میرا کیا بنے گا! **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ اُن نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے واقِعات ہیں جو

پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے پرہیزگار بندے ہیں، جن کے سروں پر **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت تَبارَکَ وَ تَعالٰی نے وِلایت کے تاج سجائے ہیں۔ مُلاحظہ فرمایئے کہ وہ **اَولیاءِ کِرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام **بَایں ہَمَہ شَرَف وَمَرتَبَت** (یعنی ولایت جیسا عظیم مرتبہ حاصِل ہونے کے باوُجُود) کس طرح نفس کو سُدھارنے کیلئے اُس کا **مُحاسَبہ** فرماتے اور خود کو عاجِز و گنہگار تصوُّر کرتے۔ کاش! ہم بھی **سُدھرنے کا جذبہ** رکھتے ہوئے اپنا **مُحاسَبہ** کر پاتے اور جیتے جی اپنے اَعمال کا جائزہ لینے میں کامیاب ہوجاتے۔ گُزَشتہ **حِکایت** سے معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیوی مصیبت کو یادِ آخِرت کا ذَرِیعہ بناتے تھے۔ اس ضِمن میں ایک اور **حِکایت** سماعت فرمایئے۔ چُنانچِہ

## ہتھکڑیاں اور بیڑیاں

**مفسِّرِ قراٰن، صاحِبِ خزائنُ الْعِرفان فی تفسیرِ القُراٰن**، خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرتِ صدرُ الاَفاضِل علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحمۃُ الھادی اپنی مشہور کتاب ''سوانِحِ کربلا'' کے صَفحہ نمبر 60 پر فرماتے ہیں:

**فرمانِ مصطفےٰ** :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

حَجّاج بن یوسُف کے دَور میں دوسری بار **حضرتِ سیِّدُنا امام زینُ العابِدین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قید کیا گیا اور لوہے کی بھاری زنجیروں میں آپ کا تنِ نازنین جکڑ لیا گیا اور پہرہ دار مُتَعَیَّن کر دیئے گئے۔ مشہور مُحَدِّث حضرت **سیِّدُنا امام زُہری** رضی اللہ تعالٰی عنہ حاضِر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حالتِ زار دیکھ کر رو پڑے اور اپنے جذباتِ قلبی کا اظہار کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے: **آہ! یہ کیفیت مجھ سے دیکھی** نہیں جارہی اے کاش! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بدلے یہاں میں اِس طرح قید ہوتا! یہ سُن کر جنابِ امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''آپ سمجھتے ہیں اس قید و بند کی وجہ سے میں اِضطِراب میں ہوں، حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے ابھی آزاد ہو جاؤں مگر اس سزا پر صَبْر میں اَجْر ہے۔ اِن بیڑیوں اور زنجیروں کی بندِشوں میں جہنَّم کی خوفناک آتَشیں زنجیروں، آگ کی بَیڑیوں اور عذابِ الٰہی کی یاد ہے۔'' یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھ کڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے! **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت**

**فرمانِ مصطفٰے:** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# سانس کی مالا

**حضرتِ** سَیِّدُنا امامِ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''جلدی کرو! جلدی کرو! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہ سانس ہی تو ہیں کہ اگر یہ رُک جائیں تو تمہارے اُن اَعمال کا سلسلہ مُنقَطِع ہو جائے جن سے تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل کرتے ہو۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رَحم فرمائے اُس شَخص پر جس نے اپنے اَعمال کا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر کچھ آنسو بہائے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین ج١٤ ص ٧١ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# بے عمل بے وقوف ہوتا ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور کیجئے کہ ہم تو سَر تا پا گناہوں میں ڈوبے ہیں، آخِر کونسا گناہ ایسا ہے جو ہم نہیں کرتے؟ نیکیاں ہم سے نہیں ہو پاتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو **اِخلاص** کا دور دور تک کوئی پتا نہیں ہوتا، لوگوں کو اپنے نیک اَعمال سنا کر رِیا کاری کی تباہ کاری کا شکار ہو جاتے ہیں، ہمارا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے پُر ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس! ہمیں اس کے بُرے نتائج اور **خود کو سُدھارنے** کا کوئی اِحساس نہیں، اور اِس پر طُرّہ یہ کہ ہم خود کو بَہُت **عَقْلْمَنْد** گُمان کرتے ہیں حتّٰی کہ اگر کوئی ہمیں بے وُقُوف یا کم عَقْل کہہ دے تو اُس کے دشمن ہی ہو جائیں۔ لیکن اب آپ ہی بتائیے کہ اگر کسی مَفرُور مجرِم کی پھانسی کا حُکم نامہ جاری ہو چکا ہو، پولیس اُس کو تلاش کر رہی ہو اور وہ گرِفتاری سے بے خوف، راہِ تحفّظ و احتِیاط ترک کر کے آزادانہ گھوم رہا ہو تو کیا اُس کو **عَقْلْمَنْد** کہیں گے؟ ہرگز نہیں! ایسے آدَمی کو لوگ بے وُقُوف ہی کہیں گے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

# جہنم کے دروازے پر نام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جسے بتادیا گیا ہو کہ ''جس نے قَصداً نماز چھوڑی جہنّم کے دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔'' (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء ج۷ ص ۲۹۹ رقم۱۰۵۹۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اور یہ بھی خَبَر دے دی گئی ہو کہ ''جو ماہِ رَمَضان کا ایک **روزہ** بھی بِلاعُذرِ شَرعی ومرض قَضاء کردیتا ہے تو زمانے بھر کے روزے اُسکی قَضا نہیں ہوسکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے''۔[1] (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۲۳ دارالفکر بیروت) اور یہ بھی خَبَر دے دی گئی ہو کہ جو شخص **حج** کے زادِراہ (اَخراجات) اورسُواری پر قادِر ہو جو اسے **بیتُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تک پہنچا دے، اسکے باوُجود حج نہ کرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۲ ص۲۱۹ حدیث ۸۱۲) اگر تم نے **وعدہ خلافی** کی تو یاد رکھو، جو وعدہ

مدینہ

[1] یعنی بلاوجہ رمضان میں ایک روزہ بھی نہ رکھنے والا اس کے عوض عمر بھر روزہ رکھے، تو وہ درجہ اور ثواب نہ پائیگا جو رمضان میں رکھنے سے پاتا اگرچہ شرعاً ایک روزے سے اس کی قضاء ہوجائے گی ادائے فرض اور ہے درجہ پانا کچھ اور۔ (مراٰۃ ج۳ ص۱۶۷)

**فرمانِ مصطفٰے:** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

خلافی کرتا ہے اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ، فِرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے اور اس کے نہ فرض قبول کئے جائیں گے نہ نفل (صحیح البخاری ج۱ ص۶۱۶ حدیث ۱۸۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت) اگر تم نے **بدنگاہی** کی، کسی نامَحرم عورت کو دیکھا یا اَمرد کو بنظرِ شَہوت دیکھا یا T.V، V.C.R، انٹرنیٹ اور سینما گھر وغیرہ پر فلمیں، ڈِرامے اور بے حیائی سے پُر مناظِر دیکھے تو یاد رکھو! منقول ہے: جس نے اپنی آنکھ حرام سے پُر کی **اللہ** تعالٰی بروزِ قِیامت اُس کی آنکھ میں آگ بھر دیگا۔ اور جسے یہ سمجھا دیا گیا ہو کہ عنقریب تمہیں مرنا پڑے گا کیونکہ ہر جان کو **موت** سے ہمکنار ہونا ہے جب وَقت پورا ہو جائے گا تو پھر موت ایک پَل آگے ہوگی نہ پیچھے۔ اور یہ بھی اِطّلاع دے دی گئی ہو کہ مرنے کے بعد اُس قَبر میں جانا ہے جو مجرِموں پر تاریک اور وَحشتناک ہوتی ہے، ان کیلئے **کیڑے مکوڑے اور سانپ** بچّھو بھی ہوتے ہیں اور اس میں ہزاروں سال رہنا ہوگا۔ **آہ!** قَبر ہر ایک کو دبائے گی، نیکوں کو ایسے دبائے گی جیسے ماں بچھڑے ہوئے لال کو شفقت کے ساتھ سینے سے چمٹا لیتی ہے اور جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوتا ہے اُن کو ایسے بھینچے گی کہ **پسلیاں ٹوٹ**

**فرمانِ مصطفٰے**: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

**پھوٹ کر** ایک دوسرے میں اس طرح پیوست ہوجائیں گی جس طرح دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں مل جاتی ہیں۔اسی پر اِکتِفاء نہیں بلکہ اس بات سے بھی مُتَنَبِّہ یعنی خبردار کردیا گیا ہو کہ **قِیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا**، اور سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، حساب کتاب کا سلسلہ ہوگا، نیکوں کے لئے **جنّت** کی راحتیں اور مجرِموں کیلئے **جہنَّم** کی آفتیں ہونگی۔

# نادانی کی انتہا

**اتنا** کچھ معلوم ہونے کے باوُجود اگر کوئی شَخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کَمَاحَقُّہٗ نہ ڈرے۔موت کی سختیوں، قَبْر کی وَحشتنا کیوں، **قِیامت** کی ہَولنا کیوں اور **جہنَّم** کی سزاؤں کا صحیح معنوں میں خوف نہ رکھے، غفلت کی نیند سوتا رہے، **نَمازیں** نہ پڑھے، رَمَضانُ المبارَک کے روزے نہ رکھے، فرض ہونے کی صورت میں بھی اپنے مال کی **زکوٰۃ** نہ نکالے، فرض ہونے کے باوُجود **حج** ادا نہ کرے، **وعدہ خِلافی**

**فرمانِ مصطفٰے** :(صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اُس کا وَتِیرہ (وَ۔تی۔رَہ) رہے، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی وغیرہ ترک نہ کرے، **فلموں ڈِراموں** کا شائق رہے، **گانے** سننا اس کا بہترین مَشغلہ رہے، **والِدَین کی نافرمانی** کرے، گالیاں بکنے اور طرح طرح کی بے حیائی کی باتوں میں مگن رہے الغَرَض خُود کو بالکل بھی نہ **سُدھارے** مگر پھر بھی اپنے آپ کو **عَقلمَند** سمجھتا رہے تو ایسے شَخص سے بڑھ کر **بے وُقُوف** اور کون ہوگا؟ اور بے وُقُوفی کی انتہا یہ ہے کہ جب **سُدھارنے** کی خاطِر سمجھایا جائے تو لاپرواہی سے یہ کہہ دے کہ بس جی کوئی بات نہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تو رحیم وکریم ہے مہربانی کرے گا، وہ کرم فرما دے گا۔

## مغفِرت کی تمنّا کب حماقت ہے؟

**حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **اِحیاءُ الْعُلوم** میں فرماتے ہیں: ایمان کے بیج کو عبادت کا پانی نہ دیا جائے یا دل کو بُرے اَخلاق سے مُلَوَّث چھوڑ دیا جائے اور دُنیوی لذّت میں منہمک (مُن۔ہَ۔مِک) ہو

جائے پھر **مغفِرت** کا انتِظار کرے تو اس کا انتِظار ایک بے وُقُوف اور دھوکے میں مُبتَلا شخص کا انتِظار ہے۔ (اِحیاءُ عُلُومِ الدِّین ج ٤ ص ١٧٥، دار صادر بیروت) **نبیِّ اکرم** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا:** عاجز (یعنی بے وقوف) شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہِشات کے پیچھے چلاتا ہے اور (اس کے باوُجُود) **اللّٰہ** تعالٰی سے آرزو رکھے۔

(سُنَنُ التِّرمِذیّ ج ٤ ص ٢٠٧۔٢٠٨ حدیث ٢٤٦٧ دار الفکر بیروت)

## جو بو کر گندم کاٹنے کی اُمّید حماقت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمان عالی میں عاجز سے مراد بے وقوف ہے۔ کَیِّس (یعنی عقلمند) کا مقابل، نفسِ اَمّارہ سے دبا ہوا یعنی وہ **بے وقوف** ہے جو کام کرے **دوزخ** کے اور اُمّید کرے **جنت** کی، کہا کرے کہ **اللّٰہ** غفورٌ رَّحیم ہے۔ **باجرہ** بوئے اور اُمّید کرے **گیہوں** کاٹنے کی! کہا کرے کہ **اللّٰہ** غفورٌ رَّحیم ہے۔ کاٹتے وقت اسے گندم بنا دے گا اس کا نام اُمّید نہیں۔ ربّ تعالٰی فرماتا ہے:

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (پ ۳۰ الانفطار ۶) (ترجَمۂ کنزا لایمان: تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے) اور فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (پ ۲ البقرۃ ۲۱۸) (ترجَمۂ کنزا لایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنھوں نے **اللّٰہ** (عزوجل) کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور **اللّٰہ** (عزوجل) کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے) **جَو بوکر گندم کاٹنے کی آس لگانا شیطانی دھوکہ اور نفسانی وسوسہ ہے۔ خواجہ حسن بصری** (علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی) **فرماتے ہیں کہ: بعض لوگوں کو جھوٹی امید نے سیدھے راہ نیک اعمال سے ہٹا دیا ہے جیسے جھوٹی بات گناہ ہے ایسے ہی جھوٹی آس بھی گناہ ہے۔**

(مراۃ المناجیح ج۷ ص ۱۰۲، ۱۰۳، اشعہ ج ٤ ص ۲۵۱، مرقات ج ۹ ص ۱٤۲)

## جہنَّم کا بیج بو کر جنّت کی کھیتی کا انتظار!

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جو مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

الْعُلوم میں نَقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یَحْیٰ بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک سب سے بڑا دھوکہ یہ کہ مُعافی کی اُمّید پر نَدامت کے بِغیر آدَمی گناہوں میں بڑھتا چلا جائے، اِطاعت کے بِغیر **اللہ** تعالٰی کے قُرب کی تَوَقُّع رکھے، جہنَّم کا بیج ڈال کر **جنّت** کی کھیتی کا منتظر رہے، گناہوں کے ساتھ عبادت گزار لوگوں کے گھر (جنّت) کا طالب ہو، عملِ خیر کے بِغیر جَزائے خیر کا اِنتِظار کرے اور ظلم وزیادَتی کے باوُجُود **اللہ** تعالٰی سے نَجات کی تمنّا کرے۔ تَرْجُو النَّجَاةَ وَ لَمْ تَسْلُكْ مَسَالِكَهَا اِنَّ السَّفِيْنَةَ لَا تَجْرِىْ عَلَى الْيَبَسِ ۔تم نَجات کی اُمّید رکھتے ہو لیکن اس کے راستوں پر نہیں چلتے یقیناً کشتی خشکی پر نہیں چلتی۔ (احیاء العلوم ج ٤ ص ١٧٦)

# مصیبت باعِثِ عبرت ھے

**یاد رکھئے! اللہ** تعالٰی بے نیاز ہے۔ اس کی بے نیازی کو سمجھنے کی اس طرح کوشش کیجئے کہ کیا دنیا میں آپ کو کوئی تکلیف نہیں آتی؟ بخار نہیں آتا؟ پریشانی لاحِق نہیں ہوتی؟ تنگ دستی، قرض داری، بے رُوزگاری کے مَناظِر کیا آپ نے کبھی نہیں دیکھے؟

حادِثات سے واسِطہ نہیں پڑا؟ ہاتھوں، پَیروں یا آنکھوں وغیرہ سے مَعذُور نہیں دیکھے؟ کیا دنیا میں تکلیفوں کے نَظّارات آپکو جہنّم کے عذابات یاد نہیں دلاتے؟ یقیناً دنیا کی تکالیف میں اہلِ نظر کیلئے قبر وآخِرت اور جہنّم کے عذابوں کی یاد ہے۔ چُنانچِہ یاد رکھیئے! وہ **ربِّ بے نیاز** عزوجل جو دنیا کے اندر بندوں کو بیماریوں، تکلیفوں اور مصیبتوں میں مُبتَلاء کرسکتا ہے وہ **جہنّم** کا عذاب بھی دے سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اللّٰہ عزوجل روزی دینے والا ہے پھر بھی ....

**اس** بات پر ذرا غور فرمایئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ روزی دینے والا ہے اور بِغیر وَسیلے کے بھی روزی دینے پر قادِر ہے یہ آپکا بھی ایمان ہے اور میرا بھی۔ ہاں ہاں اُس نے ہر ایک کی روزی اپنے ذِمّۂ کرم پر لی ہوئی ہے جیسا کہ بارھویں پارے کی ابتدائی آیت میں ارشاد ہے:

وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُهَا ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی (جاندار) ایسا نہیں جس کا رِزق **اللّٰہ** (عزوجل) کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو۔

**پھر** سوچنے کی بات ہے کہ جب **اللّٰہ** تعالٰی نے روزی کا ذمّہ لے لیا ہے تو آخِر کیوں رِزق کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں؟ کیوں ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے اور وطن سے بے وطن ہوتے اور ''راہِ مال'' میں آنے والی ہر تکلیف ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں، اس لئے کہ آپ کا ذِہن بنا ہوا ہے کہ میں کوشِش کرونگا تو روزی ملے گی، حَرَکت میں بَرَکت ہے۔

## اللّٰہ عزوجل نے ہر ایک کی مغفرت کا ذمہ نہیں لیا مگر...

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک جاندار کی روزی اپنے ذمّۂ کرم پر لے لی ہے مگر یاد رکھئے! ہر کسی مسلمان کے ایمان کی حِفاظت یا بے حساب مغفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا مگر پھر بھی روزی ہی کی فکر لگی ہوئی ہے، ایمان کی

حفاظت اور بے حساب مغفِرت کی طلب کیلئے کسی قسم کی ہِل جُل نہیں شاید اس لئے کہ آج بَہُت سے لوگوں کے دل سخت ہو چکے ہیں لہٰذا دنیا کی خاطِر سختیاں برداشت کر لیتے ہیں، دنیا کمانے کیلئے روزانہ آٹھ، دس، بلکہ بارہ گھنٹے تک کولھو کے بَیل کی طرح پھرنے کیلئے تیّار رہیں۔ہائے صد کروڑ افسوس! ایمان کی حفاظت و بے حساب مغفرت کی طلب میں ماہانہ صرف تین دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کی بھی اگر درخواست کی جائے تو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے کہ ہمارے پاس وَقت نہیں۔ **معاذ اللہ** گویا زبانِ حال سے کہا جا رہا ہے۔

نفس و شیطان نے بدمست کیا بھائی ہے

ہم نہ سُدھرے ہیں، نہ سُدھریں گے، قسم کھائی ہے

## اللہ عزوجل بے نیاز ہے

**یقیناً اللہ** عَزَّوَجَلَّ بِغیر سبب کے مَحض اپنی رَحمت سے جنّت میں داخل فرمانے پر قادِر ہے۔ مگر اُس کی بے نیازی سے ڈرنا ضَروری ہے، کہ کسی ایک گناہ پر

Go To Index





گرفت فرما کر جہنَّم میں بھی جھونک سکتا ہے۔"**مُسنَد امام احمد بن حَنبل**" میں **اللہ** رَبُّ العباد عَزَّوَجَلَّ کا مبارک ارشاد نقل کیا گیا ہے: "یہ لوگ جنّت میں جائیں تب بھی مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنَّم میں جائیں تب بھی مجھے اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔" (مسند امام احمد بن حَنبل ج٦ ص٢٠٥ رقم١٧٦٧٦ دار الفکر بیروت) لٰہذا ہمیں جہنَّم سے اپنے آپ کو بچانے اور جنَّتُ الْفِردوس میں داخِلہ پانے کیلئے یہ ذِہن بنانا ہوگا کہ "**میں سُدھرنا چاہتا ہوں**" اور اس کیلئے اپنے اندر **خوفِ خدا وعشقِ مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے ہم گناھوں سے بچیں گے اور نمازوں اور سنّتوں کی پابندی کریں گے، **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کریں گے، روزانہ رات "**فکرِ مدینہ**" کرتے ہوئے "**مَدَنی اِنعامات**" کا رسالہ پُر کریں گے اور پھر ہر ماہ اپنے یہاں کے "ذِمّہ دار" کو جمع کروائیں گے تو بفضلِ خدا بوَسیلۂ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم **جہنَّم** سے بچ کر داخِلِ **جنّت** ہوں گے جو کہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

اَصل کامیابی ہے۔ جیسا کہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں **اللہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخِل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا۔

## سُدھرنے کیلئے توبہ کر لیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بہر حال، اُس کی رَحمت سے مایوس بھی نہ ہونا چاہیئے اور اس کی بے نیازی سے غافِل بھی نہیں رَہنا چاہیئے۔ اور **خود کو سُدھار**نے کیلئے ہر دم کوشِش جاری رکھنی چاہیئے۔ میں امّید کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ **میں سدھرنا چاہتا ہوں**، تو جو واقِعی سُدھرنا چاہتے ہیں وہ اپنے سابِقہ گناہوں سے سچّی پکی توبہ کرلیں۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توبہ قَبول کرنے والا ہے۔ ترغیب کیلئے توبہ کے فضائل پر مبنی **تین احادیثِ مبارَکہ** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:۔

**فرمانِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم ہے: ﴿۱﴾ ”بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“ (صَحِیحُ البُخارِیّ، ج۲ ص۱۹۹ حدیث ۲٦٦۱ دارالکتب العلمیة بیروت) ﴿۲﴾ **حدیثِ قُدسی** میں ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اے میرے بندو! تم سب گنہگار ہو سوائے اس کے جسے میں سلامتی عطا کروں تو تم میں سے جو یہ جان لے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں پھر اس نے مجھ سے معافی مانگی تو میں اسے بخش دوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔“ (مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح، ج۲ ص۴۳۹ حدیث ۲۳۵۰ دارالکتب العلمیة بیروت) ﴿۳﴾ **فرمانِ مصطفٰے** ہے: جو اس طرح دعا کرے: اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ عَمِلْتُ سُوْءًا اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. یعنی ”اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے بُرے اعمال کئے اور اپنے نفس پر ظلم کیا، مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔“ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اگرچہ وہ چیونٹیوں کی تعداد کے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

برابر ہوں۔" (کنز العُمّال ج۲ ص۲۸۷ رقم ۵۰٤۹ دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# اچّھی نیّتیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** **اللہ** تبارَک وَ تعالٰی آپ سب کی توبہ قبول فرمائے، آپ سب کا ایمان سلامت رکھے، آپ کو بار بار حج نصیب فرمائے، بار بار گنبدِ خضرا دکھائے، **مُخلِص عاشقِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بنائے اور یہ تمام دُعائیں مجھ پاپی و بدکار، **گنہگاروں کے سردار** کے حق میں بھی قبول فرمائے۔ ہمّت کیجئے اور آج سے طے کر لیجئے: **"میں سُدھرنا چاہتا ہوں"** لٰہذا اب میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی ............ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، رَمَضانُ المبارَک کا کوئی روزہ قضاء نہیں ہوگا ............ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **فلمیں ڈِرامے** نہیں دیکھوں گا ............ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **گانے باجے** نہیں سُنوں گا ............ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **داڑھی** نہیں مُنڈاؤں گا ............ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، داڑھی کو **ایک مُٹّھی** سے نہیں گھٹاؤں گا ............ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، **دعوتِ**

**اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں ہر ماہ تین دن سفر کیا کروں گا......اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے ہر ماہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کروں گا اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروادیا کروں گا............اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ .

الٰہی رَحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب
نبی کا تجھ کو صَدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں ۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربِّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح ،ج۱ ص۵۵، حدیث ۱۷۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت )

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# ”اِثمد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے ”تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ”اِثمد“ (اِث۔۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔“ (سُنَن ابن ماجہ،ج٤ ص ١١٥ حدیث ٣٤٩٧) ﴿۲﴾ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (فتاوٰی عالمگیری ج٥،ص٣٥٩) ﴿۳﴾ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے (مراۃ المناجیح ،ج٦،ص١٨٠) ﴿٤﴾ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں

**فرمانِ مصطفےٰ:** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(انظر: شُعَبُ الْاِیمان ،ج۵ص۲۱۸۔۲۱۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اس طرح کرنے سے **اِنْ شَاءَ اللہ** تینوں پر عمل ہوتا رہے گا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں۔ **سُرمے کی سنّتوں کے بارے میں** تفصیلی معلومات حاصِل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفْحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو  لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو<br>
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو  پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

Go To Index

بیان:6

# پراسرار بھکاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# پُراَسرار بھکاری [1]

شیطان لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ (32صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پڑھ کر آپ ھکّے بکّے رَہ جائیں گے۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوسُ الاخبار ج۵ ص۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک صاحِب کا بیان ہے: مدینۃُ الاؤلیاء ملتان شریف میں حضرتِ

---

مــــــــدینہ

[1] کچھ عرصہ پہلے یہ واقِعہ بطورِ حقیقت ایک گجراتی اخبار میں شائع ہوا تھا۔ میں نے اسے بے حد عبرتناک پایا، لہٰذا اپنی یادداشت کے مطابِق نیز کچھ تصرُّف کے ساتھ اپنے انداز میں تحریر کیا ہے تا کہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے خوب خوب سامانِ عبرت مُہیّا ہو۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہُ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

**سَیِّدُنا غوث بہاءُالحقِّ وَالدِّین زکریا مُلتانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مزارِ پُراَنوار پر سلام عرض کرنے کے لئے میں حاضِر ہوا، فاتحہ کے بعد جب لوٹنے لگا تو ایک شخص پر میری نظر پڑی جو مشغولِ دُعا تھا۔ میں ٹھِٹھک کر وَہیں کھڑا رہ گیا۔ دراز قد، مگر بدن نہایت ہی کمزور اور چہرے پر اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ چَونک کر کھڑے ہونے کی وجہ یہ تھی کہ **اس کے گلے میں پانی کا ایک ڈَول لٹکا ہوا تھا جس میں اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں ڈَبو رکھی تھیں،** اُس کے چہرے کو بغور دیکھا تو کچھ آشنائی کی بُو آئی۔ میں اس کے فارِغ ہونے کا انتِظار کرنے لگا، جب اُس نے دعا ختم کی تو میں نے اُس کو سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دے کر میری طرف بَغور دیکھا اور مجھے پہچان لیا۔ لمحہ بھر کے لئے اُس کے سُوکھے ہونٹوں پر پھیکی سی مُسکُراہٹ آئی اور فوراً ختم ہوگئی پھر حسبِ سابِق وہ اُداس ہوگیا۔ میں نے اُس سے گلے میں پانی کا ڈَول لٹکانے اور اُس میں دائیں ہاتھ کی اُنگلیاں ڈَبوئے رکھنے کا سبب دریافت کیا۔ اِس پر اُس نے ایک آہِ سَرد،

دلِ پُر دَرد سے کھینچنے کے بعد کہنا شُروع کیا:

**میری** ایک چھوٹی سی پرچُون کی دُوکان ہے۔ ایک بار میرے پاس آ کر ایک **بھکاری** نے دستِ سُوال دراز کیا، میں نے ایک سِکّہ نکال کر اُس کی ہتھیلی پر رکھ دیا، وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ پھر دُوسرے دن بھی آیا اور اِسی طرح سِکّہ لے کر چلتا بنا۔ اب وہ روز روز آنے لگا اور میں بھی کچھ نہ کچھ اُس کو دینے لگا۔ کبھی کبھی وہ میری دُکان پر تھوڑی دیر بیٹھ بھی جاتا اور اپنے دُکھ بھرے اَفسانے مجھے سُناتا۔ اُس کی داستانِ غم نِشان سُن کر مجھے اُس پر بڑا ترس آتا، یُوں مجھے اُس سے کافی ہمدردی ہوگئی اور ہمارے درمیان ٹھیک ٹھاک یارانہ قائم ہوگیا۔ دِن گُزرتے رہے۔ ایک بار خِلافِ معمول وہ کئی روز تک نظر نہ آیا مجھے اُس کی فِکر لاحِق ہوئی کہ ہو نہ ہو وہ بے چارہ بیمار ہوگیا ہے ورنہ اتنے ناغے تو اُس نے آج تک نہیں کئے میں نے اُس کا مکان تو دیکھا نہیں تھا البتّہ اتنا ضَرور معلوم تھا کہ وہ شہر کے باہَر ویرانے میں ایک جھونپڑی میں تنہا رَہتا ہے۔ خیر میں تلاش کرتا ہوا

بِالآخر اُس کی جَھونپڑی تک پہنچ ہی گیا۔ جب اندر داخِل ہوا تو دیکھا کہ ہر طرف پُرانے چِیتھڑے بکھرے پڑے ہیں، ایک طرف چند ٹُوٹے پُھوٹے برتن رکھے ہیں، اَلغَرَض دَرودِیوار غُربت واِفلاس کے افسانے سُنا رہے تھے۔ ایک طرف وہ ایک ٹُوٹی ہوئی چارپائی پر لیٹا کَراہ رہا تھا، وہ سخت بیمار تھا اور ایسا لگتا تھا کہ اب **جانْبَر** (جاں۔بَر) نہ ہو سکے گا۔ میں سلام کر کے اُس کی چارپائی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُس نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی، اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا، میں بیٹھ گیا۔ بَمُشکِل تمام اُس نے لَب کھولے اور مَدہم آواز میں بولا: **بھائی!** مجھے مُعاف کردو کہ میں نے تم سے بَہُت **دھوکہ** کیا ہے۔ میں نے حیرت سے کہا: وہ کیا؟ کہنے لگا: میں نے تم کو اپنے دُکھ دَرد کے جتنے بھی اَفسانے سُنائے وہ سب کے سب مَن گھڑت تھے اور اِسی طرح **گھڑھی ہوئی داستانیں** سُنا سُنا کر میں لوگوں سے بھیک مانگتا رہا ہوں۔ اَب چُونکہ بچنے کی بظاہِر کوئی اُمّید نظر نہیں آتی اِس لیے تمہارے سامنے حقائق کا

اِنکِشاف کیئے دیتا ہُوں:

"**میں** مُتَوَسِّطُ الْحَال گھرانے میں پَیدا ہوا، شادی بھی کی، بچّے بھی ہوئے۔ میں کام چَور ہو گیا اور مُجھے **بھیک مانگنے** کی لَت پڑ گئی۔ میری بیوی کو میرے اِس پَیشے سے سَخْت نفرت تھی۔ اس سلسلے میں اکثر ہماری لڑائی ٹھنی رہتی۔ رَفتہ رَفتہ بچّے جوان ہوئے میں نے اُن کو اعلیٰ دَرَجے کی تعلیم دِلوائی تھی۔ اُن کو بڑی بڑی مُلازَمتیں مِل گئیں۔ اب وہ بھی مُجھ پر خفا ہونے لگے۔ اُن کا پَیہَم اِصرار تھا کہ میں **بھیک مانگنا** چھوڑ دُوں لیکن میں عادت سے مجبور تھا، مجھے دولت سے بے حد پیار تھا اور بِغیر محنت کے آتی ہوئی دولت کو میں چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ آخِر کار ہمارا اِختِلاف بڑھتا گیا اور میں نے بیوی بچّوں کو خیر باد کہہ کر اِس ویرانے میں جھونپڑی باندھ لی۔"

**اتنا** کہنے کے بعد اُس نے چیتھڑوں کے ایک ڈھیر کی طرف جو جھونپڑی کے ایک کونے میں تھا اِشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سے چیتھڑے

**فرمانِ مصطفےٰ:** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پرد ُرود پاک کی کثرت کروبے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہٹاؤ اس کے نیچے تمہیں چار بوریاں نظر آئیں گی اُن میں سے ایک بوری کا مُنہ کھول دو۔ چُنانچِہ میں نے ایسا ہی کیا۔ **میں نے جُونہی بوری کا مُنہ کھولا تو میری آنکھیں پَھٹی کی پَھٹی رَہ گئیں اِس پُوری بوری میں نوٹوں کی گَڈّیاں تِہ درتِہ رکھی ہوئی تھیں** اور یہ ایک اچھّی خاصی رقم تھی۔ اب وہ **بھکاری** مجھے بڑا **پُر اَسرار** لگ رہا تھا۔ کہنے لگا: یہ چاروں بوریاں اِسی طرح نوٹوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے بھائی! دیکھو میں نے تم پر اعتِماد کر کے اپنا سارا راز فاش کر دیا ہے اب تم کو میری **وصیّت** پر عمل کرنا ہوگا، کرو گے نا! میں نے حامی بھر لی تو کہا: دیکھو! میں نے اس دولت سے بڑا پیار کیا ہے، اِسی کی خاطِر اپنا بھرا گھر اُجاڑا، نہ کبھی اچھّا کھایا، نہ عُمدہ لباس پہنا، بس اس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہا۔۔۔ پھر تھوڑا رُک کر کہا، ذرا نوٹوں کی چند گڈِّیاں تو اُٹھا کر لاؤ کہ انہیں تھوڑا پیار کرلوں!! میں نے بوری میں سے چند گڈِّیاں نکال کر اس کی طرف بڑھادیں، اُس کی آنکھوں میں ایک دَم چمک آگئی اور اس نے

اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انہیں لے لیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا اور باری باری چومنے لگا، ہر ایک گڈِّی کو چومتا اور آنکھوں سے لگا تا جاتا اور کہتا جاتا کہ میری **وصیّت خاص وصیّت** ہے اور اس کو تمہیں پُورا کرنا ہی پڑے گا اور وہ یہ ہے کہ میری زِندَگی بھر کی پُونجی یعنی چاروں نوٹوں کی بوریوں کو تمہیں کسی طرح بھی میرے ساتھ دَفن کرنا ہوگا۔ میں نے وعدہ کرلیا۔ **وہ نہایت حسرت کے ساتھ نوٹوں کو چوم رہا تھا کہ اچانک اس کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گُم ہوگئی،** میں خوف کے مارے **تھر تھر کانپنے لگا، اُس کا نوٹوں والا ہاتھ چار پائی کے نیچے کی طرف لٹک گیا، نوٹ ہاتھ سے گِر پڑے۔ اور سَر دُوسری طرف ڈَھلک گیا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔**

**میں** نے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پالیا اور اس کے سینے وغیرہ سے اور نیچے سے بھی نوٹ اکٹھے کرکے اس بوری میں واپس ڈال دیئے۔ بوری کا مُنہ اچھّی

طرح بند کر کے چاروں بوریاں حسبِ سابِق چیتھڑوں میں چُھپا دِیں۔ پھر چند آدمیوں کو ساتھ لے کر اس کی تکفین کی اور کسی بھی حِیلے سے بڑی سی قَبْر کُھدوا کر حسبِ **وصِیَّت** وہ چاروں بوریاں اُس کے ساتھ ہی دَفْن کر دیں۔

**کچھ** عَرصے بعد مجھے کاروبار میں خَسارہ شروع ہو گیا اور نوبت یہاں تک آ گئی کہ میں اچھّا خاصا مَقروض ہو گیا۔ قرض خواہوں کے تقاضوں نے میرے ناک میں دم کر دیا، ادائے قرض کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی تھی۔ ایک دن اچانک مجھے اپناؤ ہی پُرانا یار **پُر اَسرار بھکاری** یاد آ گیا۔ اور مجھے اپنی نادانی پر رَہ رَہ کر افسوس ہونے لگا کہ میں نے اُس کی **وصِیَّت** پر عمل کر کے اتنی ساری رقم اس کے ساتھ کیوں دَفن کر دی۔ یقیناً مرنے کے بعد اُسے قَبْر میں اس کے مال نے کوئی نَفع نہ دینا تھا، اگر میں اُس مال کو رکھ لیتا تو آج ضَرور مالدار ہوتا۔ مزید شیطان نے مجھے مشورے دینے شروع کیے کہ اب بھی کیا گیا ہے۔ وہاں قَبْر میں اب بھی وہ دولت سلامت ہو گی۔ میں نے کسی پر ابھی تک یہ راز ظاہِر کیا ہی نہیں

ہے، حِیلہ کرکے میں نے تو بوریاں دَفن کی ہیں، وہ اب بھی قَبْــر میں موجود ہوں گی۔ شیطان کے اِس مشورے نے مجھ میں کچھ ڈھارس پیدا کی اور میں نے عَزْم کرلیا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے میں وہ نوٹوں کی بوریاں ضَرور حاصِل کرکے رہوں گا۔

**ایک** رات کُدال وغیرہ لے کر میں قَبْرِستان پہنچ ہی گیا۔ میں اب اُس کی قَبْــــر کے پاس کھڑا تھا، **ہر طرف ہولناک سنّاٹا اور خوفناک خاموشی چھائی ہوئی تھی، میرا دل کسی نامعلوم خوف کے سبب زور زور سے دَھڑک رہا تھا اور میں پسینے میں شرابُور ہو رہا تھا۔ آخِرِ کار ساری ہمّت جَـمْـعُ کرکے میں نے اُس کی قَبْر پر کُدال چلا ہی دی۔** دو[2] تین[3] کُدال چلانے کے بعد میرا خوف تقریباً جاتا رہا، تھوڑی دیر کی محنت کے بعد میں اُس میں ایک مُناسِب سا شِگاف کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب بس ہاتھ اندر بڑھانے ہی کی دیر تھی لیکن پھر میری ہمّت جواب دینے لگی، خوف و دَہشت کے سبب میرا

**فرمانِ مصطَفٰے** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سارا وُجود تَھر تَھر کانپنے لگا، طرح طرح کے ڈراؤنے خیالات نے مجھ پر غلَبہ پانا شُروع کیا، ضمیر بھی چِلّا چِلّا کر کہہ رہا تھا کہ لَوٹ چلو اور مالِ حرام سے اپنی عاقِبت کو برباد مَت کرو لیکن بِالآخِر حِرص و طمع غالِب آئی اور مالدار ہو جانے کے سُنہرے خواب نے ایک بار پھر ڈھارس بندھائی کہ اب تھوڑی سی ہمّت کر لو منزلِ مُراد ہاتھ میں ہے۔ **آہ! دولت کے نشے نے مجھے انجام سے بالکل غافِل کر دیا اور میں نے اپنا سیدھا ہاتھ قَبْر کے شِگاف میں داخل کر دیا! ابھی پوری ٹَٹول ہی رہا تھا کہ میرے ہاتھ میں اَنگارا آ گیا۔ دَرْد و کَرْب سے میرے مُنہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی اور قبرِستان کے بھیانک سنّاٹے میں گم ہوگئی، میں نے ایک دَم اپنا ہاتھ قَبْر سے باہَر نکالا اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔** میرا ہاتھ بُری طرح جُھلَس چکا تھا اور مجھے سخت جَلن ہو رہی تھی، میں نے خوب رو رو کر بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کی میرے ہاتھ کی جلن نہ گئی۔ اب تک بے شُمار ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج بھی کرا چکا ہوں لیکن ہاتھ کی

جلن نہیں جاتی۔ ہاں اُنگلیاں پانی میں ڈبونے سے کچھ آرام ملتا ہے۔ اسی لیے ہر وَقت اپنا دایاں ہاتھ پانی میں رکھتا ہوں۔

**اُس** شخص کی یہ رِقّت انگیز داستان سُن کر میرا دل ایک دم دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا۔ دنیا کی دولت سے مجھے نفرت ہوگئی اور بے ساختہ قرآن عظیم کی یہ آیات مجھے یاد آگئیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ۝ (پ ۳۰، التکاثر ۱، ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** (عزوجل) کے نام سے شُروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ تمہیں غافِل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ مال کی مَحبت نے کس قدر تباہی مچائی۔ بھکاری اپنے مالِ حرام کو چُومتے چُومتے مرا اور اُس کا دوست اس مالِ حرام کو حاصل کرنے گیا تو اِس مصیبت میں پڑا۔ اللہ عزوجل اُس پُراسرار

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بھکاری اور اُس کے دوست کے گناہوں کو معاف فرمائے اوران دونوں کی بے حساب مغفِرت کرے اور یہ دعائیں ہم گنہگاروں کے حق میں بھی قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نُمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

## دولت سے دوا مل سکتی ہے شفا نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے لیے ان کی لرزہ خیز داستان میں عبرت کے بیشمار مَدَنی پھول ہیں۔ ہر وقت مال و دولت کی حِرص وطمع میں رَچے بسے رہنے والوں کے لیے، جمعِ مال کی ہوَس میں حلال وحرام کی تمیز اُٹھا دینے والوں کیلئے، کاروباری مشغولیات کے سبَب نَماز کی جماعت

بلکہ **مَعاذَاللّٰہ** عزوجل نَماز ہی برباد کردینے والوں کے لیے اور زندَگی کا سُکون صِرف اور صِرف مال و دولت میں تلاش کرنے والوں کے لیے عِبرت ہی عِبرت ہے۔ **یاد رکھئے!** دولت سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے، **شِفا** نہیں خریدی جاسکتی۔ **دولت** سے دوست تو مل سکتے ہیں مگر **وفا** نہیں مِل سکتی۔ **دولت** سببِ ہلاکت تو ہوسکتی ہے مگر اسکے ذَرِیعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔ **دولت** سے شُہرت تو حاصِل ہوسکتی ہے مگر **عزّت** حاصِل نہیں ہوسکتی۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ''پُراسرار بھکاری'' کی لرزہ خیز داستان میں پیشہ وَر بھکاریوں کیلئے بھی عبرت کے مَدَنی پھول ہیں۔ **یاد رکھئے!** بطورِ پیشہ بھیک مانگنا **حرام** اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، جو بِلا اجازتِ شَرعی سُوال کرتا ہے وہ جہنَّم کی **آگ** اپنے لئے طلب کرتا ہے اور اِس طرح جتنی رقم زِیادہ حاصِل کریگا اُتنا ہی نار (یعنی آگ) کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اِس ضِمن میں چار احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمایئے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

**چار فرامینِ مصطفےٰ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ جو شخص لوگوں سے **سُوال** کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچّے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔'' (شعب الایمان ج۳ ص ۲۷٤ حدیث ۳۵۲٦ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ﴿۲﴾ ''جو شخص بغیر حاجت سُوال کرتا ہے، گویا وہ **انگارا** کھاتا ہے (المعجم الکبیر، ج٤ ص ۱۵ حدیث ۳۵۰٦ دار احیاء التراث العربی بیروت) ﴿۳﴾ ''جو مال بڑھانے کے لیے **سُوال** کرتا ہے، وہ **انگارے** کا سُوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سُوال کرے (صحیح مسلم ص ۵۱۸، حدیث ۱۰٤۱ دار ابن حزم بیروت) ﴿٤﴾ جو شخص لوگوں سے **سُوال** کرے، اس لیے کہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ **جہنّم کا گرم پتّھر** ہے، اب اسے اختیار ہے، چاہے تھوڑا مانگے یا زِیادہ طلب کرے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۵ ص ۱٦٦ حدیث ۳۳۸۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

# (۲) قَبر کے شُعلے اور دُھوئیں [1]

وہ پانچوں وقت پابندی سے نماز پڑھتے تھے، مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے سخی دل بھی تھے، دل کھول کر غریبوں اور بیواؤں کی اِمداد کیا کرتے، کئی یتیم بچّوں کی شادیاں بھی کروادیں، حج بھی کیا ہوا تھا۔ 1973ء کی ایک صُبح اُن کا اِنتِقال ہوگیا۔ بے حد ملنسار اور با اَخلاق ہونے کے سبب اہلِ محلّہ مرحوم سے بَہُت مُتأَثِّر تھے لہٰذا سوگواروں کا تانتا بندھ گیا۔ ان کے جنازے میں بھی لوگوں کا کافی ازدحام تھا۔ سب لوگ قبرِستان آئے۔ قَبْــر کھود کر تیّار کرلی گئی۔ جُوں ہی مَیِّت قَبْـر میں اُتارنے کے لئے لائے کہ غَضَب ہوگیا! **یکا یک قبْـر خود بخود بند ہوگئی!!** سارے لوگ حیران رہ گئے، دوبارہ زمین کھودی گئی۔ جب مَیِّت اُتارنے لگے تو پھر قَبْر خود بخود بند ہوگئی! سارے لوگ حیران و پریشان تھے، ایک

مــــــدینه

[1] یہ لرزہ خیز داستان بطورِ حقیقت نوائے وقت میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ برائے عبرت کچھ تصرُّف کے ساتھ اپنے انداز میں پیش کی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہُ

**فرمانِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

آدھ بار مزید ایسا ہی ہوا، آخِر کار چوتھی بار تدفین میں کامیاب ہو ہی گئے۔ **فاتحہ پڑھ کر سب لَوٹے اور ابھی چند ہی قدم چلے تھے کہ ایسا محسوس ہوا جیسے زمین زور زور سے ہِل رہی ہے! لوگوں نے بے ساختہ پیچھے مُڑ کر دیکھا تو ایک ہوش اُڑا دینے والا منظر تھا۔ آہ! قبر میں دراڑیں پڑ چُکی تھیں، اس میں سے آگ کے شعلے اور دھوئیں اُٹھ رہے تھے اور قَبْـر کے اندر سے چیخ وپُکار کی آواز بالکل صاف سُنائی دے رہی تھی۔ یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر سب کے اَوسان خطا ہوگئے اور جس سے جس طرح بن پڑا بھاگ کھڑا ہوا۔** لوگ حیرت زدہ اور بے حد پریشان تھے کہ بظاہِر نیک، سخی اور بااَخلاق انسان کی آخر ایسی کون سی خطا تھی جس کے سبب یہ اِس قدَر ہولناک عذابِ قَبْـر میں مبتَلا ہوگیا۔ تحقیق کرنے پر اس کے حالات کچھ یُوں سامنے آئے: ''مرحوم بچپن ہی سے بَہُت ذہین تھا، ماں باپ نے اعلیٰ تعلیم دلوائی، جب خوب پڑھ لِکھ لیا تو کسی طرح بھی سِفارِش یا رِشوت کے زور پر ایک سرکاری محکمہ میں مُلازمت

اختیار کرلی۔ **رِشوت** کی لَت پڑ گئی۔ **رِشوت** کی دولت سے پلاٹ بھی خریدا اور اچّھا خاصا بینک بیلنس بھی بنایا۔ اِسی سے حج بھی ادا کیا اور ساری سخاوت بھی اِسی مالِ حرام سے کیا کرتا تھا۔'' **ہم قَہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

حُسنِ ظاہر پر اگر تُو جائے گا  عالَمِ فانی سے دھوکہ کھائے گا
یہ مُنَقَّش سانپ ہے ڈس جائے گا  کر نہ غفلت یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ مالِ حرام حاصِل کرنے والے کا کس قَدَر لرزہ خیز انجام ہوا۔ یاد رکھئے! بحکم حدیث، **رِشوت دینے والا اور رِشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔**

(المعجم الاوسط للطبرانی ج١ ص٥٥٠ حدیث ٢٠٢٦ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

# حرام مال کی خیرات نا مقبول ھے

**حرام** مال سے کیئے جانے والے نیک کام بھی قَبول نہیں کیے جاتے، کیونکہ **اللہ** عزوجل پاک ہے اور پاک مال ہی کو قَبول فرماتا ہے۔ چُنانچِہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شَخص **حرام مال** کماتا ہے اور پھر صدَقہ کرتا ہے اُس سے قَبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے **دوزخ** کا زادِ راہ ہوگا۔ (شرح السنة للبغوی ج٤ ص٢٠٥،٢٠٦ حدیث ٢٠٢٣ دارالکتب العلمية بيروت)

# لُقمۂ حرام کی تباہ کاریاں

**منقول** ہے: بنی آدم کے پیٹ میں جب حَرام کا **لقمہ** پڑا، تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت کریگا، جب تک کہ وہ **لقمہ** اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مریگا تو اس کا ٹھکانہ **جہنَّم** ہوگا۔

(مکاشَفَةُ القُلُوب، ص ١٠ دارالکتب العليمية بيروت)

# (۳)ٹیڑھی قَبْر

**۲۷ جُمادِی الاوّل ۱۴۱۱ھ** کو ایک **پولیس افسر** کا جنازہ راولپنڈی رتہ امرال قبرِستان میں لایا گیا، جب اسے قَبْر میں اُتارا جانے لگا تو **یکا یک قَبْر ٹیڑھی ہوگئی!** پہلے پہل تو لوگوں نے اسے گورکَن کا قُصور قرار دیا۔ دوسری جگہ قَبْر کھودی گئی، جب میِّت کو اُتارنے لگے تو **قَبْر ایک بار پھر ٹیڑھی ہوگئی!!** اب لوگوں میں خوف و ہراس پھیلنے لگا۔ تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ قَبْر حیرت انگیز حد تک اِس قَدَر **ٹیڑھی** ہوجاتی کہ تدفین ممکِن نہ رہتی۔ بِالآخِر شُرَکائے جنازہ نے مِل جُل کر مرحوم کیلئے دعائے مغفِرت کی اور پانچویں قَبْر میں ہر حال میں تدفین کا فیصلہ کیا گیا۔ چُنانچِہ پانچویں بار قَبْر ٹیڑھی ہونے کے باوُجُود زبردستی پھنسا کر میِّت کو اُتار دیا گیا۔ **ہم قہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

**فرمانِ مصطَفٰے** : (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اَجَل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا　اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا　پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** پولیس افسر کے اِس لرزہ خیز واقِعہ میں عبرت ہی عبرت ہے۔ **اللّٰہ** عزوجل بہتر جانے اُس پولیس افسر کے کیا کیا گناہ تھے جس کی وجہ سے اُس کو لوگوں کیلئے سامانِ عبرت بنا دیا گیا! جس کو عُہدہ و منصب اور اِقتِدار کی خواہش ہو وہ یہ روایت غور سے مُلاحَظہ کرے:

## جہنّم میں پَھینکا جائے گا

**حضرتِ** سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، **اللّٰہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص دس **افراد** کا حاکم بنا پھر ان کے درمِیان فیصلے

**فرمانِ مصطفٰے** :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کرتا رہا، لوگوں نے اس کے **فیصلے** پسند کئے ہوں یا ناپسند۔ قِیامت کے دن اُسے اِس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اُس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے۔ اب اگر (دنیا میں) **اللہ** عزوجل کے نازِل فرمائے ہوئے اَحکام کے مطابِق **فیصلہ** کیا ہوگا اور **رشوت** بھی نہ لی ہوگی اور نہ ہی ظُلم کیا ہوگا تو **اللہ** تعالیٰ اس کو آزاد فرمادے گا اور اگر **اللہ** عزوجل کے نازِل فَرمُودہ اَحکام کے خلاف **فیصلہ** کیا ہوگا، **رشوت** بھی لی ہوگی اور ناانصافی کی ہوگی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھا جائے گا پھر اسے **جہنّم میں پھینک دیا جائے گا** تو یہ جہنّم کی تہ تک پانچ سو سال میں بھی نہ پہنچ سکے گا۔ (المستدرك للحاكم ج٥ ص١٤٠ حديث ٧١٥١ دار المعرفة بيروت)

# (٤) مُردہ اُٹھ بیٹھا

**جوہر آباد** (ٹنڈو آدم) کے ایک کپڑے کے تاجِر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطّلاع کے مطابِق قبرِستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں

بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیّت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹا دیا۔ **تین مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔** امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا **سود خور** تھا؟ انہوں نے اِثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اِس پر امام صاحِب نے نَمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاش قَبْر میں رکھی تو قَبْر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مِٹّی وغیرہ سے دبا کر بِغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ **ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔** ؎

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

# سُود کی مذمّت پر چار روایات

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس طرح کے لرزہ خیز واقِعات بندوں کو گناہوں کے انجام سے ڈرانے اور سنّتوں بھرے رَستے پر چلنے کی ترغیب کیلئے

دکھائے جاتے ہیں۔ عبرت کیلئے کبھی کبھی ظاہر کی جانے والی سزاؤں کے مناظِر کے علاوہ مزید خوفناک عذاب کا سلسلہ بھی اُن گنہگاروں کیلئے ہوسکتا ہے۔ اِس لرزہ خیز واقِعہ میں مرنے والے کو''سودخور'' ظاہر کیا گیا ہے۔ واقِعی **سُود** کی بھی بَہُت زیادہ نُحُوست ہوتی ہے ۔ اِس کو سمجھنے کیلئے **چار** احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ **صحیح مسلم شریف کی حدیث ہے:** رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لعنت فرمائی **سُود** لینے والے اور دینے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہی کرنیوالوں پر اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں۔(صحیح مُسلِم ص ۸۶۲، حدیث ۱۵۹۸ دار ابن حزم بیروت ) ﴿۲﴾ **سنن ابن ماجہ میں ہے:** نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **سُود** تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زِنا کرے۔(سنن ابن ماجہ ج۳ ص۷۲ حدیث ۲۲۷۴،۲۲۷۵ مُلتَقَطاً مِنَ الْحدِیْثَین) ﴿۳﴾ **مُسْنَدِ امام احمد بن حَنبل میں ہے:** جو شخص جان بوجھ کر **سُود** کا ایک درہم کھائے، تو چھتیس دفعہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔(مسند امام

**فرمانِ مصطفٰے** :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

احمد بن حنبل ج۸ ص۲۲۳، حدیث ۲۲۰۱۶ دارالفکر بیروت ) ﴿٤﴾ سنن ابن ماجہ میں ہے: **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار، جنابِ احمد مختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، ان میں سانپ تھے، جو پیٹوں کے باہر سے بھی آتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی، **وہ سُود کھانے والے ہیں۔**

(سنن ابن ماجہ ج۳ ص ۷۱، ۷۲ حدیث ۲۲۷۳ دار المعرفۃ بیروت)

**مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے، تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بیقرار ہو جاتا ہے، تو سمجھ لو! کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں بچھوؤں سے بھر جائے، تو اُس کی تکلیف و بیقراری کا کیا حال ہو گا، رب (عزوجل) کی پناہ۔ (مرأۃ المناجیح ج٤ ص٢٥٩ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

# (۵) قَبْر بِچّھوؤں سے پُر تھی

**کسی** گاؤں میں ایک حجّام کا آخِری وَقت تھا،لوگوں نے اُس سے کہا ''کلِمہ پڑھ''۔[1] اُس نے جواب نہ دیا۔ پھر کہا: ''کلِمہ پڑھ'' موت کی سختی کے سبب اُس نے مَعاذَاللّٰہ کلِمہ شریف کو گالی دی[2] کچھ دیر بعد اُس کا انتِقال ہو گیا۔ جب دَفن کرنے لگے تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کیونکہ **قَبْر بچھوؤں سے بھری پڑی تھی**۔ اس قَبْر کو لوگوں نے بند کر دیا اور دوسری جگہ قَبْر کھودی۔ آہ! وہ قَبْر بھی بچھوؤں سے پُر تھی۔ چُنانچِہ اسی حالت میں حجّام کی لاش کو قَبْر میں ڈال کر قَبْر بند کر دی گئی۔ **ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی**

مــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] تلقین کا یہ طریقہ غَلَط ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کلِمہ شریف کا ورد کیا جائے تا کہ اسے بھی یاد آجائے۔ [2] ''بہارِ شریعت حصہ 4 صفحہ 158 پر ہے مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زَبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (درمختار ج۳ ص۹٦ دار المعرفة بيروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پناہ کے طلبگار ہیں۔

## داڑھی مونڈنے کی اُجرت حرام ہے

وہ نائی صاحِبان جو داڑھی جیسی عظیم الشّان سنّت کو معاذ اللہ عزوجل مُونڈنے یا کتر کر ایک مُٹھّی سے گھٹانے والا خوفناک جُرم کر کے روزی کا سامان کرتے ہیں وہ اِس **لرزہ خیز واقِعہ** سے عبرت حاصِل کریں۔ نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح جو اُجرت حاصِل ہوتی ہے وہ بھی **حرام وخبیث** ہے۔ ساتھ ہی ساتھ داڑھی مُنڈوانے والے اور ایک مُٹھّی سے گھٹانے والے بھی قہرِ خُداوندی عَزَّ وجلَّ سے ڈریں کہ ان کا یہ فِعل **حرام** ہے۔ وقارُ الفتاوی جلد 1 صَفحہ 259 پر ہے: ''داڑھی مُونڈنا **حرام** ہے، یہ کام کرنا بھی **حرام** ہے، کسی سے کروانا بھی **حرام** اوراس کی اُجرت بھی **حرام** ہے۔''

## مالِ حرام کے شَرعی احکام

حرام مال کی دو صورَتیں ہیں: (۱) ایک وہ **حرام مال** جو چوری،

رشوت، غصب اورانہیں جیسے دیگر ذرائع سے مِلا ہو اِس کو حاصِل کرنے والا اِس کا اصلاً یعنی بالکل مالِک ہی نہیں بنتا اور اِس مال کے لئے شَرعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اُسی کو لوٹا دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو وارِثوں کو دے اور ان کا بھی پتا نہ چلے تو بِلا نیّتِ ثواب فقیر پر خیرات کردے (۲) دوسرا وہ **حرام مال** جس میں قبضہ کر لینے سے مِلکِ خبیث حاصِل ہو جاتی ہے اور یہ وہ مال ہے جو کسی عقدِ فاسد کے ذَرِیعہ حاصِل ہوا ہو جیسے سُود یا داڑھی مُونڈنے یا خشخشی کرنے کی اُجرت وغیرہ۔ اِس کا بھی وُہی حکم ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کو مالِک یا اِس کے وُرثا ہی کو لوٹانا فرض نہیں اوّلاً فقیر کو بھی بِلا نیّتِ ثواب خیرات میں دے سکتا ہے۔ البتّہ افضل یِہی ہے کہ مالِک یا وُرثا کو لوٹا دے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱، ۵۵۲ وغیرہ)

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

# ایثار کی مَدَنی بہار

**ایک** اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک **مَدَنی بہار** مختصراً عرض خدمت ہے: بمبئ کے ایک علاقے میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صفرُالمظفَّر ۱۴۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختِتام پر ایک ذمّہ دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپّل کی گمشدگی کی شکایت کی۔ ذمّہ دار اسلامی بہن نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے اپنی چپّل کی پیش کش کی وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوئے تقریباً سات ماہ ہوئے تھے اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ ''**کیا دعوتِ اسلامی کی خاطِر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!**'' باِصرار اپنی چپّلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قَبول

کرنے پر مجبور کر دیا اور خود پابَرَہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنا چاند سا چِہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں نیز ایک **مُعَمَّر** (مُ۔عَمْ۔مَر) **مبلّغِ دعوتِ اسلامی** سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضِر ہیں۔ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی رَحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: چَپّل ایثار کرتے وَقت تمہاری زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ ''کیا دعوتِ اسلامی کی خاطِر میں اِتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!'' ہمیں بَہُت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** میں ایثار کی بھی کیا خوب **مَدَنی بہار** ہے! نیز ایثار کی فضیلت کے بھی کیا

ہی انوار ہیں! دو جہاں کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ پُر بہار ہے: **جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر** (دوسروں کو) **اپنے اوپر ترجیح دے، تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اِسے بخش دیتا ہے۔**

(اتحاف السادة المتقين ج۹ ص ۷۷۹ دارالکتب العلمية بيروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کیا آپ اپنی آخرت کی بہتری کی خاطِر **مَدَنی قافلے** میں سفر کیلئے ہر ماہ صرف تین دن کی قربانی نہیں دے سکتے!!! مقامِ غور ہے! کیا **دعوتِ اسلامی** کی خاطر اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتے؟

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

**یاربِّ مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! ہمیں خوش دلی اور اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب ایثار کرنے کی توفیق مرحمت فرما اور ہمیں

مدینۂ منورہ میں زیرِ گنبدِ خَضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ عنایت کر اور اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّمَ کے پڑوس میں جگہ عطا فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل

نام غَفّار ہے ترا یا رب

Go To Index

بیان:7

# کالے بچھو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# کالے بِچّھو

**شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ آپ آخر تک پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب و معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔**

## دُرُود شریف کی فضیلت

**سرکارِ** مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَالِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرود شریف** پڑھے ہوں گے۔‘‘

(فردوسُ الْاخبار ج ۵ ص ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰ دارالکتاب العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کہتے ہیں: کوئٹہ کے ایک قریبی گاؤں میں کسی **’’کلین شیو‘‘** نوجوان کی

**فرمانِ مصطفٰے** :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

لاوارِث لاش ملی۔ ضَروری کاروائی کے بعد لوگوں نے مل جُل کر اُسے دفنا دیا۔ اتنے میں مرحوم کے وُرَثا ڈھونڈتے ہوئے آ پہنچے اور اُنہوں نے لوگوں کے سامنے اپنی اس خواہِش کا اظہار کیا کہ ہم اپنے اِس عزیز کی قَبْر اپنے گاؤں میں بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ قَبْر سے مِٹّی کھود کر ہٹادی گئی اور جب چِہرہ کی طرف سے پتَّھر کی سِل ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کہ ابھی جس نوجوان کو دَفن کیا تھا اُس کے چِہرے پر کالی داڑھی بنی ہوئی ہے اور وہ داڑھی کالے بالوں کی نہیں بلکہ **کالے بِچّھوؤں** کی ہے۔ یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر لوگ اِستِغفار پڑھنے لگے اور جُوں تُوں قَبْر بند کر کے خوف زدہ لوٹ گئے۔

## مُردہ نکالنے کیلئے قَبْر کھودنا کیسا؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کوئٹہ والے واقِعہ میں لاش لے جانے کیلئے قَبْر کھودنے کا تذکرہ ہے اِس ضِمن میں یہاں یہ ضَروری مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے، بِلا اِجازتِ شَرعی قَبْر کھودنا **حرام** ہے میرے آقا اعلیٰ حضرت **امام اَحمد**

**رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں**، ''نبش (قبر کھودنا) حرام، حرام، سخت حرام اور میّت کی اشد توہین وہتکِ سِرِّ **رَبُّ الْعٰلَمِین** (یعنی اللہ تعالیٰ کے راز کی توہین) ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ ج۹ص ٤٠٥)

## داڑھی مُنڈ واکر جوں ہی غسل خانہ میں داخل ہوا۔۔۔۔۔!

ایک بار سگِ مدینہ عُفِی عنہ (راقم الحروف) کے سنّتوں بھرے بیان میں مذکورہ واقِعہ سن کر (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک نوجوان نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب داڑھی سجالی، مگر گھر والے مانِع ہوئے اور شادی کے لالچ میں آ کر اس نے بھی داڑھی مُنڈ وادی۔ مگر **کالے بچھوؤں** والا واقِعہ اُس کے ذِہن سے نہیں ہٹتا تھا۔ جب شیو کروانے کے بعد وہ غسل خانے میں داخِل ہوا تو یہ دیکھ کر خوف سے اس کی گِھگّھی بندھ گئی کہ وہاں ایک خوفناک **کالا کیڑا** رینگ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اس نے اُسی وَقت داڑھی مُنڈ وانے سے توبہ کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوبارہ داڑھی بڑھانا شروع کردی۔

# داڑھیوں کو مُعافی دو

**مَحَبَّتِ** رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دم بھرنے والو! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان بار بار پڑھیے: ''مونچھیں خوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ) یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔''

(شرح معانی الآثار للطّحاوی ج٤ ص٢٨ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

# مرنے کے بعد کی ہوشرُبا منظر کشی

اے غافِل اسلامی بھائی! ذرا ہوش کر!! مرنے کے بعد تیری ایک نہ چلے گی، **تیرے ناز اٹھانے والے** تیرے کپڑے بھی اتارلیں گے۔ تو کتنا ہی بڑا سرمایہ دار سہی، تجھے وُہی **کورے لٹّھے کا کفن** پہنائیں گے جو فُٹ پاتھ پر دم توڑ دینے والے لاوارِث کو پہنایا جاتا ہے۔ تیری کار ہے تو وہ بھی گیرج میں کھڑی رہ جائے گی۔ تیرے بیش قیمت لباس صندوق میں دھرے رہ جائیں

گے۔ تیرا مال و متاع اور خون پسینے کی کمائی پر وُرَثاء قابِض ہو جائیں گے۔ **"اپنے"** اشک بہا رہے ہوں گے۔ **"بیگانے"** خوشیاں منا رہے ہوں گے۔ تیرے ناز اٹھانے والے تجھے اپنے کندھوں پر لاد کر چل دیں گے اور ایک ایسے ویرانے میں لے آئیں گے کہ تو کبھی اس ہولناک سنّاٹے میں خُصُوصاً رات کے وقت ایک گھڑی بھی تنہا نہ آیا تھا، نہ آ سکتا تھا بلکہ اس کے تصوُّر سے ہی کانپ جایا کرتا تھا۔ اب گڑھا کھود کر تجھے **منوں مِٹّی تلے** دَفن کر کے تیرے سارے عزیز چلے جائیں گے۔ تیرے پاس ایک رات کُجا ایک گھنٹہ بھی ٹھہرنے کے لئے کوئی راضی نہ ہو گا۔ خواہ تیرا **چہیتا بیٹا** ہی کیوں نہ ہو، وہ بھی بھاگ کھڑا ہو گا۔ اب اس تنگ و تاریک **قَبْر** میں نہ جانے کتنے ہزار سال تیرا قیام ہو گا۔ تو حیران و پریشان ہو گا، افسردگی چھائی ہو گی، **قَبْر** بھینچ رہی ہو گی، تو چِلّا رہا ہو گا، حسرت بھری نگاہوں سے عزیزوں کو نگاہوں سے اَوجھل ہوتا ہوا دیکھ رہا ہو گا، دل ڈوبتا جا رہا ہو گا۔ اتنے میں **قَبْر** کی دیواریں ہلنا شروع ہوں گی اور دیکھتے ہی دیکھتے **دو خوفناک**

شکلوں والے **فِرِشتے** (منکَر ونکیر) اپنے لمبے لمبے دانتوں سے **قَبْر** کی دیوار کو چیرتے ہوئے تیرے سامنے آموجود ہوں گے، ان کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، کالے کالے مُہِیب (یعنی ہیبت ناک) بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، تجھے جھڑک کر بٹھائیں گے۔ کَرَخت (یعنی نہایت ہی سخت) لہجے میں اس طرح **سُوالات** کریں گے: "**مَنْ رَّبُّكَ** ؟" (یعنی تیرا رب عَزَّوَجَلَّ کون ہے؟) "**مَا دِيْنُكَ** ؟" (یعنی تیرا دین کیا ہے؟) اِتنے میں تیرے اور مدینے کے درمِیان جتنے پردے حائل ہوں گے، سب اُٹھا دیئے جائیں گے کسی کی موہنی، دلرُبا اور پیاری پیاری صورت سامنے آجائے گی۔ یا وہ عظیم اور پیاری ہستی خود تشریف لے آئے گی۔ کیا عجب! تیری آنکھیں شرم سے جُھک جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ تُو سوچ میں پڑ جائے کہ نِگاہیں اُٹھاؤں تو کیسے اُٹھاؤں! اپنی بگڑی ہوئی صورت دِکھاؤں تو کیسے دکھاؤں! یہ وُہی تو **میرے آقا** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہیں جن کا میں کلمہ پڑھا کرتا تھا۔ اپنے آپ کو ان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا غلام بھی

کہتا تھا۔لیکن میں نے یہ کیا کیا! میٹھے میٹھے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے تو یہ فرمایا: **''داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں خوب پست کرواور داڑھیوں کو مُعافی دو یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ۔''** لیکن ہائے میری بدبختی! میں چندروزہ دنیا کی زینت میں کھوگیا۔**فیشن** نے میرا ستیاناس (سَت۔تیا۔ناس) کردیا۔آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے سختی سے منع کرنے کے باوُجود میں نے چِہرہ یہودیوں یعنی مدنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے دشمنوں جیسا ہی بنایا۔**ہائے!** اب کیا ہوگا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر **سرکارِ عالی وقار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم منہ پھیرلیں اور یہ فرمادیں کہ **''یہ تو میرے دشمنوں والا چہرہ ہے میرے غلاموں والانہیں!!''** اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو سوچ اُس وقت تجھ پر کیا گزرے گی۔

نہ اُٹھ سکے گا قِیامت تلک خدا کی قسم

اگر نبی نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

**ایسا** نہیں ہوگا، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہرگز نہیں ہوگا۔ابھی تو زندہ

ہے، مان جا! اپنے کمزور بدن پر ترس کھا! جھٹ ہمّت کر! انگریزی فیشن، فرنگی تہذیب کو تین طَلاقیں دے ڈال اور اپنا چِہرہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پاکیزہ **سنّت** سے آراستہ کرلے اور **ایک مُٹّھی داڑھی** سجالے۔ ہرگز ہرگز شیطان کے اِس فریب میں نہ آ اور ان وساوِس کی طرف توجُّہ مت لا، کہ "**ابھی تو میں اس قابل نہیں ہوا، میری تو عمر ہی کیا ہے؟ میرا علم بھی اتنا کہاں ہے؟ اگر کسی نے دین کے بارے میں سُوال کردیا تو مجھے جواب نہیں آئے گا میں تو جب قابِل ہوجاؤں گا اُس وَقت داڑھی رکھوں گا۔**" یادرکھ! یہ شیطان کا کامیاب ترین وار ہے کہ انسان اپنے بارے میں یہ سمجھ بیٹھے کہ "**ہاں، اب میں قابِل ہوگیا ہوں۔**" یادرکھئے! اپنے آپ کو قابِل سمجھنا ہی ناقابلیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ عاجِزی اختیار کر! بڑے بڑے **علمائے کرام** بھی ہرسُوال کا جواب نہیں دیتے تو کیا ہرسُوال کا جواب دینے کی تُو نے ذمّہ داری لی ہوئی ہے؟ نفس کی حیلہ بازیوں میں مت آ! اور مان جا۔ خواہ ماں

روکے، باپ منع کرے، معاشرہ آڑے آئے، شادی میں رُکاوٹ کھڑی ہو۔ کچھ ہی ہوجائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے **رسول** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا حکم ماننا ہی پڑے گا۔ **تسلّی رکھ!** اگر جوڑ الوحِ محفوظ پر لکھا ہوا ہے تو تیری **شادی** ضَرور ہوجائے گی اور اگر نہیں لکھا تو دُنیا کی کوئی طاقت تیری **شادی** نہیں کرواسکتی۔ زندَگی کا کیا بھروسہ؟

## داڑھی مُنڈواتے ہی موت

**کسی** نے سگِ مدینہ (راقم الحروف) کو کچھ اس طرح کا واقِعہ سنایا تھا کہ **بنگلہ دیش** میں ایک نوجوان نے داڑھی رکھی تھی، جب اس کی **شادی** کا وَقت قریب آیا تو والِدین نے **داڑھی** مُنڈوانے پر مجبور کیا۔ بادلِ نَخواستہ نائی کے پاس جاکر **داڑھی** منڈوا کر گھر کی طرف آتے ہوئے سڑک عبور کررہا تھا کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے کچل کر رکھ دیا، اُس کا دم نکل گیا اور اُس کی **شادی** کے ارمان خاک میں مل گئے۔ ماں باپ کیا کام آئے؟ نہ **شادی** ہوئی نہ **داڑھی** رہی۔ **تو پیارے**

**اسلامی بھائی!** ہوش میں آ! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرکے آج ہی عہد کرلے کہ اب تاجدارِ رسالت صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی **مَحَبَّت** میں گردن تو کٹ سکتی ہے مگر میری داڑھی اب دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے جدا نہیں کرسکتی۔ شاباش ............مبارَک............مبارَک............مبارَک

## داڑھی منڈوں سے آقا کی نفرت کا عبرتناک واقِعہ

**سگِ** ایران خُسرو (پرویز) کے پاس حضرت عبداللہ بن حُذافہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھ **سرکارِ مدینہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نیکی کی دعوت پر مشتمل نامہ مبارَکہ پہنچا تو اس ظالم و گستاخ نے مکتوب والا کو دیکھتے ہی غصّہ سے شہید کرڈالا اور اُس بدزَبان نے بکا: (............پرویز کا بےادَبانہ جُملہ نَقل کرنے کی ہمت نہیں، لہٰذا حَذف کیا جاتا ہے............) اس کے بعد سگِ ایران خُسرو (پرویز) نے **باذان** کو جو **یمن** میں اس کا گورنر تھا اور **عرب** کا تمام ملک اس کے زیرِ اقتدار سمجھا جاتا تھا یہ حکم بھیجا کہ ............(یہاں پر بھی سگِ ایران پرویز کی بکواس حذف کی

**فرمانِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

جاتی ہے) **باذان** نے ایک فوجی دستہ مامور کیا، جس کے افسر کا نام **خرخسرہ** تھا۔ نیز **سرکارِ مدینہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اثر و رُسوخ پر گہری نظر ڈالنے کے لئے ایک ملکی افسر بھی اس کے ساتھ کیا جس کا نام **بانویہ** تھا۔ یہ دونوں افسران جس وقت **سرکارِ مدینہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کئے گئے تو رعبِ نبوتِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی وجہ سے ان کی گردن کی رگیں تھرتھرا رہی تھیں۔ یہ لوگ چُونکہ آتش پرست پارسی تھے۔ اِس لئے داڑھیاں مُنڈی ہوئیں اور مونچھیں اس قدَر بڑھی ہوئی تھیں جن سے ان کے لب ڈھکے ہوئے تھے اور اپنے بادشاہ پرویز کو "رب" کہا کرتے تھے۔ ان کے چِہرے دیکھ کر **پیارے آقا** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو تکلیف پہنچی، کراہت کے ساتھ فرمایا: "**تم پر ہلاکت ہو** کہ ایسی صورت بنانے کا تم سے کس نے کہا ہے؟" انھوں نے جواب دیا: "ہمارے رب پرویز نے۔" **پیارے آقا** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "**مگر میرے ربِ تعالٰی نے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑھی**

بڑھاؤں اور مُونچھیں کترواؤں۔''

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۲۲۴،۲۲۵ مرکز اھل سنت برکاتِ رضا، ھند،فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ٦٤٧ )

## قِیامت کا دل ہلا دینے والا منظر

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس واقعہ پرغور فرمائیے! سمجھ میں نہ آیا ہوتو دوبارہ پڑھئے! خوب غور کیجئے! دو ایسے اشخاص جو ابھی کافر ہیں مسلمان نہیں ہوئے۔احکامِ شریعت سے ناواقِف بھی ہیں اور مُکلَّف بھی نہیں۔مگر چُونکہ انھوں نے فِطری وَضع کے ساتھ زیادَتی کی،چِہرہ کے قُدرَتی حُسن کو برباد کیا۔**سرکارِ عالی وقار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی طبیعتِ مبارکہ کو ان کا یہ (یعنی داڑھی منڈانے کا) فعل انتہائی ناگوار گزرا اور باوُجود رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہونے کے فرمایا: **''تم پر ہلاکت ہو۔''** **ذرا سوچئے!** غور کیجئے! جب میدانِ قِیامت میں سب جمع ہوں گے،نفسی نفسی کا عالم ہوگا، ماں بیٹے سے اور بیٹا باپ سے بھاگ رہا ہوگا۔اُس وقت ایک ہی تو **ذاتِ پاک** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہوگی جو عاصیوں کی اُمّید گاہ

ہوگی۔ اسی **سرکارِ نامدار** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں سب کو حاضِری دینی ہوگی۔ **یادرکھئے! جو جس حال میں مرے گا، اُسی حال میں قِیامت کے روز اٹھایا جائے گا۔ داڑھی والا، داڑھی کے ساتھ اٹھے گا اور داڑھی مُنڈا، داڑھی مُنڈا ہی اٹھے گا۔**

**اے محبوب** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کی سنّت کو پامال کرنے والو!** اگر پیارے سرکار شَہَنشاہِ ابرار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے آپ سے اِستِفسار فرمالیا: "**کیا تم مجھ سے مَحَبَّت کرتے رہے ہو؟**" ظاہر ہے انکار تو کرہی نہیں سکتے، یہی عرض کریں گے،: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آپ ہی ہمارے سب کچھ ہیں، ہم آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اپنے ماں باپ، مال، اولاد سب سے عزیز تر سمجھتے ہیں۔ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہم تو دنیا میں جھوم جھوم کر عرض کیا کرتے تھے۔

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم!
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

**حضور** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہماری بے تابی کا عالم تو یہ تھا کہ بے قرار ہو کر عرض گزار ہوا کرتے تھے۔ ؎

غلامِ مصطفےٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد نام پر سَودا سرِ بازار ہو جائے!

پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! جب مَحَبَّت کچھ زیادہ ہی جوش مارتی تھی تو یہ تک کہہ دیتے تھے۔ ؎

جان بھی میں تو دے دوں خدا کی قسم!
کوئی مانگے اگر مصطَفٰے کے لئے!

**یہ** سب کچھ سن کر (اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے) آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بالفرض یہ ارشاد فرمائیں: ''اے میرے غلامو! اگر واقعی تم مجھے ماں، باپ اور مال و اولاد سب سے عزیز تر سمجھتے تھے اور صرف میری ہی خاطر دنیا میں زندہ تھے۔ نیز میرے نام پر بِکنے بلکہ جان تک دینے کے لئے تیّار رہتے تھے تو پھر آخر کیا وجہ تھی کہ شکل و

صورت میرے دشمنوں جیسی بنائے پھرتے تھے؟ کیا تم تک میرے یہ ارشادات نہ پہنچے تھے: ﴿۱﴾ ''مونچھیں خوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی ان کو بڑھنے دو) اور یہودیوں کی سی صورت مت بناؤ۔'' (شرح معانی الآثار، للطحاوی ج ٤ ص٢٨ دار الکتب العلمیة بیروت) ﴿۲﴾ ''جو میری سنّت اختیار کرے، وہ میرا اور جو میری سنّت سے منہ پھیرے، وہ میرا نہیں۔'' (کنز العمال ج ٨ ص١١٦ رقم ٢٢٧٤٩ دارالکتب العلمیة بیروت) ﴿۳﴾ ''جو میری سنّت پر عمل نہ کرے، وہ مجھ سے نہیں۔''

(سنن ابنِ ماجه ج٢ ص٤٠٦ حديث ١٨٤٦ دار المعرفة بيروت)

## اگر آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم روٹھ گئے تو.......!

**فیشن پر مر مٹنے والو!** یہ ارشاداتِ عالیہ یاد دلانے کے بعد اگر خدانخواستہ ہمارے **پیارے آقا** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم روٹھ گئے تو آپ کیا کریں گے؟ کس کے دروازے پر فریاد کریں گے؟ کس کے دروازے پر **شفاعت** کی

بھیک لینے جائیں گے؟ کون **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قہر وغضب سے بچانے والا ہوگا؟ ابھی موقع ہے، جب تک سانس باقی ہے، وقت ہے، جھٹ پٹ توبہ کر لیجئے، اپنے چہرہ کو **پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی **میٹھی میٹھی سنّت** سے آراستہ کر لیجئے، اپنے چہرے پر **مَحَبَّت کی نشانی** سجا لیجئے۔ یہ خوش فہمی ختم کر دیجئے کہ ابھی تو **عُمر** ہی کیا ہے؟ بعد میں رکھ لیں گے، **شادی** کے بعد دیکھی جائے گی! **بھولے بھالے اسلامی بھائیو!** شیطان کے چکّر میں مت آئیے! وہ کیسے ہی عزیز کی زَبانی تمہیں یہ باوَر کروانے کی کوشِش کرے کہ ابھی تمہاری عمر **داڑھی** رکھنے جتنی نہیں ہوئی ہے، بعد میں رکھ لینا۔ یہ شیطان کا بدترین کامیاب وار ہے۔ اِس وار سے اِس مَردود نے نہ جانے کتنوں کو تباہ کر دیا۔

**آئیے! آپ کو ایک عبرتناک واقِعہ سناؤں۔**

## مرنے سے پہلے شامت

**ایک** نوجوان کم و بیش سال بھر **"دعوتِ اسلامی"** کے سنّتوں بھرے

مدنی ماحول سے وابَستہ رہا اور داڑھی بھی سجالی۔ پھر نہ جانے کیا سُوجھی ! شاید بُرے دوست مل گئے۔ مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ داڑھی صاف کروادی۔ شبِ جُمُعہ کو بابُ المدینہ کراچی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں غیر حاضِر رہا۔ جُمُعہ کے روز دوستوں کے ساتھ بابُ المدینہ (کراچی) کی مشہور تفریح گاہ **"ہاکس بے"** کے ساحلِ سمندر پر پکنک منانے کے لئے چلا گیا۔ اور آہ! بے چارہ ڈوب کر موت کا شکار ہوگیا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے!

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

## فیشن پرستوں کی صُحبَت توبہ!

**اس** مرحوم نوجوان کی عمر تقریباً بیس۲۰ سال ہوگی۔ کیا عمر تھی ! شاید

**داڑھی** رکھنے کی ابھی عمر نہیں آئی تھی! کہیں اس لئے تو انتقال سے صرف پندرہ (15) دن پہلے **داڑھی** صاف نہیں کروا دی تھی! نہیں ہرگز نہیں۔ بس بے چارے کے نصیب! بُری صحبت کا اثر! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! اس کی مغفِرت کرے۔ یہ ڈوبنے والا نوجوان ہم سب کو اُبھارنے کے لئے بَہُت کچھ سامانِ عبرت چھوڑ گیا! جو کوئی **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** سے دور ہونے کا خیال کرے یا سیر و تفریح کے شائقین سے دوستی کا رشتہ جوڑے، اسے چاہئے کہ اس **عبرتناک واقِعہ** پر اچّھی طرح غور کرلے کہ کہیں میں بھی دوسروں کے لئے سامانِ عبرت نہ بن جاؤں! کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے یہ فیشن پرست دوست خود تو ڈُوبے ہیں مجھے بھی نہ لے ڈُوبیں! اور غور کرے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میری زندَگی کے دن پورے ہونے کو آگئے ہوں اور اِسی وجہ سے شیطان اپنا پورا زور مجھ پر لگا رہا ہو، کہیں چند روز کی بُری صُحبت کی نُحُوست کے ذَرِیعے وہ میری پوری زندگی کی کمائی پر پانی نہ پھیر دے۔ بے نَمازیوں اور فاسِقوں کی صُحبتوں میں بیٹھنے والو! خبردار!!!

پارہ 7 سورۃُ الانعام آیت نمبر 68 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ0 (پ ۷ الانعام ٦٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

## داڑھی صِرف مصطَفےٰ کی پسند کی رکھو

**اے مَدَنی محبوب** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **کے چاہنے والو!** مان جاؤ! اپنی جوانی پر مت اِتراؤ! دُنیوی مجبوریوں کو حِیلہ مت بناؤ! آ ؤ! آ ؤ! رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دامنِ کرم سے لپٹ جاؤ! **ان کے پروردگار ربِّ غَفّار** عَزَّوَجَلَّ سے بھی مغفِرت کی بھیک طلب کرلو۔ ان سے بھی مُعافی مانگ لو! یہ بارگاہ کرم والی بارگاہ ہے۔ یہاں سے کوئی سائل مایوس نہیں جاتا۔ **سنّت** کی خیرات لے لو۔ اپنے چہرے سے دشمنِ خدا و مصطفےٰ کی نُحُوست کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھوڈالو اور پیاری پیاری **سنّت** چہرے پر

سجالو۔ اور ہاں! خیال رکھنا! شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے، کہ آپ انگریزوں اور یہودیوں سے تو دامن چُھڑالیں اور داڑھی بھی سجالیں، مگر شیطان دوسرے زاویئے سے پھر گھیر لے اور آپ کو کہیں فرانسیسیوں کے قدموں میں نہ پٹخ دے۔ مطلب یہ کہ کہیں ''فرنچ کٹ'' یعنی **خشخشی داڑھی نہ رکھ لینا کہ داڑھی مُنڈوانا اور کتروا کر ایک مُٹّھی سے چھوٹی کر دینا دونوں ہی حرام ہے۔** داڑھی رکھئے اور ضَرور رکھئے۔ مگر میٹھے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی پسند کی رکھئے یعنی ایک مٹّھی پوری رکھئے۔

## داڑھی چھوٹی کرڈالنا کسی کے نزدیک حلال نہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 652 پر ''دُرِّ مختار''، ''فتح القدیر''، ''البحر الرّائق'' وغیرہ معتبر کتبِ فِقہ کے حوالے سے نَقل فرماتے ہیں کہ ''جب تک داڑھی ایک مُٹّھی سے کم ہے اس میں سے کچھ لینا جس طرح کہ بعض مغرِبی مُخَنَّث کرتے ہیں یہ کسی کے

نزدیک حلال نہیں۔ اور سب لے لینا (یعنی بالکل ہی مُنڈوا دینا) آتَش پرستوں، یہودیوں، ہندوؤں اور بعض فرنگیوں (یعنی انگریزوں) کا فعل ہے۔" (غنیة ذوی الاحکام الجزالاول ص۲۰۸ باب المدینہ کراچی، البحر الرائق ج۲ ص۴۹۰ م کوئٹہ، فتح القدیر ج۲ ص۲۷۰ کوئٹہ)

## داڑھیاں کتروانے والے بد نصیب

داڑھی کو چھوٹی کروا دینے والے بلکہ صاف کروا دینے والے لوگ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السلام کے مذکورہ ارشاد سے عبرت حاصل کریں۔ بلکہ عبرت بالائے عبرت تو یہ ہے، جیسا کہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ

الرَّحمٰن نے رسالہ، ''**لَمعَةُ الضُّحیٰ**'' میں حضرتِ سیِّدُ نا کعب اَحبار رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ کا قول نقل کیا ہے: ''آخِر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑِھیاں کتریں گے، وہ نِرے بے نصیب ہیں۔ یعنی ان کے لئے دین میں حصّہ نہیں، آخرت میں بَہرہ (یعنی حصہ) نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص ٦٥١) دیکھا آپ نے؟ گویا داڑھی کو کتروا کر ایک مُٹّھی سے کم کر دینے والے دین و دنیا اور آخِرت میں بدنصیب ہیں۔

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے!

کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا

# مَدَنی اِلتجائیں

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ علٰی اِحْسَانِہٖ! جن کو توفیق ملی، اُنہوں نے اپنا چہرہ دشمنانِ مصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کی نُحُوست سے پاک کر کے **سنّت** سجالی۔ اب انہیں چاہیئے کہ چونکہ آج تک **داڑھی** مُنڈاتے رہے ہیں لہٰذا اس کی **توبہ** بھی کرلیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کوشِش کریں کہ اپنے سر کے بال انگریزی وَضع

فرمانِ مصطفٰے:(صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کے نہ رکھیں، بلکہ **سنّت** کے مطابق **زُلفیں** بڑھائیں۔ سر پر ہر وقت **عمامہ شریف** کا تاج سجائیں کہ ہمیشہ حضورِ انور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سرِ مُنوّر پر ٹوپی شریف کے اوپر عمامۂ پاک سجائے رکھا۔ عِمامہ شریف سنّتِ لازِمہ دائمہ مُتَواترہ ہے۔ **مدینے کے تاجدار** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: **"عمامہ باندھو تمہارا حِلْم بڑھے گا۔"** (یعنی قوّتِ بُردباری میں اضافہ ہوگا) (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ٥ ص ٢٧٢ حديث ٧٤٨٨ دارا لمعرفة بيروت) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: **رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِلَا عِمَامَةٍ "یعنی عمامہ کے ساتھ دو رکعت نماز بے عمامہ کی ستّر رکعتوں سے اَفضل ہیں۔"** (اَلْجامِعُ الصَّغِير لِلسُّيُوطى ص ٢٧٣ حديث ٤٤٦٨ دار الكتب العلمية بيروت) **نیز لباس بھی سفید** اور ہر قسم کی فینسی تراش خراش سے مُنَزَّہ اور بالکل سادہ زیبِ تن فرمایئے اور اِنگریزی لباس سے پرہیز کیجئے۔ روزانہ **پانچوں نمازیں** تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ باجماعت ادا کیجئے۔ بے جا ہنسی مذاق اور فُضول گوئی کی عادت ترک کر دیجئے۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ باوقار

**مسلمان** بن کر مُعاشَرے میں اُبھریں گے۔ جہاں کہیں **''دعوتِ اسلامی''** کے سُنّتوں بھرے **اجتماعات**[1] مُیَسَّر آئیں ضَرور شرکت فرمائیں۔ زندگی کو باعمل بنانے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کریں اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمّہ دار کو جمع کروائیں۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مدنی قافلے** شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے لئے **ضرور ضرور ضرور** سفر اختیار کریں اور اپنی **آخرت** بہتر بنائیں۔

**یاربِّ مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں فرائض کے ساتھ ساتھ **داڑھی مبارک**، **زُلفوں** اور **عمامہ شریف** وغیرہ سُنّتیں اِستِقامت کے ساتھ اپنانے کی سعادت بخش اور ہماری بے حساب **مغفِرت** فرما۔

**اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] بابُ المدینہ کراچی میں فیضانِ مدینہ محلّہ سودگران پرانی سبزی منڈی میں ہر جمعرات کو نمازِ مغرب کے بعد اجتماع ہوتا ہے۔

بیان:8
ٹی وی کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# T.V کی تباہ کاریاں [1]

شیطٰن لاکھ سستی دلائے48 صفحات کا یہ بیان مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ھوتا محسوس فرمائیں گے۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن عبدالرحمٰن سَخاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نقل فرماتے ہیں، ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُ نا **موسیٰ کلیم اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے، یہاں تک کہ تُو نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زَبانیں پیدا فرمائیں جن کے ذَرِیعے تُو نے مجھ سے کلام کیا۔ تُو مجھے بہُت زِیادہ محبوب اور میرے نزدیک ترین اُس وقت ہوگا

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سالانہ اجتماع (۲۴،۲۵،۲۶ رجب المرجب ۱۴۱۹ ھ مدینۃ الاولیاء احمد آباد انڈیا) میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریرًا حاضرِ خدمت ہے۔

**پیش کش:۔ مجلس مکتبۃ المدینہ**

جب تُو میرا ذکر کرے گا اور **محمد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر کثرت سے دُرُود بھیجے گا۔" (القول البدیع ص ۲۷۵۔۲۷۶ مؤسسۃ الریان بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# خوفناک کنکھجُورے

**ہند** کے کسی شہر کی ایک مسجِد میں کچھ سوگوار افراد گھبرائے ہوئے آئے اور نَمازیوں سے کہنے لگے: ہمارے یہاں مِیّت ہوگئی ہے اور بڑا عجیب مُعاملہ ہے، آپ حضرات برائے کرم آکر دعا فرمادیجئے۔ جب سب گھر پہنچے تو **ایک جوان عورت کی لاش کمرہ میں رکھی تھی اور اُس کے چاروں طرف بڑے بڑے خوفناک کنکھجورے مُحاصَرہ کئے ہوئے تھے!** یہ وحشت ناک منظر دیکھ کر مارے خوف کے سب کی گِھگّی بندھ گئی، کسی سمجھدار شَخص نے کہا: یہ مِیّت کا عذاب **معلوم** ہوتا ہے جو ہماری عبرت کیلئے ظاہِر کیا گیا ہے! آؤ مل کر اِستِغفار کرتے ہیں۔ چُنانچِہ سب نے ملکر توبہ واستِغفار کر کے گڑگڑا کر اور

روروکرکافی دیرتک دعاء مانگی۔بِالآخروہ خوفناک کنکھجورے لاش کاگھیراؤ چھوڑکرایک طرف کونے میں جمع ہوگئے۔ڈرتے ڈرتے مَیِّت کی تجہیز وتکفین کی ترکیب بنی۔نَمازِ جنازہ کے بعدجب مَیِّت کو قَبْر میں اُتاراگیاتوبَہُت سارے خوفناک کنکھجورے قَبْر کےایک کونے میں جمع تھے یہ دیکھ کرلوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا،جوں توں قَبْر کوبندکرکےلوگ وہاں سے رُخصت ہوئے۔ **تدفین** کے بعدجب مَیِّت کی ماں سے اُس کاعمل دریافت کیا گیاتو اُس نے کہا: یہ T.V دیکھنے کی بہت شوقین تھی۔ایک دن T.V کے پروگرام میں اس کا پسندیدہ گانا آرہاتھا کہ اَذان شروع ہوگئی،میں نے کہا: بیٹی! اذان کا احترام کرواور T.V. بندکردو۔اُس نے یہ کہہ کر T.V بندکرنے سے انکارکردیا کہ ’’امّی! اذان تو روزانہ ہوتی ہےمگر یہ پروگرام اورگانا کہاں روزروزآتاہے!‘‘ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو یہ عذاب اِسی سبب سے ہُوا۔واللّٰہُ تعالٰی اعلم و رسولہٗ اعلم عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## وزنی لاش

رَمَضانُ الْمُبارَك کی ایک شام ماں نے .T.V دیکھنے میں مشغول

اپنی بیٹی سے کہا: آج افطار کیلئے مہمان آنیوالے ہیں، آؤ میرا ہاتھ بٹاؤ۔ اُس نے جواب دیا: امّی! آج ایک خُصُوصی پروگرام آرہا ہے میں وہ دیکھ رہی ہوں۔ ماں نے پھر حُکم دیا۔ مگر اُس نے سُنی اَن سُنی کردی۔ ماں کی مُداخَلت سے بچنے کیلئے وہ اُوپر کے کمرہ میں چلی گئی اور اندر سے کُنڈی لگا کر .T.V دیکھنے میں مشغول ہوئی۔ افطار کے وقت ماں نے آوازیں دیں مگر جواب نہ ملا، اوپر جا کر دستک دی مگر جواب نَدارَد! اب وہ گھبرا گئی اور اس نے شور مچا کر گھر والوں کو اکٹھّا کر لیا، بِالآخر دروازہ توڑا گیا، یہ دیکھ کر سب کی چیخیں نکل گئیں کہ وہ جوان لڑکی .T.V کے سامنے اوندھے مُنہ پڑی ہے، جب ہِلا جُلا کر دیکھا تو وہ مرچُکی تھی! کُہرام مچ گیا، جب لاش اُٹھانے لگے تو نہ اُٹھائی جا سکی ایسا محسوس ہوا کہ گویا ٹنوں وزنی لاش ہے! اِتّفاق سے وہاں سے ہٹانے کیلئے کسی نے .T.V کو اُٹھایا تو لاش ہلکی ہو گئی اور لوگوں سے اُٹھ گئی! اب جب .T.V اُٹھاتے تو لاش اُٹھتی اور رکھ دیتے تو لاش وَزنی ہو جاتی۔ بہرحال جُوں تُوں تجہیز و تکفین کے مراحِل طے ہوئے۔

اب جنازہ اُٹھانے لگے تو وہ کسی صورت سے نہ اُٹھا، جب **T.V.** اُٹھایا تب کہیں اُٹھا! آخِرِ کار ایک صاحِب آگے آگے **T.V.** اُٹھا کر چلے اور پیچھے پیچھے جنازہ۔ نَمازِ جنازہ کے بعد تدفین ہوئی تو لاش باہَر نکل پڑی لوگ گھبرا گئے پھر جُوں تُوں اُتارا مگر ایسا ہی ہوا۔ بالآخر جب **T.V.** قبر میں رکھا تو لاش باہَر نہ نکلی۔ لہٰذا **T.V.** کو بھی ساتھ ہی دَفن کر دیا گیا۔

## یہ باتیں عَقل میں نہیں آتیں!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ان واقِعات کو سُن کر ہو سکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ وَسوسہ آئے کہ یہ سب کس طرح ہو سکتا ہے یہ باتیں عقل میں نہیں آتیں۔ عرض یہ ہے ہر بات کو عَقل کی کسوٹی پر نہیں رکھا جاتا۔ ثواب وعذاب کا مُعامَلہ حق ہے۔ ہو سکتا ہے "عَقل" سے سوچنے والے کی سمجھ میں **معاذَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ قبر وحشر اور جنّت ودوزخ کے مُعاملات بھی نہ آئیں۔ یہ عبرتناک واقِعات مجھے مختلف ذَرائع سے معلوم ہوئے، چُونکہ شریعت سے نہیں ٹکراتے اِسلئے میں نے

آخرت کی بہتری کیلئے اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ و **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس میں مجھے دنیا کا کوئی لالچ نہیں، اُمّت کی اصلاح منظور ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کے واقعات کوسُن کر کافی لوگوں کی اصلاح ہو جانے کا مُشاہدہ ہے۔ یقیناً شیطان کبھی نہیں چاہے گا کہ **T.V.** وغیرہ کے ذَرِیعے فِلموں، ڈِراموں اور گانے باجوں کے گناہ کرنے والے لوگ تائب ہوں۔ اِس لئے وہ اس طرح کے واقعات سننے والوں کو بہکائے گا خوب اُکسائے گا کہ ان واقعات کی مخالَفت کرو، خوب مذاق اُڑاؤ تا کہ تم بھی فِلموں ڈِراموں سے توبہ کرنے سے باز رہو اور دوسروں کو ان گناہوں میں مزید پکّا کر کے میرا ہاتھ بٹاؤ۔ میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! اگر بِالفرض یہ واقِعات من گھڑت ہوں تب بھی فِلمیں ڈِرامے دیکھنا کون سا کارِ ثواب ہے؟ ظاہِر ہے ہر ذی شُعور مسلمان اِس کو ناجائز کام تسلیم کرتا ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کی عبرت کیلئے کبھی کبھی عذابات کے دردناک مناظر دِکھاتا ہے یقین مانئے مختلف گناہوں کے دردناک

عذابات کے واقعات سے بُزرگوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ان میں سے ایک عجیب وغریب حِکایت پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین السُّیوطی الشّافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقل فرماتے ہیں:

## اِتراتے ہوئے سُسرال جانے والے کا عذاب

**ایک** گورکَن جس کے چہرے کا کچھ حصّہ لوہے کا تھا، اُس کا بیان ہے: ایک بار رات کے وقت ایک جنازہ آیا، میں نے قَبْر کھودی، مَیِّت کو دفن کر کے جب لوگ چلے گئے تو میں نے یہ عجیب منظر دیکھا کہ اُونٹ کی شکل کے دو سفید پرندے اُڑتے ہوئے آئے، ایک اُس تازہ قبر کے سِرہانے کی طرف اور دوسرا پائنتی (یعنی پاؤں) کی جانِب بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک قَبْر کھود کر اندر داخِل ہو گیا جبکہ دوسرا کَنارے پر موجود رہا۔ میں قبر کے قریب آ گیا تاکہ ماجرا دیکھوں۔ میں نے سُنا، وہ پرندہ مَیِّت سے کہہ رہا ہے: **اے آدَمی! کیا تُو وُہی نہیں جو بیش قیمت لباس پہن کر تکبُّر سے چلتا ہوا اپنے سُسرال جاتا تھا۔**

اُس (مَیِّت) نے گھبرا کر کہا: میں اِس عذاب کو برداشت نہیں کرسکوں گا۔ اُس **پرندے** نے مُردہ کو تین زوردار ضَربیں لگائیں جس سے قبر کا تیل پانی سب نکل آیا۔ پھر یکا یک اُس **پرندے** نے میری طرف سر اُٹھایا اور کہا، ''دیکھو وہ کہاں بیٹھا ہے **خُدا** عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کرے۔'' یہ کہتے ہی اُس نے میرے منہ پر شدید چوٹ ماری جس کے سبب میں رات بھر بے ہوش پڑا رہا، جب صُبح ہوش آیا تو میرے چِہرے کا بعض حصّہ **لوہے** کا ہو چُکا تھا۔

(شَرحُ الصُّدور ص ۱۷۲ مُلَخّصاً مرکز اہلسنت برکات رضا الھند)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِس حکایت میں اُن نخرہ باز دامادوں کیلئے عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں جو سُسرال والوں پر اپنی فوقیَّت جتاتے، خوامخواہ رُعب جماتے، اُن کو ڈراتے، بات بات پر اِتراتے، بل کھاتے، دھمکاتے، ذِلّت آمیز باتیں سناتے اور ناجائز طور پر دباتے ہیں۔ نیز اگر کبھی دعوت وغیرہ ہوئی دھاک بِٹھانے کی غَرَض سے عُمدہ لباس پہن کر خوب اِتراتے

ہوئے ٹھاٹھ ٹھسّے کے ساتھ سُسرال جاتے ہیں۔

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

## خونخوار چھپکلیاں

**پاکستان** کے کسی شہر کے ایک گھر میں **V.C.R.** پر سارا گھر فلم بِینی میں مصروف تھا۔ جبکہ ایک لڑکی تلاوتِ قراٰن میں مگن تھی، چھوٹی بہن نے آکر کہا: باجی! بَہُت اچھّی فِلم لگی ہے تم بھی آؤ نا! چُنانچِہ وہ قراٰنِ کریم میں نشانی لگا کر آئی اور فِلم دیکھنے میں مشغول ہوئی۔ فِلم خَتْم ہوئی تو پھر وہ تلاوت کیلئے آئی۔ **یکا یک تقریباً چھ انچ لمبی چھپکلی کہیں سے آنکلی اور اُس نے جَست لگائی اور اُس کے ماتھے پر چِپک گئی۔** مارے دَہشت کے لڑکی چیخ مار کر گری، گھر کے تمام افراد گھبرا کر اُس کی طرف دوڑے اور کسی لکڑی کے ذَرِیعے اُس **چھپکلی** کو ہٹانے کی کوشِش کرنے لگے کہ دوسری مصیبت آگئی اور وہ یہ کہ اَطراف سے بَہُت ساری

**چھپکلیاں** نکلنے لگیں اور سب نے اُس لڑکی پر یکبارگی ہَلّہ بول دیا! لڑکی خوف سے چِلّاتی رہی، گھر کے تمام افراد حیران و ششدر کھڑے دیکھ رہے تھے۔ آہ! اُس لڑکی نے سب کی آنکھوں کے سامنے چیختے ہوئے تڑپ تڑپ کر جان دیدی۔ مرحومہ کی تدفین کے بعد فاتحہ پڑھ کر لوگ جُونہی پلٹے کہ **ایک خوفناک دھماکہ ہوا،** سب نے بے اختیار مُڑ کر جو دیکھا تو ایک دِل ہِلا دینے والا منظر تھا۔ آہ! مرحومہ کی قبر شق ہو چکی تھی، اور اُس لڑکی کی لاش کے ٹکڑے اُچھل اُچھل کر باہَر گر رہے تھے تمام لوگ خوفزدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

## نیک لڑکی کو کیوں عذاب ہوا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہوسکتا ہے یہاں کسی کو وَسوَسہ آئے کہ فِلم سب نے ملکر دیکھی مگر ان میں جو لڑکی تلاوتِ قراٰن کی شوقین تھی آخِر اُسی پر عذاب کیوں نازِل ہوا؟ نیز کروڑوں مسلمان آج کل فِلمیں ڈِرامے دیکھتے ہیں اور ان میں سے روزانہ ہی کئی افراد فوت ہوتے ہیں ان کا عذاب کیوں نظر نہیں

آ تا؟ ان وسوسوں کا جواب یہ ہے کہ ثواب یا عذاب دینا **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت (مرضی) پر ہے۔ وہ چاہے تو بڑے سے بڑے گنہگار کی بِلا حساب و کتاب مغفِرت فرما دے اور اگر چاہے تو بڑے سے بڑے نیکوکار کو کسی چھوٹے سے گناہ پر پکڑ کر سزا میں مبتَلا فرما دے۔ چُنانچہ پارہ 3 سورۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 284 میں ارشاد ہوتا ہے:۔

فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ط (پ ۳ البقرہ ۲۸۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دیگا۔

## نمازی اور روزہ دار بھی گناہ کے عذاب میں گرِفتار

حضرتِ علّامہ اَبُو الْفَرَج عبد الرحمٰن بن جَوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی (مُتَوَفّٰی 597ھ) عُیُوْنُ الْحِکایات میں نَقْل فرماتے ہیں، ایک شخص کا کہنا ہے: ہم دو افراد نے ایک بار قبرِستان میں نَمازِ مغرِب ادا کی، کچھ دیر بعد مجھے ایک قَبْر سے رونے کی آواز آنے لگی، میں قریب گیا تو کوئی کہہ رہا تھا: ''ہائے میں تو نَماز پڑھتا

تھا اور روزہ رکھتا تھا۔'' میں نے اپنے رفیق کی توجُّہ دلائی تو اُس نے بھی قریب آکر وُہی آواز سُنی ۔ہم وہاں سے چلے گئے۔دوسرے روز میں نے پھر وہیں نَماز پڑھی، وقتِ مقرَّرہ پر اُسی قَبْر سے پھر وُہی آواز سُنائی دی، مجھ پر دہشت طاری ہوئی اور گھر آکر میں دو ماہ تک بیمار پڑا رہا۔(عیون الحکایات ص ۳۰۴۔۳۰۵ مُلخَّصاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ظاہراً نیک کا عذاب نظر آنے میں یہ حِکمت بِالکل واضح ہے کہ کوئی اپنی نیکی کو کافی سمجھتے ہوئے خود کو عذاب سے محفوظ و مامون تصوُّر نہ کرے، بلکہ سبھی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ہر آن لرزاں وترساں رَہنا چاہئے، کوئی اپنے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خفیہ تدبیر** سے آگاہ نہیں۔

**رہا یہ کہ** فِلمیں، ڈِرامے دیکھنے والے روز ہی فوت ہوتے ہیں آخر ان سب کا عذاب کیوں نظر نہیں آتا !اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ کس کو عذاب ہورہا ہے کس کو نہیں ہورہا اِس کا ہمیں علم ہی نہیں اور اگر ہو بھی رہا ہے تو ہمیں نظر آنا کوئی ضَروری نہیں۔ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور اُس سے توبہ کرنی اور

عذاب سے پناہ مانگنی چاہئے۔

فِلم دیکھے اور جو گانے سُنے کیل اُس کی آنکھ کانوں میں ٹھکے

فلم بِیں کی آنکھ میں دوزخ کی آگ بعدِ مُردَن ہوگی تُو ٹی۔وی۔ سے بھاگ

## بچّوں کو T.V. دلانے پر عذاب

عَرَب شریف میں دو باعمل دوست رہتے تھے ایک رِیاض میں اور دوسرا جدّہ شریف میں۔ رِیاض والے دوست کا اِنتِقال ہوگیا۔ایک دن جدّہ شریف والے دوست نے رِیاض والے مرحوم دوست کوخواب میں عذاب میں مبتَلا دیکھ کراُس سے عذاب کا سبب دریافْت کیا تو مرحوم کہنے لگا: ''مجھے فِلموں اور ڈِراموں سے اگرچِہ نفرت تھی مگر اپنے بچّوں کے اِصرار پر میں نے اُن کو T.V خرید کر لا دِیا۔ آہ! **میں جب سے فوت ہوا ہوں، اپنے گھر والوں کو T.V لاکر دینے کے سبب عذاب میں مُبتَلا ہوں**،ہائے! وہ تو مزے لے لے کر .T.V پر ڈِرامے دیکھتے ہیں اور میں قبر میں عذاب بُھگَت رہا ہوں۔

بھائی! مِہربانی کیجئے مجھ پر ترس کھائیے اور میرے گھر والوں کو سمجھائیے کہ وہ T.V. کو گھر سے نکال دیں۔''

**جب** صُبح ہوئی تو جدّہ شریف والے دوست کو رات والا خواب یاد نہ رہا۔ دوسری شب پھر اسی طرح کا خواب دیکھا جس میں اسکا مرحوم دوست چِلّا رہا تھا: ''میرے گھر سے جلدی T.V. نکلوا دیجئے! چُنانچِہ وہ بذَرِیعہ ہوائی جہاز فوراً **ریاض** پہنچ گیا۔ تمام گھر والوں کو جمع کر کے اُس نے اپنا خواب سنایا، سنتے ہی سب رونے لگے بڑا بیٹا جذبات کے عالَم میں اٹھا اور T.V. کو اُچک کر زور سے زمین پر پٹخ دیا، ایک دھماکے کے ساتھ T.V. کے پرخچے اڑ گئے، اُس نے گھر میں اعلان کیا کہ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج کے بعد کبھی بھی منحوس T.V. ہمارے گھر میں داخِل نہیں ہوگا، کہ اِسی کی وجہ سے ہمارے پیارے ابُّو جان قبر میں عذاب میں گرِفتار ہو گئے۔

**جَدَّہ شریف** والا دوست جب رات سویا تو اُس نے اپنے **مرحوم**

دوست کو خواب میں اچّھی حالت میں دیکھا۔ مرحوم مسکرا کر کہہ رہا تھا: ''جس وقت میرے بیٹے نے .T.V زمین پر پٹخا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی وقت مجھ سے عذاب دُور ہو گیا۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چھوڑ دے ٹی وی کو وی سی آر کو
کر دے راضی رب کو اور سرکار کو

## بال بچّوں کی اصلاح کی ذمّہ داری

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! .T.V کس قَدَر تباہ کار ہے، آہ! آج ہر کَس و ناکَس اِس تباہ کار کی مَحَبَّت کا شکار ہے، افسوس آج کل .T.V اور .V.C.R پر فلمیں ڈِرامے دیکھنا اکثر لوگوں کے نزدیک مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عیب ہی نہیں رہا۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اَوقات جواب ملتا ہے جناب ہمیں فِلمیں دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہم نے تو فَقَط بچّوں کے لئے لیا ہے، اگر ہم گھر

میں T.V. نہ رکھیں تو بچّے پڑوسیوں کے گھروں میں جا کر دیکھتے ہیں۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا یہ جواب آپ کو حشر میں چُھڑا لیگا؟ ہرگز نہیں، یاد رکھئے! آپ پر اپنی بھی اور اپنے بال بچوں کی اصلاح کی بھی ذمّہ داری ہے۔ چُنانچِہ پارہ 28 سُورۃُ التَّحریم کی چھٹی آیت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

**یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝** (پ۲۸ التحریم ٦)

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن کنزالایمان

میں اسکا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں، اس پر سخت کرّے (یعنی طاقتور) فِرِشتے مقرَّر ہیں جو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا حُکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حُکم ہووُہی کرتے ہیں''

## عذاب سے کس طرح بچائیں؟

**حضرتِ** صدرالاَفاضِل سیِّدُنا مولیٰنا محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائنُ العرفان** میں اِس حصّۂ آیت، **یٰۤاَ یُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَھۡلِیۡکُمۡ نَارًا** کے تَحت فرماتے ہیں، ''**اللہ تعالیٰ** اور اس کے **رسول** صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالاکر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی سے مُمانَعت کرکے اُنہیں علم و ادب سکھا کر (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ)''

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی جہنّم کی آگ بے حد شدید ہے وہ کسی صورت

سے کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔

## جَہَنَّم کا تعارُف

**فرض** نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں کوتاہی کرنے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، اپنی اولاد کی شریعت وسنّت کے مطابِق تربیّت نہ کرنے والوں، داڑھی منڈانے والوں، داڑھی کو ایک مُٹھّی سے گھٹانے والوں، ملاوٹ والا مال دھوکا سے چلانے والوں، ڈنڈی مار کر سودا چلانے والوں، چوروں، ڈاکوؤں، جیب کتروں .T.V اور .V.C.R اور (INTERNET) پر فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں اپنے گھر والوں کو اِس کی سُہولت فراہم کرنے والوں، اپنے گھروں پر DISH ANTINA لگانے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والے مسلمانوں کے ہاتھ .T.V اور .V.C.R بیچنے والوں، اسی مقصد کے لیے ریپیر (یعنی مرمّت) کر کے دینے والوں، لوگوں کو فلموں کی LEAD یا CABLE دینے والو! اور طرح طرح سے گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں

کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوزخ کی آگ ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ **سُرخ** ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ **سفید** ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ **سیاہ** ہوگئی پس (اب) وہ نہایت ہی **سیاہ** ہے۔

(سنن الترمذی ج٤ ص٢٦٦ حدیث ٢٦٠٠ دارالفکر بیروت)

## محبوبِ باری کی جہنّم کے خوف سے گریہ وزاری

حضرتِ سیّدُنا امام حافِظ ابوالقاسِم سُلیمان **طبرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ''طبرانی اوسط'' میں نقل کرتے ہیں: ایک بار **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِـاِذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِشمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُربار میں **حضرتِ جبرئیل** علیہ السلام

حاضِر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نبیِّ برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر **جہنَّم** کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں، اگر اہلِ **جہنَّم کا ایک کپڑا** زمین وآسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام اہلِ زمین موت کے گھاٹ اُتر جائیں۔ **آقا!** اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حق کے ساتھ مَبعُوث فرمایا اگر جہنَّم پر مُقرَّر فِرِشتوں میں سے **ایک فِرِشتہ** دنیا والوں کے سامنے ظاہِر ہو جائے تو اس کی ہیبت سے تمام اَہلِ زمین مر جائیں۔ **سرکار!** صلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم اُس ذاتِ والا کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے، جہنّم کی **زنجیروں** کا ایک حلقہ جس کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے اگر اُسے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور **تَحتَ الثَّریٰ** (یعنی ساتویں زمین کے نیچے) جا پہنچیں۔ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعَالٰی علیہ

وَاٰلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا: **اے جبرئیل!** بس کرو اتنا ہی تذکرہ کافی ہے، کہیں دل پھٹ کر میں وفات نہ پاجاؤں۔ **پیارے آقا** صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم نے **سیِّدُ نا جبرئیلِ امین** (علیہ السلام) کو مُلاحظہ فرمایا کہ رو رہے ہیں؟ فرمایا: **اے جبرئیل** (علیہ السلام)! آپ کیوں **رو رہے** ہیں؟ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں آپ کو تو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم میں کیوں نہ روؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں موجودہ حال کے بجائے میرا کوئی اور حال ہو، کہیں **ابلیس** کی طرح مجھے بھی امتحان میں نہ ڈالدیا جائے۔ کہیں **ہاروت وماروت** کی طرح مجھے بھی آزمائش میں مبتلا نہ کردیا جائے۔

**راوی** بتاتے ہیں، **رسولُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم بھی رونے لگے، حضرت سیِّدُ نا **جبرئیل** (علیہ السلام) بھی رو رہے تھے۔ دونوں حضرات روتے رہے آخرِ کار آواز آئی: **اے جبرئیل!** (علیہ السلام)! **اے محمد!** (صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم) **اللّٰہ** تبارَک وَتعالٰی نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کرلیا

ہے۔ **سیِّدُنا جبرئیل** (علیہ السلام) آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ **مدینے کے تاجور**، شاہِ بحرو بر رسولِ انور صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم باہَر تشریف لائے۔ **بعض** انصار صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے قریب گزرے جو ہنس کھیل رہے تھے۔ فرمایا: ''**تم** ہنس رہے ہو اور تمہارے پیچھے **جہنَّم** ہے، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زِیادہ روتے اور تم کھانا پینا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں کی طرف نِکل جاتے اور خوب مشقّتیں برداشت کر کے عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجا لاتے۔ آواز آئی: اے **محمّد**! صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم میرے بندوں کو مایُوس مت کیجئے میں نے آپ کو خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ پس **رسولُ اللہ** عَزَّوَجَلَ وَصَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے فرمایا، راہِ راست پر گامزَن رہو اور مِیانہ رَوی اِختیار کرو''۔ (المعجم الاوسط ج ۲ ص ۷۸ حدیث ۲۵۸۳)

## افسوس! ہمارا دل نہیں لرزتا!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی

اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم معصوم بلکہ سیِّدُ المعصُومین ہو کر بھی اور سیِّدُنا جبرئیل (علیہ السلام) بھی معصوم اور معصوم فِرشتوں کے آقا ہونے کے باوُجُود عذابِ جہنَّم کا تذکرہ چھِڑنے پر خوفِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ سے گِریہ وزاری فرمائیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ گناہ پر گناہ کیے جائیں مگر جہنَّم کا ہولناک تذ کِرہ سن کر نہ دل لرزے، اور نہ ہمارا کلیجہ کانپے، اور نہ ہی پلکیں بھیگیں۔ **افسوس!** عذابِ جہنّم کی خوفناک باتیں سن کر بھی نہ ہمیں پشیمانی ہے، نہ پریشانی، خَجالت ہے نہ نَدامت۔

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

## مُعاشرے کی بربادی میں T.V. کا گھناؤنا کردار

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ایسا لگتا ہے کہ گناہ کر کر کے ہمارے دل سخت ہو چکے ہیں، آہ! ہم عادی مجرم ہو گئے ہیں، نہ نفس و شیطان ہمیں نیکیوں کی طرف آنے دیتے ہیں نہ ہی ہم کما حَقُّہٗ کوشش کرتے ہیں۔

ہمیں تو دنیا کے دھندوں ہی سے فُرصت کہاں! افسوس صد کروڑ افسوس! روزو شَبانہ صِرف اورصِرف مال کمانا ہی ہمارا مَشغلہ رَہ گیا ہے، نہ صحیح معنوں میں نمازوں کا شوق نہ ہی روزوں کا ذوق، دنیا کے کاموں سے جُوں ہی فرصت ملی جھٹ T.V پر کوئی چینل پکڑلیا یا .V.C.R یا (INTERNET) پر کوئی بے ہُودہ فلم چلادی اوراپناوقت ونامۂ اعمال پامال کرنے میں مگن ہوگئے۔ پھر .T.V کا تذکِرہ آ گیا حقیقت یہی ہے کہ ہمارے مُعاشرے کی بربادی میں .T.V .V.C.R اور (INTERNET) کا نہایت ہی **گھناؤنا کردار** ہے۔

## مولٰینا صاحب! مجرِم کون؟

**فخریہ** فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں کی خدمت میں عبرت کیلئے ایک حیا سوز واقِعہ عرض کرتا ہوں: مجھے **مکّۂ مکرَّمہ** میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اِس طرح تھا: ہمارے گھر میں .T.V پہلے ہی سے موجود تھا۔ ہمارے ابّو کے ہاتھ میں کچھ پیسے آ گئے تو ڈِش انٹینا بھی اُٹھا

لائے۔اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے۔میری اسکول کی سَہیلی نے مجھے ایک دن کہا: فُلاں ''چینل'' لگاؤ گی تو سیکس اپیل (SEX APPEAL) مناظِر کے مزے لوٹنے کوملیں گے۔ایک بار جب میں گھر میں اکیلی تھی تو وہ چینل آن کردیا ''جِنْسِیّات'' کے مختلف مناظِر دیکھ کر میں جِنْسی خواہِش کے سبب آپے سے باہَر ہوگئی، بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہَر نکلی، اِتّفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا، کار میں کوئی اور نہ تھا، میں نے اُس سے لِفٹ مانگی، اُس نے مجھے بٹھالیا ..... یہاں تک کہ میں نے اُس کے ساتھ ''کالا منہ'' کرلیا۔میری بَکارت (یعنی کنوار پن) زائل ہوگئی، میرے ماتھے پر کَلَنک کا ٹیکہ لگ گیا، میں برباد ہوگئی! **مولٰینا صاحِب! بتایئے مجرِم کون؟**''میں خود یا میرے ابُّو کہ جنہوں نے گھر میں پہلے T.V. لاکر بسایا اور پھر ڈِش انٹینا بھی لگایا۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چَراغ سے

Go To Index





آہ! اِس طرح تو T.V. اور V.C.R. اور INTERNET پر فلمیں اور ڈِرامے دیکھنے کے سبب روزانہ نہ جانے کتنی عزّتیں پامال ہوتی ہوں گی۔ نہ جانے کتنے ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دنیا میں ہی برباد ہو جاتے ہوں گے۔

## مجھے میرے باپ نے برباد کر دیا!

**ایک** نوجوان نے مجھے ایک دردناک مکتوب دیا، جس کا لُبِّ لباب کچھ یوں ہے: ''میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے نیا نیا وابَستہ ہوا تھا۔ ایک بار رات کے ابتِدائی حصّے میں اپنے کمرے کے اندر معصیّت پر نَدامت کے باعِث ہاتھ اٹھائے رو رو کر اپنے **گناہوں سے توبہ** کر رہا تھا۔ رونے کی آواز سن کر والِد صاحِب گھبرا کر میرے کمرے میں آ گئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ناواقِفیّت و دُوری کے باعِث میری گِریہ وزاری اُن کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اُنہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کر دیا اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بٹھا کر T.V. آن کر کے کہا: بِالکل ہی **مولوی** مت بن جاؤ، یہ بھی دیکھ لیا کرو۔

میں اگرچہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے فلموں، ڈِراموں اور گانے باجوں سے تائب ہو چکا تھا، مگر والِد صاحِب نے مجھے T.V. دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ اُس وقت T.V. پر کوئی ڈِرامہ چل رہا تھا، بے حیا لڑکیوں کی فُحش اداؤں نے میرے جذبات میں ہیجان پیدا کرنا شروع کیا، آہ! تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث گریہ کناں تھا اور اب ...... اب ..... نَفسانی خواہشات نے مجھ پر غَلَبہ کیا۔ موقع دیکھ کر شیطان نے اپنا داؤ چلا دیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر "غسل فرض" ہو گیا! اس واقِعہ کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کے دلدل میں اُتر گیا۔ چُونکہ **ظالم مُعاشَرے** کے بے جا رَسم ورَواج میرے نکاح کے مقابِل بَہُت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں، میں شَہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا ہوں اور گندی حَرَکتوں کے باعث اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں شادی کے قابل نہیں رہا۔

بتایئے! **مجرم کون؟ میں خود یا کہ میرے والد صاحِب؟**

# T.V. گھر سے نکال دیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حقیقت کا اِعتِراف آپ کو کرنا ہی پڑے گا کہ .T.V اور .V.C.R کے باعِث اِس مُعاشَرے میں گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V پر ڈِرامے دیکھ دیکھ کر اور گانے سن سن کر آج چھوٹے چھوٹے بچّے گلیوں میں ٹانگیں تھرکاتے، ناچ دِکھاتے نظر آرہے ہیں۔ آہ فِلموں، ڈِراموں، مُوسیقی اور گانے باجوں کی بُہتات نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ اگر **آخِرت** کی فَلاح اور اپنے گھرانے اور مُعاشَرے کی اِصلاح مطلوب ہے تو .T.V اور .V.C.R کو اپنے گھروں سے نکالنا ہی پڑے گا۔: .T.V کو سے نکالئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کر دیجئے۔ آئیے! آپ کو ایسا ایمان افروز واقعہ سناتا ہوں کہ سینے میں آپ کا دل بے ساختہ جھوم اُٹھے گا۔ چُنانچِہ

## T.V. گھر سے نکالنے پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری

کئی سال ہوئے ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان والے طویل مکتوب

میں کچھ یہ بھی تھا کہ میری پھوپھی جان جو کہ ہمارے ساتھ ہی رَہتی ہیں آپ سے طریقت میں نسبت قائم کر کے عطارِیّہ ہو گئیں۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ آپ T.V. کے سخت مخالف ہیں کیونکہ لوگ اِس کو فِلموں اور ڈِراموں کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے دل میں بھی جذبہ پیدا ہوا کہ ''ہمارے پیر کی ناپسند ہماری بھی ناپسند'' پہلے تو ذِہن میں یہ آیا کہ اِس کو بیچ دیا جائے پھر خیال آیا کہ اگر کسی مسلمان کو بیچیں گے تو وہ اِس کے ذَرِیعہ گناہوں میں پڑ سکتا ہے، لہٰذا انہوں نے T.V. کے سب تار کاٹ ڈالے اور اسٹور روم میں ڈلوادیا۔ وہ جُمعہ کا دن تھا، میں دوپَہَر کو مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نعتوں کے کتابچے ''مدینے کی دُھول'' سے نعتوں کا مُطالَعہ کر رہی تھی۔ (مدینے کی دُھول'' کی تمام نعتیں نعتیہ دیوان ''مُغیلانِ مدینہ'' میں شامل کر دی گئی ہیں۔ مکتبۃ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طلب کر سکتے ہیں) دَورانِ مُطالعہ میری آنکھ لگ گئی، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کُھل گئیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے غیب کی خبریں دینے والے میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا دیدار ہو گیا، میرے مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بَہُت خوش نظر آرہے تھے،

یکا یک مُبارک ہونٹوں کو جُنبش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے اور جو کچھ الفاظ ترتیب پائے ان میں یہ بھی تھا کہ ''آج میں بے حد خوش ہوں کہ ٹی۔وی۔ کو نکال دیا گیا ہے اِسی لئے تمہارے گھر آیا ہوں۔'' ؎

مِرے گھر میں بھی تم آؤ مِرے گھر روشنی ہوگی

مِری قسمت جگا جاؤ عنایت یہ بڑی ہوگی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے .T.V سے ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر ناراض اور نکالنے پر کس قدر خوش ہوتے ہیں۔ ع

**عقلمنداں را اِشارہ کافی است** (یعنی عقلمندوں کے لیے اِشارہ کافی ہوتا ہے)

## .T.V کس طرح موت کا سبب بنا

**20 فروری** 1999ء کے ایک اخبار میں کچھ اس طرح کی خبر شائع ہوئی تھی: ''لاہور میں رات آندھی اور بارِش کے بعد شدید بجلی چمکی جو ایک

مکان کی چھت پر لگے ہوئے انٹینا پر گری اور اس کے تار سے ہوتی ہوئی **T.V.** کے اندر داخِل ہوگئی۔ جس سے **T.V.** کی اسکرین ایک دھماکے کے ساتھ پھٹی اب بجلی اُس سے نکل کر قریب ہی سوئی ہوئی خاتون پر حملہ آور ہوئی، اُس نے چیخ و پکار مچا دی اُسکا شوہر بچانے کیلئے دوڑا مگر وہ بھی بجلی کی لپیٹ میں آ گیا پھر وہ بجلی دیوار سے ٹکرا کر روشندان سے باہَر نکل گئی۔ اور وہ جل کر انتقال کر گیا اسکی بیوی کو زخمی حالت میں ہسپتال میں داخِل کر دیا گیا''۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری اور وہ دونوں مسلمان ہوں تو ان کی بھی مغفرت فرمائے اور زخمی کو رُو بہ صحّت فرمائے۔ امیـــــن **بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسلامی بھائیو! کیسی عبرتناک موت ہے!

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے | مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے | جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

# T.V. کے ذَرِیعے جسمانی بیماریاں

**ایک** طبّی تحقیق کے مطابِق T.V. کے ذَرِیعے ''فری ریڈیکلز'' جنم لیتے ہیں جو کہ کینسر، دل کے امراض، جوڑوں کی سوجن، دِماغی خَلَل کے مسائل پیدا کر سکتے ہیں، دماغ کے خَلیوں کو اس طرح مُتأَثِّر کرتے ہیں کہ بُڑھاپا جلد آجاتا ہے۔

سورۂ لقمان کی چَھٹی آیت کریمہ میں ارشادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَالْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ (پ ۲۱ لقمان :٦)

ترجمۂ کنز الایمان: ''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اُسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلّت کا عذاب ہے۔

# ناوِلیں اور کہانیاں

خَزائِنُ الْعِرفان میں اِس آیت کے تحت ہے: لَهْو ہر اُس باطِل کو

کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ کہانیاں، افسانے بھی اِس میں داخِل ہیں، **شانِ نُزُول:** یہ آیت نضر بن حارِث بن کلدہ کے حق میں نازِل ہوئی جو تجارت کے سلسلے میں دوسرے ملکوں کا سفر کیا کرتا تھا۔ اس نے عَجَمِیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصّے کہانیاں تھیں، وہ قُریش کو سناتا اور کہتا: ''سرورِ کائنات (صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم) تمہیں عاد و ثَمود کے واقِعات سناتے ہیں اور میں رُستم و اِسفندیار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآنِ پاک سننے سے رہ گئے۔ اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔

اِس سے جاسُوسی ورُومانی ناوِلیں اور عِشقِیہ وفِسقِیہ افسانے اور بھوت و پری کی کہانیاں اور لایعنی لطیفے پڑھنے اور سُننے والے عِبرت حاصِل کریں۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''بعض جلیلُ القَدَر صَحابہ و تابِعین مَثَلًا سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود، سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس، سیِّدُنا سعید بن

جُبیر، سیِّدُ نا حسن بصری اور سیِّدُ نا عِکرِمہ و مجاہد و مکحول وغیرہُم ائمہ صَحابہ و تابِعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے ''لَھْوَ الْحَدِیث'' کی تشریح **مُوسیقی** اور گانے باجے سے کی ہے کیونکہ یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے غافِل کرنے کا یہ ایک قوی سبب ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۲۹۳ ماخوذاً)

## ڈھول باجے مٹا دو !

**میوزک** سینٹر چلانے والوں، گانے باجے سننے سنانے والوں، اپنے ہوٹلوں اور پان کی دکانوں میں گانے باجے بجانے والوں، اپنی کاروں اور بسوں میں گانے کی کیسِٹیں چلانے والوں، نیز فنکاروں! اداکاروں اور گُلوکاروں سب کیلئے لمحۂ فِکریہ ہے، ''**مُسندِ امام احمد بن حنبل** رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے، سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رَحمت اور ہِدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے منہ اور ہاتھ سے بجائے جانے والے **آلاتِ مُوسیقی** اور

سازوں کو مِٹانے کا حُکم دیا ہے اور اُن بُتوں کو مِٹانے کا حُکم فرمایا ہے جن کی زمانۂ جاہلیت میں پُوجا ہوتی تھی۔ اور میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عزّت کی قسم یاد کر کے فرمایا: میرے بندوں میں سے جس نے **شراب** کا ایک گُھونٹ پیا اُس کو اس کے بدلے **جہنّم کا کھولتا ہوا پانی** پِلاؤں گا خواہ اُسے عذاب ہو یا بخشا جائے اور جو شخص کسی بچّہ کو شراب پلائے گا اُس (پلانے والے) کو بھی کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا خواہ اُسے عذاب ہو یا بخشا جائے اور گانے والی عورَتوں کی خرید و فروخت اور گانے کی تعلیم و تجارت اور ان کی قیمت **حرام** ہے۔

(مُسندِ امام احمد بن حنبل حدیث ۲۲۲۸۱ ج۸ ص۲۸٦ دارالفکر بیروت)

# گھر گھر میوزِک سینٹر

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے!!! جس میٹھے **مصطفےٰ** صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کی مَحبَّت کا ہم دم بھرتے ہیں، اُن کو اُن کے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آلاتِ مُوسیقی یعنی ڈھول، طبلے، سارنگیوں اور بانسریوں وغیرہ کو مٹانے کا حُکم فرمایا ہے جبکہ آج کئی بدنصیب مسلمان اِن منحوس آلات کو حرزِ جان

بنائے ہوئے ہیں۔ آہ! پیارے آقا سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میوزک کے آلات کو مٹانا چاہتے ہیں مگر میٹھے آقا مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام لیواؤں نے گلی گلی **میوزک سینٹر** کھول رکھے ہیں! نہیں نہیں بلکہ آج تو مسلمان کے اکثر گھر میوزِک سینٹر بنے ہوئے ہیں۔ نیز بیان کردہ حدیثِ مبارَک میں شرابیوں کے لیے بھی درسِ عبرت ہے، **شراب پینے والے کو جہنّم کا کھولتا ہوا پانی** پلایا جائے گا۔

# بندر و خِنزیر

**عُمدَۃُ القاری** میں ہے، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، باِذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، شَہَنشاہِ اَبرار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بےکسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شَفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: آخر زمانہ میں میری اُمّت کی ایک قوم کو مَسْخ کر کے **بندر** اور **خِنزیر** بنا دیا جائے گا۔ **صحابۂ**

کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم خواہ وہ اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ فرمایا: ہاں خواہ نمازیں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں، عرض کی گئی: ان کا جُرم کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ عورتوں کا گانا سنیں گے اور باجے بجائیں گے اور شراب پئیں گے اسی لَھْو و لَعِب میں وہ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔ (عُمدَۃُالقاری ج ١٤، ص٥٩٣ دارالفکر بیروت)

## زمین میں دھنس جائیں گے

جامع ترمذی میں سلطان دوجہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''میری امّت میں زمین میں دھنسا دینے پتّھر برسنے اور صُورتیں مَسْخ ہونے کے واقِعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہوگا

اور شراب پی جائے گی۔'' (سنن الترمذی، ج ٤ ص ٩٠ حدیث ٢٢١٩ دارالفکر بیروت)

## موبائل فون میں میوزیکل ٹیون

آہ! آج تو بات بات پر مُوسیقی رائج ہے ہر چیز میں مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جارہی ہیں۔ حتّٰی کہ مذہبی نظر آنے والے اکثر افراد کے موبائل فون میں بھی معاذَاللّٰہ عزوجل میوزیکل ٹیون ہوتی ہے۔ **پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** کیا اب بھی .T.V اور .V.C.R پر فلمیں ڈِرامے اور ناچ گانے دیکھنے سننے سے سچی توبہ نہیں کریں گے؟

## گانے بجانے والے کی کمائی حرام ہے

''کَنزُ الْعُمَّال'' میں ہے، ''سرکارِ مدینۂ منوَّرہ ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہٖ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا ارشادِ پاک ہے: ''مجھے آلاتِ موسیقی کو توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔'' مزید فرمایا: ''گانے والے مرد اور گانے والی عورت کی کمائی **حرام** ہے اور زانیہ کی کمائی **حرام** ہے اور **اللّٰہ** تبارَکَ وتعالٰی نے اپنے اوپر

لازِم فرمایا ہے کہ مالِ **حرام** سے پلنے والے بدن کو جنّت میں داخل نہیں فرمائے گا۔

(کنزُ العُمّال، ج ۱۵، ص ۹۹، حدیث ۴۰۶۸۲، دارالکتب العلمیة بیروت)

## معمولی سی دولت

آہ! صد ہزار آہ! چند سِکّوں اور عارِضی شُہرت کی حِرص میں گُلوکارو مُوسیقار، رَقّاص ورَقّاصہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کس قدر ناراضگی مول لے رہے اور قَہرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کو دعوت دے کر اپنے لیے جہنّم کی خوفناک آگ، **بھیانک سانپ** اور **خطرناک بچھوؤں** کا بندوبست کر رہے ہیں!

## کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ

**حضرت** سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، ''جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں **پگھلا ہوا سیسہ** اُنڈیلے گا۔''

(کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۹۶ حدیث ۴۰۶۶۲ دارالکتب العلمیة بیروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کاش! ہوٹلوں، پان کی دوکانوں، بسوں

اور کاروں میں گانے کی کیسِٹیں بجنے کا سلسلہ ختم ہو جائے اور ہر طرف تِلاوتِ قرآنِ پاک، دُرود وسلام اور آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کی نعتِ پاک اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسِٹیں چلانے کا سلسلہ عام ہو جائے۔

## مُوسیقی کی آواز سے بچنا واجِب ہے

**حضرتِ** سیِّدُنا علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ''(لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رباب، بانسری، قانون، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام ہے) کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی **حرام** ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر **واجِب** ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشِش کرے''۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۹ ص ٦٥١ دارالمعرفۃ بیروت)

## کانوں میں اُنگلیاں ڈالنا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو کلامِ ربِّ

کائنات عَزَّوَجَلَّ نعتِ شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم اور سنّتوں بھرے بیانات تو سنتے ہیں مگر فلمی گانوں اور مُوسیقی کی آواز آنے پر نہ سننے کی پوری کوشِش کرتے ہوئے ثواب کی نیّت سے کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے فوراً دُور ہٹ جاتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ **سیِّدُنا نافِع** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں (بچپن میں) حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللہ بن عمر** رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں مِزْ مار (یعنی بانسری) بجانے کی آواز آنے لگی، ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے **اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال دیں** اور راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے اور دُور جانے کے بعد پُوچھا، **نافِع!** آواز آ رہی ہے؟ میں نے عرض کی: اب نہیں آ رہی۔ تو کانوں سے اُنگلیاں نکالیں اور ارشاد فرمایا: ''ایک بار میں سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، سرکار صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے اِسی طرح کیا جو میں نے کیا۔''

(سننِ ابوداوٗد ج٤ ص٣٦٧ حدیث ٤٩٢٤ دارالفکر بیروت)

# مُوسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

**معلوم** ہوا کہ جوں ہی مُوسیقی کی آواز آئے فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دور ہٹ جائے کیوں کہ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دِیں مگر وہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو مُوسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سَہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشِش کرنا **واجِب** ہے۔

**آہ! آہ! آہ!** اب تو بسوں، گاڑیوں، طیّاروں، گھروں، دکانوں، گلیوں بازاروں میں جس طرف بھی جائیے مُوسیقی کی دُھنیں اور موبائل فونوں میں بھی معاذَاللہ میوزیکل ٹیونز سُنائی دیتی ہیں اور جو مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا دیوانہ گناہ سے بچنے کی نیّت سے کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر دُور ہٹ جائے اُس کا مذاق اُڑے۔ ؎

وہ دَور آیا کہ دیوانۂ نبی کیلئے
ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

Go To Index





# مُوسیقی سے بچنے کا انعام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جومُوسیقی سننے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اُس خوش نصیب کا انعام بھی سَماعت فرمایئے، چنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ خوشبودار ہے، قِیامت کے روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا، کہاں ہیں وہ لوگ جواپنے کانوں اور آنکھوں کو شیطانی مَزامیر سے دُور رکھتے تھے؟ انہیں، ساری جماعتوں سے الگ کردو! فِرشتے انہیں الگ کرکے مُشک وعَنۡبر کے ٹیلوں پر بٹھادیں گے پھر **اللہ** تبارَک وتعالیٰ فِرشتوں سے فرمائے گا، اِن کو میری تسبیح وتَحمید سناؤ پھر فِرشتے ایسی آواز سے (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر) سنائیں گے کہ ایسی آواز سننے والوں نے کبھی نہ سنی ہوگی۔ (کنزالعمال ج ۱۵ ص ۹۶ رقم ۴۰۶۵۸ دارالکتب العلمیة بیروت)

# جنّت کے قاری

حضرتِ سیِّدُنا ابُوموسیٰ اَشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ

منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے (قصداً) گانے کو سنا، اس کو جنت میں رُوحانِیِین کی آواز سننے کی اجازت نہیں ہوگی۔ پوچھا گیا کہ رُوحانِیِین کون ہیں؟ فرمایا: ''**وہ جنت کے قاری ہیں۔**'' (کنزالعمال ج ۱۵ ص ۹۵ حدیث ۴۰۶۵۳ )

# توبہ کا طریقہ

ہر اس اسلامی بھائی اور اسلامی بہن سے **مَدَنی التجا** ہے جس نے زندگی میں کبھی بھی فلمیں ڈِرامے دیکھے، گانے باجے سنے یا سنائے ہیں، وہ دو رَکعت **نمازِ توبہ** ادا کر کے اپنے خدا عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں گڑگڑا کران گناہوں بلکہ تمام گناہوں سے **سچی توبہ** کرلیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عہد کریں کہ آئندہ کبھی فلموں، ڈِراموں اور گانوں باجوں اور دیگر گناہوں کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے۔ جو گھر کے ذمّہ دار ہیں انہیں چاہیے کہ **T.V** اور **V.C.R** کو اپنے گھر سے نکال دیں۔

## ایک میجر کے تأَثُّرات

آرمی کے ایک میجر کا کچھ اس طرح بیان ہے: ''دعوتِ اسلامی'' کے کسی مبلّغ نے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ **سنّتوں بھرے بیانات** کی بعض کیسٹیں مجھے دیں ان کو سُن کر میرے دل میں ہلچل مچ گئی۔ خُصوصاً ایک کیسٹ میں بیان کردہ اِس واقِعہ نے مجھ پر گہرا اثر ڈالا:

## T.V. کی وجہ سے مُردے کی چیخ و پُکار

وہ واقعہ یہ ہے: **سندھ** کے ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: ایک رات میں قبرستان میں جا کر ایک **قَبْر** کے پاس بیٹھ گیا کہ مجھے اُونگھ آ گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ جس **قَبْر** کے پاس میں بیٹھا تھا اُس میں **عذاب** ہو رہا ہے اور مُردہ چِلّا چِلّا کر مجھ سے کہہ رہا ہے: **بچاؤ بچاؤ**! میں نے کہا: میں تمہیں کس طرح عذاب سے بچاؤں؟ کہنے لگا: ساتھ والی بستی میں میرا فُلاں نمبر کا مکان ہے، میرا ایک ہی بیٹا ہے اور اُس نے اِس وقت T.V. چلایا ہوا ہے، آہ! جب بھی وہ

.T.V پر کوئی فلم یا ڈِرامہ دیکھتا ہے مجھ پر عذاب شُرُوع ہوجاتا ہے۔ ہائے! میں نے اُس کی صحیح اسلامی تربیّت کیوں نہیں کی؟ ہائے! میں نے اس کو .T.V کیوں لاکر دیا!'' میری آنکھ کُھل گئی۔ میں صبح اُس بستی میں پہنچا اور اس کے بیٹے کو تلاش کرکے رات والا قصّہ سنایا، اس پر وہ رونے لگا اور اُسی وقت اس نے توبہ کی اور اپنے گھر سے T.V نکال دیا۔

## سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہوگیا

**میجر** صاحب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: کیسٹ سے یہ واقِعہ سن کر میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھا کہ آج تو زندگی کے ٹھاٹھ ہیں، عنقریب مر کر **قَبْر** میں اُترنا پڑے گا، اگر میں نے باوُجُودِ قدرت گھر میں .T.V رہنے دیا تو کہیں عذاب میں پھنس نہ جاؤں۔ لہٰذا میں نے اپنے گھر کے افراد کو جمع کرکے سمجھایا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِتفاقِ رائے سے ہم نے اپنے گھر سے T.V نکال دیا۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم اِس کے تقریباً ایک ہفتہ کے بعد میرے

بچّوں کی امّی کو **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کی زیارت ہوئی اور سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا **"مبارَک ہو، تمہارا گھر سے T.V. نکالنے کا عمل اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے منظور فرمالیا ہے"۔**

وہ تشریف لائے یہ ان کا کرم تھا
یہ گھر تھا کہاں ان کے آنے کے قابل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

**شادی** میں جہاں بَہُت سارا مال خَرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین وحضرات میں ایک ایک ''**مَدَنی بستہ**''(STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مُفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ آپ صرف مکتبۃ المدینہ کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ **جزاکَ اللّٰہُ خیراً**۔

**نوٹ:** سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقِع پر بھی **ایصالِ ثواب** کیلئے اسی طرح ''لنگرِ رسائل کے'' مدنی بستے لگوائیے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت**، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃُ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔

Go To Index

## بیان:9

# گانے باجے کے 35 کفریہ اشعار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# گانوں کے 35 کُفریہ اشعار[1]

شیطان لاکھ روکے مگر یہ رسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے اگر قُصُور وار ہوئے اور دل زندہ ہوا تو شاید نَدامت سے آپ رو پڑیں گے۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے **لوگو!** بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُودشریف** پڑھے ہوں گے۔

(فردوسُ الاخبار ج۲ ص ۴۷۱ حدیث ۸۲۱۰ دار الفکر، بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

مـــــــــــــــــدینه

[1] یہ بیان امیر اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۲۰، ۲۱، ۲۲ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شبِ اتوار فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر خدمت ہے ۔　**پیش کش: مجلس مکتبۃ المدینہ**

**فرمانِ مصطَفےٰ** :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

# اُونٹوں نے مست ہو کر دم توڑ دیا!

**حضرتِ** سیِّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک بار قبیلۂ عرب کے سردار کے مہمان خانہ میں پڑاؤ کیا، وہاں ایک حبشی غلام زنجیروں میں جکڑا ہوا دھوپ میں پڑا تھا، ترس کھاتے ہوئے میں نے سردار سے کہا: یہ غلام مجھے بخش دیجئے۔ سردار بولا: عالی جاہ! اِس غلام نے اپنی مَسحور کُن سُریلی آواز سے میرے کئی **اُونٹ** مارڈالے ہیں! قصّہ یوں ہے کہ میں نے اِس کو کھیت سے اناج وغیرہ لانے کیلئے چند **اُونٹ** دیئے اِس نے ہر **اُونٹ** پر اُس کی طاقت سے دُگنا بوجھ لادا اور راستے بھر **گاتا** رہا جس سے **اُونٹ** مَست ہوکر دوڑتے ہوئے بے حال ہوکر واپس آئے، اور رفتہ رفتہ سبھی **اُونٹوں نے دم توڑ دیا!** حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یہ سُن کر میں بے حد **مُتَعَجِّب** ہوا کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے! دَرِیں اَثنا (یعنی اتنے میں) تین چار دن کے پیاسے چند **اُونٹ** گھاٹ پر پانی پینے آئے، سردار نے **حبشی غلام** کو حکم دیا: **گانا** شروع

کر۔ اُس نے نہایت ہی **خوش الحانی** کے ساتھ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اونٹوں پر کیفیت طاری ہوئی وہ پانی پینا بھول گئے، مستی میں جھومنے لگے اور پھر بے تابانہ جنگل کی طرف بھاگنے لگے۔ اس کے بعد سردار نے غلام کو آزاد کر کے مجھے بخش دیا۔

(ماخوذ از کشف المحجوب ص ٤٥٤ نوائے وقت پرنٹرز، مرکز الاولیاء لاھور)

## اچّھے اشعار سُننا ثواب ھے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! خوش الحان انسان کی آواز میں کتنا جادو ہوتا ہے کہ اس کی سُریلی آواز سے انسان تو انسان حیوان بھی مَست ہو جاتے ہیں۔ جائز اشعار مثلاً حمد، نعت اور مَنْقَبَت وغیرہ جائز طریقے پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننا باعثِ ثواب اور بُرے اشعار جیسا کہ فلموں کے فُحش گانے وغیرہ سننا سببِ عذاب ہے۔ حضرت **سیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خوش الحانی کی نعمت عطا ہوئی تھی اور آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی آواز کے ساتھ چرندے پرندے بھی تسبیح کرتے تھے چُنانچِہ پارہ 17 سورۃُ الانبیاء

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

آیت 79 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ ترجمۂ کنزا لایمان: اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیت کے تحت تفسیر نورُ العِرفان میں فرماتے ہیں: ''اس طرح کہ پہاڑ اور پرندے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ساتھ ایسی تسبیح کرتے تھے کہ سننے والے ان کی تسبیح سنتے تھے۔ ورنہ شجر و حجر (تو) اللہ کی تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں۔'' (نورالعرفان ص ۵۲۳)

## داؤد علیہ السلام کی دلکش آواز کے کرشمے

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اللّٰہ وَدود عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اِس قَدَر نوازا تھا کہ آپ کی خوش الحانی کے باعث چلتا ہوا پانی ٹھہر جاتا، چرندے اور جانور آوازِ مبارَک سن کر پناہ گاہوں سے باہَر نکل آتے، اُڑتے پرندے گر پڑتے اور بسا اوقات

ایک ایک ماہ تک مدہوش پڑے رہتے اور دانہ نہ چُگتے، شیر خوار **بچے** نہ روتے نہ دودھ طلب کرتے، کئی افراد فوت ہو جاتے حتّٰی کہ ایک بار آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُرسُوز آواز کے سبب بہُت سارے افراد دم توڑ گئے۔ شیطان یہ سب کچھ دیکھ کر جل بُھن کر کباب ہوا جا رہا تھا بالآخر اُس نے بانسری اور طنبورہ بنایا اور **حضرتِ سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے رحمتوں بھرے اجتماع کے مقابلے میں اپنا نُحُوستوں بھرا اجتماع یعنی **محفلِ موسیقی** کا سلسلہ شروع کیا۔ اب سامِعینِ داؤدی دو گروہوں میں مُنقسِم ہو گئے، سعادت مند **حضرات حضرتِ سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی کو سنتے جبکہ بد بخت افراد گانے باجوں اور راگ رنگ کی محافل میں شرکت کر کے اپنی آخرت خراب کرنے لگے۔

(ماخوذ از کشف المحجوب ص٤٥٧)

## کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! **گانے باجے** سننا سنانا شیطانی اَفعال ہیں، سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔

گانوں باجوں سے بچنا بےحد ضروری ہے کہ اِس کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جا سکے گا۔ **حضرت** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے: ''**جو شخص** کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں **پگھلا ہوا سیسہ** اُنڈیلے گا''۔ (کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۹٦ حدیث ٤٠٦٦٢ دارالکتب العلمیة بیروت)

## بندر و خِنزیر

**عُمدَۃُ القاری** میں ہے، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار، بِاذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار، شَہَنْشاہِ اَبرار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بےکسوں کے مددگار، صاحبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ **احمدِ مختار** صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہٖ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: آخِر زمانہ میں میری امّت کی ایک قوم کو مَسْخ کر کے بندر اور خِنزیر بنا دیا جائے گا۔ **صحابۂ کرام** علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعَالٰی علیہٖ وَاٰلہٖ وَسلَّم خواہ وہ اِس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعَالٰی علیہٖ وَاٰلہٖ وَسلَّم

ہیں اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ فرمایا: ہاں خواہ نَماز یں پڑھتے ہوں، روزے رکھتے ہوں، حج کرتے ہوں۔ عرض کی گئی: ان کا جُرم کیا ہوگا؟ فرمایا: وہ عورَتوں کا گانا سنیں گے اور باجے بجائیں گے اور شراب پئیں گے اسی لَھُو و لَعِب (یعنی کھیل کود) میں رات گزاریں گے اور صبح کو **بندر** اور **خنز یر** بنادیئے جائیں گے۔ (عُمدَۃُالقاری ج ١٤ ،ص٥٩٣ دارالفکر بیروت)

## سُرخ آندھیاں

**حضرتِ** مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، محبوبِ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری امّت **پندرہ** ۱۵ خصلتیں اختیار کر لے گی تو اس پر آفتیں اور بلائیں نازل ہوں گی عرض کی گئی: **یارسول اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ والہٖ وَسلَّم وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جب مالِ غنیمت کو ذاتی دولت بنالیا جائے اور ﴿۲﴾ امانت کو مالِ غنیمت بنالیا جائے اور ﴿۳﴾

زکوٰۃ کو جُرمانہ سمجھا جائے اور ﴿٤﴾ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ﴿٥﴾ ماں کی نافرمانی کرے اور ﴿٦﴾ دوست کے ساتھ بھلائی کرے اور ﴿٧﴾ باپ کے ساتھ بے وفائی کرے اور ﴿٨﴾ مساجِد میں آوازیں بُلند کی جائیں (یعنی مسجدوں میں دنیاوی باتوں کا شور، لڑائیاں جھگڑے ہونے لگیں۔ نعت خوانی، ذکر اللہ کی مجلسیں، میلاد شریف، ذکر کے حلقے تو حضور (علیہ السلام) کے زمانہ ہی میں بھی مسجدوں میں ہوتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۷ ص۲۶۳، ضیاء القرآن)) اور ﴿٩﴾ سب سے رَذیل (یعنی کمینہ ترین) شخص کو قوم کا سردار بنالیا جائے اور ﴿١٠﴾ کسی شخص کے شَر سے بچنے کیلئے اُس کی عزت کی جائے اور ﴿١١﴾ شرابیں پی جائیں اور ﴿١٢﴾ ریشم پہنا جائے اور ﴿١٣﴾ **گانے والیوں** اور ﴿١٤﴾ **آلاتِ مُوسیقی** کو رکھا جائے اور ﴿١٥﴾ اِس امّت کے بعد والے پہلوں کو بُرا کہیں، اُس وقت لوگوں کو سُرخ آندھیوں یا زلزلوں یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ یا پتھر برسنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ (سنن الترمذی ج٤ ص٨٩۔٩٠، حدیث ٢٢١٧، ٢٢١٨ دارالفکر بیروت)

**فرمانِ مصطفےٰ**(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

**یاد رکھئے!** موسیقی والے گانے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آرہی ہوتو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضَروری ہے چُنانچِہ حضرتِ علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: ''بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر **واجِب** ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشِش کرے۔'' (رَدُّ المُحتار ج۹ ص ٦٥١ دارالمعرفۃ بیروت)

## مُوسیقی کی آواز سے بچنا واجِب ھے

**حضرتِ** سیِّدُنا علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''(لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رباب، بانسری، قانون، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے کیونکہ یہ سب کفّار کے شعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی **حرام** ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشِش کرے''۔

(اَیضاً ص ٦٥١)

## مُوسیقی کی آواز آتی ہو تو ہٹ جائیے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جوں ہی موسیقی کی آواز آئے تو ممکنہ صورت میں فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جانا چاہیے۔ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دِیں مگر وَہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو مُوسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سَہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا واجِب ہے۔ اگر کوشش نہیں کریں گے تو ترکِ واجِب کا گناہ ہوگا۔

آہ! آہ! آہ! اب تو سیاروں، طیّاروں، مکانوں، دُکانوں، ہوٹلوں، چوراہوں اور گلیوں بازاروں میں جس طرف بھی جایئے موسیقی کی دُھنیں سنائی دیتی ہیں۔ گانے جاری ہونے کی صورت میں ہوٹل میں کھانے پینے کی ہرگز ترکیب نہیں کرنی چاہیے۔

## فون کی میوزیکل ٹیونز سے توبہ کیجئے

**افسوس صد کروڑ افسوس!** آج کل مذہبی نظر آنے والے افراد کے موبائل

فون میں بھی مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اکثر میوزیکل ٹیون ہوتی ہے اور یہ ناجائز ہے۔ جس کے فون میں **میوزیکل ٹیون** ہو اُس کیلئے ضروری ہے کہ ابھی اور اِسی وقت توبہ بھی کرے اور ہاتھوں ہاتھ اپنی اِس منحوس ٹیون کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دے۔ ورنہ جب جب یہ **میوزیکل ٹیون** بجے گی خود بھی سننے کی آفت میں پڑے گا اور دوسرا مسلمان بھی اگر سننے سے بچنے کی کوشش نہیں کریگا تو پھنسے گا۔

**واقِعی** حالات ناگُفتہ بہ ہیں جو لوگ حُسّاس ہوتے ہیں ان کیلئے موسیقی کے معاملہ میں سخت امتحان کا دَور ہے۔ میں ایک اسلامی بھائی کو جانتا ہوں جس کا مکان بازار کے ساتھ ہونے کے سبب وقتاً فوقتاً **موسیقی** کے ساتھ گانوں کی آوازیں آتی رہتی ہیں، بے چارہ کبھی اِس کمرہ میں پناہ لیتا ہے تو کبھی اُس کمرہ میں، پھر بھی آواز آتی ہے تو دروازے کھڑکیاں بند کر کے بچنے کی سعی کرتا ہے۔ ایسوں کا مذاق اڑانے کے بجائے ہر ایک مسلمان کو **مُوسیقی** کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنی آخِرت کیلئے بھلائی کا سامان کرنا چاہئے۔ موسیقی کی آواز سے بچنے کیلئے **ہیڈ فون** بھی کار آمد ہے، ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ضَرورتاً

کانوں میں روئی یا فوم کے ٹکڑے رکھ دیئے جائیں۔فوم کے ٹکڑے مختلف انداز ( یا مختلف ناموں مَثَلاً FOAM EAR PLUG) وغیرہ میں مخصوص میڈیکل اسٹور سے بھی مل سکتے ہیں۔ بیان کردہ احتیاطوں پر عمل کرنے کو میں واجب نہیں کہتا۔ نیز موسیقی کی آواز آنے کی وجہ سے اپنا گھر چھوڑ کر بھاگنے یا بسوں وغیرہ کا سفر ناجائز ہونے کا حکم بھی نہیں لگاتا کہ فی زمانہ اِس میں شدید حرج ہے۔بس موسیقی کی آواز کو دل میں بُرا جانتے ہوئے جس سے جس طرح بن پڑے بچنے کی کوشش کر کے ثواب کمائے۔

## گانوں کے 35 کُفریہ اشعار

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے ! فِلمیں ڈِرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا **حرام** اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔**افسوس!** اب تو **فلمی گیت** لکھنے اور گانے والے اتنے بے لگام ہو گئے ہیں کہ انہوں نے **ربِّ کائنات**، خالقِ ارض وسمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ پر بھی اعتِراضات شُروع کر دیئے ہیں۔اپنی دکانوں اور ہوٹلوں میں گانے بجانے والوں، اپنی بسوں اور کاروں میں **فلمی گیت**

چلانے والوں، شادیوں میں ریکارڈنگ کرکے بستروں پر سسکتے پڑوسی مریضوں اور نیک ہمسایوں کی آہیں لینے والوں اور بے سوچے سمجھے گانے گُنگُنانے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی فلمی گانوں میں شیطٰن نے کیا کیا زہر گھول ڈالا ہے! اورلوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنَّمی اور ناری بنانے کیلئے کس قدَر عیاّری و مکاّری کے ساتھ سازو آواز کے جادو کا جال بچھا ڈالا ہے۔ میرا دل گھبراتا ہے، زَبان حیا سے لڑکھڑاتی ہے مگر ہمّت کرکے اُمّتِ مسلمہ کی بہتری کیلئے گانوں میں بو لے جانے والے 35 **کُفریہ اَشعار** نُمونتاً پیش کرتا ہوں:۔

(۱) سِیپ کا موتی ہے تُو یا آسماں کی دھول ہے
تُو ہے قدرت کا کرِشمہ یا خُدا کی بھول ہے

اس شِعر میں مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **بھولنے** والا مانا گیا ہے جوکہ **صریح کفر** ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔ چُنانچِہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا یَضِلُّ رَبِّیۡ وَ لَا یَنۡسَی تَرجَمۂ کَنزُ الایمان: میرا رب (عَزَّوَجَلَّ) نہ بہکے نہ بُھولے۔'' (پ ۱٦ طٰهٰ ٥٢)

(۲) دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں

**پوجا** کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیرے

اِس میں اپنے مجازی محبوب کی **پوجا** کرنے کے عزم کا اظہار ہے جو کہ **کفر** ہے۔

(۳) ہائے! تجھے چاہیں گے

**اپنا خدا بنائیں گے**

اس میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کو خدا بنانے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے جو کہ **صَریح کفر** ہے۔

(٤) دل میں ہو تم آنکھوں میں تم بولو تمہیں کیسے چاہوں؟

پوجا کروں یا سجدہ کروں جیسے کہو ویسے چاہوں؟

اس میں اپنے مجازی محبوب کی **پُوجا** کی اجازت مانگی گئی ہے جو کہ

**کفر** ہے اور **سجدہ** کا بھی اِذن طلب کیا ہے، غیرِ خدا کو سجدۂ تعظیمی حرام اور سجدۂ عبادت **کفر** ہے۔

**(۵)** تمہارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے کہ جب تک جئیں گے مَحَبَّت کریں گے
سزا رب جو دے گا وہ **منظور** ہو گی بس اب تو تمہاری **عبادت** کریں گے

اِس شعر کے مِصرعِ ثانی میں دو **صریح کفریات** ہیں (۱) **اللّٰہ** توّاب عَزَّوَجَلَّ کے **عذاب** کو **ہلکا** جانا گیا ہے (۲) غیرِ خدا کی **عبادت** کے عزم کا اِظہار ہے۔

**(٦)** یا رب تُو نے یہ **دل توڑا** کس موسم میں؟

''اِس مِصرَع میں **اللہ** تعالیٰ پر **اِعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے **کفر** ہے اگر **اِعتِراض** ہی مقصود تھا تو **قائل کافِر و مُرتد ہوگیا**۔

**(۷)** کیسے کیسے کو دیا ہے **ایسے ویسے** کو دیا ہے
اب تو **چھَپَّڑ پھاڑ** مولا اپنی **جیبیں جھاڑ** مولا

اِس شعر کے پہلے مِصرَع میں **اِعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے جو کہ **کفر**

ہے اور اگر **اِعتِراض** ہی مقصود تھا تو **قائل کافر** ہے۔ یونہی مِصرَعِ ثانی میں ''چھپّر پھاڑنا اور جیبیں جھاڑنا'' اگرچِہ مُحاوَرتاً بھی بولا جاتا ہے لیکن خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی مبارک شان میں سخت ممنوع ہے اور اگر **اللہ** تعالٰی کو اَجسام کی طرح جسم والا ماننا اور اسے جیب والا لباس پہننے والا اِعتِقاد کیا تو **صریح کفر** ہے۔ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔

(۸) بے چَینیاں سَمیٹ کر سارے جہان کی
**جب کچھ نہ بن سکا** تو مِرا دل بنا دیا

اِس شعر کے مصرعِ ثانی کے ان الفاظ ''**جب کچھ نہ بن سکا**'' میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ''**عاجِزو بے بس**'' قرار دیا گیا ہے جو کہ **صریح کفر** ہے۔

(۹) دنیا بنانے والے **دنیا میں** آ کے دیکھ
صدمے سہے جو میں نے **تُو بھی اُٹھا** کے دیکھ

یہ شعر کئی **کفریات** کا مجموعہ ہے۔ اس میں اللہ تعالٰی پر واضح اعتراض اور اس کی توہین ہے۔

**فرمانِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

**(۱۰)** دنیا بنانے والے کیا **تیرے من میں سمائی؟**

**تو نے کاہے کو دنیا بنائی؟**

اِس شعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے اس لئے **کُفر** ہے۔

**(۱۱)** اے خدا ان حسینوں کی **پتلی کمر کیوں بنائی؟**

**تیرے پاس مِٹّی کم تھی یا تُو نے رشوت کھائی** (معاذ اللہ عزوجل)

مذکورہ شعر میں تین صریح **کُفریات** ہیں: (۱) اِس میں ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ سِتُودہ صِفات پر **پتلی کمر** بنانے پر **اعتِراض** (۲) اِس پر عاجِز و بے بس ہونے کا اِلزام اور (۳) رِشوت کھانے کا اِتّہام (یعنی تُہمت) ہے۔

**(۱۲)** **اِس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال پُرانی ہے**

**مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اس میں **جنّتی حور کی کُھلی توھین** ہے، جنّت یا **جنّت** کی کسی بھی نعمت کی توہین **صریح کفر** ہے۔

**(۱۳)** حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے

**خدا بھی نہ جانے** تو ہم کیسے جانے

**مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس شعر کے دوسرے مصرع میں کہا گیا ہے: ”**خدا** عَزَّوَجَلَّ **بھی نہ جانے**“ یہ بات **صریح کفر** ہے۔

(۱٤) خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا
مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

اس شعر میں مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی کفریات ہیں ﴿۱﴾ **جب دیکھتا ہوگا** اِس کا مطلب یہ ہوا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر وَقت نہیں دیکھتا ﴿۲﴾ اِس بے حیا کے محبوب کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے نہیں بنایا مَعاذَاللّٰہ اُس کا کوئی اور خالق ہے ﴿۳﴾ کس نے بنایا یہ بھی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم ﴿٤﴾ سوچتا ہوگا ﴿۵﴾ خدا عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھتا ہوگا حالانکہ اللہ تعالٰی **مکان** اور **سَمت** سے پاک ہے۔ بہرحال یہ شعر **کفریات** کا مَلغُوبہ ہے اِس میں ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی طرف جہالت اورمحتاجی کی نسبت ہے کسی اور کو خالق ماننا ہے اللّٰہُ ربُّ العزَّت عَزَّوَجَلَّ کی خالِقِیَّت کا انکار ہے، وہ ہر وقت ہر لمحہ ہر شے کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ شعر میں ان

اَوصاف کا انکار ہے۔ یہ سب قطعاً اجماعاً **کفریات** ہیں۔ **قائل کافر و مرتد** ہو گیا یونہی خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے لئے **مکان** ثابت کیا ہے یہ بھی **کُفر** ہے۔

**(۱۵)** رب نے مجھ پر ستم کیا ہے
زمانے کا غم مجھے دیا ہے

**اِس** شِعر میں دو **کفریات** ہیں (۱) مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ظالم ٹھہرایا گیا اور (۲) اُس پر اِعتِراض کیا گیا ہے۔

**(۱۶)** تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

اِس شِعر میں دو صریح **کفریات** ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ظالم** کہا گیا ہے (۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اِعتِراض** کیا گیا ہے۔

**(۱۷)** او میرے رَبّا رَبّا رے رَبّا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

**اِس** کفریات سے بھرپور شِعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اِعتِراض** اور اس کی **توہین** ہے۔

Go To Index



**فرمانِ مصطفےٰ** :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(۱۸) اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کر لی!

اس شِعر کے مصرعِ ثانی میں **دو صریح کفر** ہیں: (۱) مخلوق کو خدا کہنا (۲) پھر اس کی بندَگی یعنی عبادت کرنا۔

(۱۹) میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں
قسم خدا کی، خدا بن کے آپ رہتے ہیں!

اِس شِعر کے مصرعِ ثانی میں **غیرِ خدا کو خدا** کہا گیا ہے۔ یہ **صریح کفر** ہے۔

(۲۰) کسی پتّھر کی مُورت سے مَحبّت کا ارادہ ہے
پرستِش کی تمنّا ہے عبادت کا ارادہ ہے

اس شِعر میں **پتھر کے بُت کی پوجا کی تمنّا اور نیّت کا اظہار ہے** جو کہ **کُھلا کفر** ہے۔ کیوں کہ ارادۂ کفر بھی **قطعی کفر** ہے۔ اِس شعر میں اپنے لئے **کفر** پر رِضامندی بھی ہے یہ بھی **صریح کفر** ہے۔

(۲۱) مجھے بتا او جہاں کے مالک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے
ترے سمندر میں کیا کمی تھی کہ آج مجھ کو رُلا رہا ہے

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اِس شعر میں **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی پر **اِعتِراض** کا پہلو نُمایاں ہے اِس لئے **کُفر** کا حکم ہے۔ اور اگر شاعر یا جو پڑھے اُس کی مُراد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اِعتِراض** ہو تو **صریح کُفر** ہے اور وہ **کافِر و مُرتَد** ہوجائیگا۔

**(۲۲)** ہر دُکھ کو ہے گلے لگایا، ہر مشکل میں ساتھ نبھایا
ان کی کیا تعریف کروں میں، فرصت سے ہے رب نے بنایا

اِس شعر میں **فرصت سے ہے رب نے بنایا** کے الفاظ کفریہ ہیں کیوں کہ اللہ تعالٰی کے لئے ''**فُرصت**'' کا لفظ بولنا **کُفر** ہے۔

**(۲۳)** اے خُدا بہتر ہے یہ کہ تُو چُھپا پردے میں ہے
پیچ ڈالیں گے تجھے یہ لوگ اِسی چکّر میں ہیں

اس شِعر میں **ربُّ العٰلَمِین** جَلَّ جلالہٗ کو مجبور و بے بس اور دھوکہ کھا جانے والا کہا گیا ہے جوکہ اللّٰہُ ربُّ العٰلَمِین کی **کھلی توہین** ہے۔ اور اللّٰہُ المبین کی توہین **کفر** ہے۔

(۲٤) اب یہ جان لے لے یارب، یا ایمان لے لے یارب
دو جہان لے لے یارب، یا خدا! فنا فنا یہ دل ہوا فنا

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اِس شعر کے اِس حصّے **ایمان لے لے یارب** میں ایمان چلے جانے یعنی کافر ہوجانے پر راضی ہونا پایا جارہا ہے جوکہ **کفر** ہے۔ ''فتاوٰی تاتارخانیہ'' میں ہے: ''جو اپنے کفر پر راضی ہوا تحقیق اُس نے **کفر** کیا۔ (فتاوٰی تاتارخانیہ، ج۵ ص ٤٦٠)

(۲۵) جب سے ترے نَیناں مِرے نَینوں سے لاگے رے
تب سے دیوانہ ہوا سب سے بیگانہ ہوا
رب بھی دیوانہ لاگے رے

اِس شعر کے اِس حصّے **رب بھی دیوانہ لاگے رے** میں شاعِرِ بے بَصائر کے دعوے کے مطابق اس کو خداوندِ قُدّوس عزَّوَجلَّ **مَعاذَ اللّٰہ** عزَّوَجلَّ **دیوانہ** لگ رہا ہے یقیناً یہ اُس عزَّوَجلَّ کی شانِ عالی میں کُھلی گالی اور کُھلا کُھلا **کُفر وارتداد** ہے۔

فتاوٰی تاتارخانیہ میں ہے: ''جو **اللہ** کو ایسے وَصف (یعنی پہچان یا خاصیّت) سے موصوف کرے جو اُس کی شان کے لائق نہیں یا **اللہ** تعالٰی کے ناموں میں سے کسی نام کا یا اس کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اُڑائے یا اس کے وعدے یا وَعید کا انکار کرے تو ایسے آدمی کی تکفیر کی جائے گی یعنی اُس کو **کافر** قرار دیا جائے گا۔

(فتاوٰی تاتارخانیہ، ج۵ ص ٤٦١)

**فرمانِ مصطَفٰے**: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(۲۶) جو بھرتا نہیں وہ زخم دیا ہے مجھ کو، نہیں پیار کو بدنام تو نے کیا ہے

جسے میں نے پُوجا مَسیحا بنا کر، نہ تھا یہ پتا پتّھروں کا بنا ہے

اِس شعر میں اپنے مَجازی محبوب کو **پوجنے** یعنی اُس کی **عبادت** کرنے کا اقرار ہے اور شاعر اس **کفر** کا اقرار کر رہا ہے اور **کفر** کا اقرار بھی **کفر** ہے۔ اگر مذاقاً ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو بطورِ **تَمَسْخُر** اور **ٹَھٹّھا** (یعنی مذاق مسخری میں) کفر کریگا وہ بھی **مُرتَد** ہے اگرچِہ کہتا ہے کہ (میں) ایسا اعتِقاد (یعنی عقیدہ) نہیں رکھتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۶۳، دُرِّمُختَار ج ص ۳۴۳)

(۲۷) رکھوں گا تمہیں دھڑکنوں میں بسا کے

تمہیں چاہتوں کا خدا میں بنا کے

بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وَحدہٗ لاشریک ہے۔ بیان کردہ شعر میں بندے کو ''چاہتوں کا خدا'' مانا گیا ہے جو کہ کُھلا، **کفر و شرک** ہے۔

(۲۸) تم سا کوئی دوسرا اس زمیں پہ ہوا تو رب سے شکایت ہوگی

تمہاری طرف رُخ غیر کا ہوا تو قِیامت سے پہلے قِیامت ہوگی

**فرمانِ مصطَفٰے** :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

اِس شعر میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کرنے کے ارادہ کا اظہار ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کرنا **کفر** ہے۔

(۲۹) مَحَبَّت کی قسمت بنانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا
مَحَبَّت پہ یہ ظُلم ڈھانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۰) تجھے بھی کسی سے اگر پیار ہوتا — ہماری طرح تُو بھی قسمت کو روتا
یہ اشکوں کے مَیلے لگانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۱) مرے حال پر یہ جو ہنستے ہیں تارے — یہ تارے ہیں تیری ہنسی کے نظارے
ہنسی میرے غم کی اُڑانے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

(۳۲) زمانے کے مالک یہ تجھ سے گِلہ ہے — خوشی ہم نے مانگی تھی رونا ملا ہے
گِلہ میرے لب پہ بھی آنے سے پہلے — زمانے کے مالک تُو رویا تو ہوگا

مذکورہ اشعار اللّٰہُ ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کی **توہین** سے بھرپور ہیں، ان اشعار میں کم از کم **پانچ کھلے کفریات** ہیں ﴿۱﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے **رونا** ممکن مانا گیا ہے ﴿۲﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **ظالم** کہا گیا ہے ﴿۳﴾ اسے **محکوم** مانا گیا

**فرمانِ مصطفٰے** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) **مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔**

ہے ﴿۴﴾ اس کو کسی کے رنج وغم اور بے بسی پر **ہنسی اُڑانے** والا قرار دیا گیا ہے اور ﴿۵﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتراض** کیا گیا ہے۔

(۳۳) میں پیار کا پجاری مجھے پیار چاہئے
رب جیسا ہی مجھے سُندر یار چاہئے

اس شعر میں **دو کفریات** ہیں ﴿۱﴾ غیرِ خدا کی **پوجا** یعنی عبادت کا اقرار ہے ﴿۲﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرح کسی اور کا ہونا **ممکن** مانا گیا ہے۔ قراٰنِ مجید فرقانِ حمید پارہ 25 سورۂ شوریٰ، آیت نمبر 11 میں **اللّٰہُ ربُّ العباد** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(۱۱)

ترجمۂ کنزا لایمان: اس جیسا کوئی نہیں اور وُہی سنتا دیکھتا ہے۔

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **بہارِ شریعت** میں لکھتے ہیں: ''**اللہ** ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صِفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسماء (یعنی ناموں میں)۔''

(بہارِ شریعت حصہ اوّل ص ۱۷ مکتبۃ المدینہ)

(۳٤) حُسن خدا ہے حُسن نبی ہے حُسن ہے ہر گلزار میں

حُسن نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے اس سارے سنسار میں

شاعِرِ بے باک نے ''حُسن'' کو خدا کہا ہے اور یہ **کفر** ہے۔

(۳۵) قسمت بنانے والے ذرا سامنے تو آ

میں تجھ کو یہ بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟

مذکورہ شعر میں کئی **کفریّات** ہیں: ﴿۱﴾ عذابِ نار کے حق دار شاعِرِ ناہنجار کا **اللّٰہُ غفّار** عزوجل کو مخاطب کر کے اس طرح کہنا: ''ذرا سامنے تو آ'' **اللہ** تعالٰی کو مقابلہ کیلئے چیلنج کرنا ہے اور یہ اللّٰہُ ربُّ العٰلمین جَلَّ جلالُہٗ کی **سخت توہین** ہے اور ربِّ مُبین عَزَّوَجَلَّ کی توہین **کفر** ہے ﴿۲﴾ ''میں تجھ کو بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا؟'' کہہ کر **اللہ** تعالٰی پر **اعتراض** کیا گیا ہے اور یہ بھی **کفر** ہے اور ﴿۳﴾ اور تیسرا کفریہ ہے کہ اس میں **اللہ** تعالٰی کیلئے **لاعلمی کا پہلو** بھی شاعِر مان رہا ہے یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہیں معلوم شاعِر اسے بتائے گا۔ نعوذ باللّٰہ تعالی

## ایمان برباد ہوگیا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! **قطعی کفر** پر مبنی ایک بھی شعر جس

نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کفر میں جا پڑا اور اسلام سے خارج ہو کر **کافر و مُرتد** ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اَکارت ہو گئے یعنی پچھلی ساری نَمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شُدہ تھا تو **نکاح بھی** ٹوٹ گیا اگر کسی کا **مُرید** تھا تو بیعت (بَے۔عَت) بھی ختم ہو گئی۔ اس پر **فرض** ہے کہ اس شِعر میں جو **کفر** ہے اُس سے **فوراً توبہ** کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ **مُرید** ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامِعِ شرائط پیر کا مُرید ہو اگر سابِقہ بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے **نکاح** کرے۔

**جس** کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنایا پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فِلمی گانے سننے اور گنگنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی **اِحتیاطاً توبہ** کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز **تجدیدِ بیعت** اور **تجدیدِ نکاح** کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

## تجدید ایمان کا طریقہ

**اب** میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے **ایمان** لانے کا طریقہ

**فرمانِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

عرض کرتا ہوں، دیکھئے! توبہ دل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضَروری ہے صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں۔ مَثَلاً کسی ایک نے **کفر** بک دیا اُس کو دوسرے نے اس طرح توبہ کروادی کہ اُس کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں **کفر** کیا ہے جس سے میں اب توبہ کر رہا ہوں۔ اس طرح توبہ نہیں ہوسکتی۔ بَہَر حال جس **کفر** سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس **کفر** کو **کفر** تسلیم کرتا ہو، دل میں اُس **کفر** سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ جو **کفر** سرزد ہوا **توبہ** میں اُس کا تذکِرہ بھی ہو۔ مَثَلاً گانے کے اِس **کفریہ** مصرع "خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے" سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس طرح کہے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں نے یہ کفر بک دیا کہ "خدا بھی نہ جانے" میں اس سے بیزار ہوں اور اس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہٖ وَاٰلہٖ وَسَلَّم۔ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہٖ وَاٰلہٖ وَسَلَّم **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **کے رسول ہیں۔** اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگئی اور **تجدیدِ ایمان** بھی۔ اگر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی **کُفرِیّات** بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں

**فرمانِ مصطفےٰ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہے: **''یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ**! مجھ سے جو جو کُفرِیّات صادِر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں۔''** پھر کلمہ پڑھ لے۔(اگر کلمہ شریف کا ترجَمہ معلوم ہے تو زَبان سے ترجَمہ دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً **توبہ** کرنا چاہے تو اسطرح کہے: **''یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھ سے اگر کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں''** یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجئے۔

**مَدَنی مشورہ:** روزانہ ہی سونے سے قبل احتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان کرلینا چاہیئے۔ یاد رکھئے! **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جس کا **کفر** پر خاتِمہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنَّم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔

# تجدِیدِ نِکاح کا طریقہ

تَجدیدِ نِکاح کا معنیٰ ہے: ''نئے مَہر سے نیا **نِکاح** کرنا''۔ اِس کیلئے لوگوں کو اِکٹھّا کرنا ضَروری نہیں۔ **نِکاح** نام ہے اِیجاب وقَبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مَرد مسلمان یا ایک مَرد مسلمان اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ **خُطبۂ نِکاح** شرط نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ خُطبہ یاد نہ ہو تو

**اَعُوْذُ بِاللّٰہ** اور **بِسمِ اللّٰہ** شریف کے بعد **سورۂ فاتِحہ** بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم ازکم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اُس کی رقم **مَہر** واجِب ہے۔ مَثَلاً آپ نے پاکستانی 786 روپے **اُدھار مَہر** کی نیّت کر لی ہے ( مگر یہ دیکھ لیجئے کہ مذکورہ چاندی کی قیمت پاکستانی 786 روپے سے زائد تو نہیں ) تو اب مذکورہ گواہوں کی موجودَگی میں آپ "اِیجاب" کیجئے یعنی عورت سے کہیے: "میں نے پاکستانی 786 روپے **مَہر** کے بدلے آپ سے **نکاح** کیا۔" عورَت کہے: "میں نے قَبول کیا۔" نکاح ہو گیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ **عورت** ہی خُطبہ یا سورۂ فاتِحہ پڑھ کر "اِیجاب" کرے اور مَرد کہے: "میں نے قَبول کیا"، **نِکاح** ہو گیا۔ بعدِ **نکاح** اگر عورت چاہے تو **مَہر** مُعاف بھی کر سکتی ہے۔ مگر مَرد بِلا حاجتِ شَرعی عورت سے **مَہر** مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

## حالتِ ارتِداد میں ہونے والے نِکاح کا مسئلہ

**مُرتَد** ہو جانے کے بعد کوئی شخص اگرچہ بظاہِر نیک راستے پر آ گیا،

داڑھی، زلفوں، عمامے اور سنّتوں بھرے لباس سے بھی آراستہ ہو گیا مگر اُس نے اپنے اُس کفر سے توبہ وتجدیدِ ایمان نہ کیا تو بدستور **مُرتَد** ہے، توبہ وتجدیدِ ایمان سے پہلے جو بھی نیک عمل کیا وہ مقبول نہیں، بیعت کی تو نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر نِکاح بھی کیا تو نہ ہوا۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد **11** صَفْحَہ 153 پر فرماتے ہیں: ''مَعاذَ اللہ اگر مرد یا عورت نے پیش از نکاح (یعنی نکاح سے قبل) **کُفرِ صریح** کا ارتِکاب کیا تھا اور بے توبہ و (نئے سرے سے قبولِ) اسلام اُن کا **نِکاح** کیا گیا تو قطعاً نکاح باطِل، اور اس سے جو اولاد ہوگی وَلَدُ الزِّنا، اسی طرح اگر بعدِ نکاح اُن میں کوئی مَعاذَ اللہ **مُرتَد** ہو گیا اور اس کے بعد کے جِماع سے اولاد ہوئی تو وُہ بھی **حرامی** ہوگی۔'' لٰہذا کسی نے **اِرتِداد** کے بعد اگر **نِکاح** کیا ہو اور **نِکاح** کے بعد اگرچِہ **توبہ وتجدیدِ ایمان** کر چکا ہو تو بھی اب نئے سِرے سے **نِکاح** کرنا ہوگا۔ اِس کیلئے دھوم دھام شرط نہیں، گھر کی چار دیواری میں بھی **نکاح**

ہوسکتا ہے۔ اِسکا طریقہ آگے گزر چکا ہے۔ ہاں اگر لوگوں کے سامنے **مُرتَد** ہوا تھا اور پھر اِسی حال میں **نِکاح** کیا تھا تو پھر سب کے سامنے **توبہ وتجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح** کرنا ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے: **رسولِ کریم** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم کوئی گناہ کرو تو اس سے توبہ کرلو، **اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ** یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور عَلانیہ گناہ کی توبہ عَلانیہ۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲۰ ص ۱۵۹ حدیث ۳۳۱ ،دار احیاء التراث العربی بیروت)

## اِحتیاطی تجدیدِ ایمان کب کریں؟

**مَدَنی مشورہ** ہے روزانہ کم از کم ایک بار مَثَلاً سونے سے قَبل (یا جب چاہیں) **اِحتیاطی توبہ وتجدیدِ ایمان** کرلیجئے اور اگر بَآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی اِحتیاطاً **تجدیدِ نکاح** کی ترکیب بھی کرلیا کریں۔ ماں، باپ، بہن بھائی اور اَولاد وغیرہ عاقِل وبالِغ مسلمان مرد و عورت **نِکاح** کے گواہ بن سکتے ہیں۔ **اِحتیاطی تجدیدِ نکاح بالکل مفت ہے** اس کے لئے مَہر کی بھی ضَرورت نہیں۔

Go To Index

بیان:10

# سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

## دُرُود شریف کی فضیلت

**سرکارِ مدینۂ منوّرہ**، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اس کی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۵ ص ۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اس رِسالے میں موجود سیلفی کے بارے میں واقِعات وغیرہ زیادہ تر NET سے حاصِل کئے گئے ہیں۔

## ﴿۱﴾ چور کیسے گِرِفتار ہوا؟

**فرانس** کے شہر ''روش فوغ'' (Rochefort) میں موبائل فون چوری کرنے والا 22 سالہ نوجوان **سیلفی** (Selfie) بنانے کے شوق کی وجہ سے گِرِفتار ہوگیا۔ ایک اَخباری اِطّلاع کے مُطابِق اس مُلزم نے جولائی کے مہینے میں اسی شہر سے ایک شَخْص کا موبائل فون چوری کیا تھا۔ کافی دن گزر جانے کے بعد اس نے شہر میں گھومتے پھرتے اس فون سے اپنی ایک **سیلفی** بنائی لیکن اسے یہ عِلْم نہیں تھا کہ اس اسمارٹ فون کے مالِک نے فون کی سیٹنگز (Settings) ایسی کر رکھی تھیں کہ اس کے ذَرِیْعے اُتاری گئی ہر تصویر خود بخود اُس شہری کے گھر کے کمپیوٹر پر مُنتقِل ہو جاتی تھی۔ اس مُلزم نے جیسے ہی اپنی **سیلفی** بنائی، وہ فوراً فون کے مالِک کے گھر پر اس کے کمپیوٹر تک پَہُنچ گئی! اس نے وہ تصویر بِلا تاخیر پولیس تک پَہُنچا دی جس کے نتیجے میں پولیس **سیلفی** میں دکھائی دی جانے والی جگہ پر پَہُنچی اور اس چور کو گِرِفتار کرلیا۔

## جان بوجھ کر ہلاکت پر پیش ہونا حرام ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیلفی** (Selfie، یعنی اپنی تصویر خود لینے) کا شوق آج کل عُروج پر ہے۔ اب سے چند سال پہلے تک **سیلفی** (Selfie) کا لفظ ہی انگلش لُغت میں موجود نہیں تھا! 2013ء میں اس لفظ کو نہ صِرْف ڈِکشنری میں شامل کیا گیا بلکہ اِسے اِس سال کا ''اَہم ترین لفظ'' بھی قرار دیا گیا! **سیلفی** بنا کر سوشل میڈیا پر نَشْر کر کے پسند (Like) اور ناپسند (Dislike) کے تأثرات کا مُطالَبہ بھی کیا جاتا ہے۔ کم وَقْت میں زیادہ سے زیادہ شہرت پانے

Go To Index





کے لئے مشہور شخصیات، بُلند و بالا عمارات، آبشاروں، بلکہ شیر اور مگرمچھ جیسے خونخوار جانوروں، شارک جیسی خطرناک مچھلیوں اور چلتی ٹرینوں کے سامنے **سیلفی** لینے کے شوق میں اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالنے والے لوگ بھی کافی تعداد میں دنیا کے اندر پائے جاتے ہیں۔ یاد رہے! بِلا مَصلَحتِ شَرعی جان بوجھ کر اپنے آپ کو ہلاکت پر پیش کرنا گُناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **اللہ** تعالٰی پارہ 2 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** آیت 195 میں ارشاد فرماتا ہے:

**وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ** ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

## سیلفی کے نقصانات

**سیلفی** کے کیا فائدے ہیں یہ تو اس کے شائقین سے پوچھئے! ہو سکتا ہے وہ یادگار، حیران کن اور دلچسپ منظر کے حوالے سے **سیلفی** کو مُفید قرار دیں لیکن مختلف صورتوں میں اس کے نقصانات کی فِہرِسْت فوائد سے کہیں طویل ہے، مَثَلاً ❁ **سیلفی** کا شوق پورا کرنے کے لئے وَقْت جیسی قیمتی شے ضائع کرنا پڑتی ہے ❁ مال خرچ ہوتا ہے ❁ انسانی صحّت کو نقصان پہنچتا ہے ❁ خطرناک اور حیران کن سیلفیز کا شوق جان بھی لے سکتا ہے ❁ ''نو سیلفی زون'' میں **سیلفی** بنانے پر قانون کی خلاف ورزی پر سزا ہو سکتی ہے ❁ بے ہودہ سیلفیز کی وجہ سے بے حیائی پھیلتی ہے ❁ بعض نادان لڑکیاں اپنی **سیلفی** سوشل میڈیا پر ڈال دیتی ہیں، گندے ذِہن کے لوگ جدید تکنیک کے ذَرِیعے ان تصاویر کی ''گندی ترکیب'' بنا کر اس کی عزت کو خاک میں ملا سکتے ہیں ❁ موبائل فون بِالخصوص سوشل میڈیا اور **سیلفی** میں گُم رہنے والے لوگ

گھر کے اَفراد کو وَقْت دینے میں ناکام ہونے کی صورت میں بندوں کی حق تلفیوں کے گناہوں میں پڑنے کے ساتھ ساتھ گھر میں جھگڑوں کا بھی باعِث بن سکتے ہیں۔

## ”وَقْت لیوا“ شوق

یہ شوق ”وَقْت لیوا“ ہے کیونکہ **سیلفی** لینے کے لئے حیران کُن جگہ کا اِنتخاب کرنا، کئی کئی گھنٹے صَرْف کرکے اُس جگہ تک پَہُنچنا، پھر اس **سیلفی** کو سوشل میڈیا پر عام کرنا اور اس کے بعد اس کا فیڈ بیک (Feedback) چیک کرنا کہ کتنے لوگوں نے لائیک (Like) کیا ہے اور ڈِس لائیک (Dislike) کرنے والے کتنے ہیں، ان تمام کاموں میں کافی وَقْت خرچ ہوجاتا ہے۔ یاد رکھئے! اوقات ولمحات انمول ہیرے ہیں، ان کی اَہَمِّیَّت بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔ یعنی ”دو نعمتیں ہیں جن میں بَہُت سے لوگ گھاٹے (یعنی نقصان) میں ہیں ﴿۱﴾ صِحّت و ﴿۲﴾ فَراغت۔“ (بُخاری ج٤ ص٢٢٢ حدیث ٦٤١٢) غور کیجئے کہ ہر آنے والی صُبْح ڈبل بارہ گھنٹے ساتھ لاتی ہے، یوں امیر ہو یا غریب، مرد ہو یا عورت، بچّہ ہو یا بوڑھا، اُستاد ہو یا طالِبُ الْعِلْم (بشرطِ زندگی) اسے روزانہ دن رات کے 1440 مِنَٹ کی دولت بغیر کسی محنت کے مل جاتی ہے، عیسوی سال کے حساب سے ان مِنٹوں کو جَمْع کیا جائے تو 365 دن میں 5 لاکھ 25 ہزار 600 مِنَٹ یا 8 ہزار 7 سو 60 گھنٹے بنتے ہیں۔ اس دولت کو انسان چاہے تو ضائع کردے اور چاہے تو اس سے نَفْع یعنی فائدہ اٹھا لے۔ وَقْت وہ دولت ہے جو

ذخیرہ (Store) نہیں کی جاسکتی ، آپ اس سے فائدہ نہ بھی اٹھائیں تب بھی یہ گزر جاتا ہے جیسے بَرْف کہ یہ اِستِعمال نہ بھی ہو تب بھی پگھل کر خَتْم ہو جاتی ہے۔ اب دِیانت داری سے بتایئے کہ جو وَقْت اچّھے اور نیک کاموں میں گزار کر آخرت کی بھلائیوں کے حُصُول میں استِعمال ہو سکتا ہے اُسے **سیلفی** اور دیگر فُضُولیات میں گزارنا خَسارے (یعنی نقصان) کا سودا ہے یا نہیں؟

## "مال لیوا" شوق

**سیلفی** (Selfie) کا شوق مُفت میں پورا نہیں ہوتا بلکہ اچّھے سے اچّھا موبائل یا کیمرا خریدا جاتا ہے ، انٹرنیٹ کی فیس بھی جیب سے دی جاتی ہے ، ہاتھ میں موبائل پکڑ کر **سیلفی** لینے کا دور بھی پُرانا ہوا ، اب تو **سیلفی** لینے کے لئے طرح طرح کے آلات منظرِ عام پر آرہے ہیں جو ظاہِر ہے رقم ہی کے ذَرِیْعے خریدے جاتے ہیں۔

## ﴿۲﴾ سانپ کے ساتھ سیلفی مہنگی پڑی

**ایک** امریکی شخص کو سانپ کے ساتھ **سیلفی** لینے کا شوق بیدار ہوا ، وہ جب **سانپ** کے ساتھ **سیلفی** بنانے لگا تو **سانپ** نے موقع پا کر اُس کے بازو پر ڈس لیا اور جھاڑیوں میں فِرار ہو گیا۔ **سانپ** کے زہر نے تیزی سے اپنا اثر دکھانا شُروع کیا ، امریکی کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگا اور وہ دَرْد کی شدّت سے بُری طرح تڑپنے لگا۔ اُسے طبّی امداد دینے کے لئے قریبی اَسپتال لے جایا گیا جہاں زَہْر کے خاتمے کے لئے خُصُوصی تِریاق (یعنی زہر کا اُتارا) دیا گیا ، اور کئی ایک انجکشن لگانے پڑے۔ صحّت یابی کے بعد جب امریکی کو اَسپتال انتِظامیہ کی

جانِب سے بل دیا گیا تو اس کی آنکھیں ایک بار پھر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ **اس کی سیلفی کے شوق نے اَسپتال کا بل ایک لاکھ ڈالر** (تقریباً ایک کروڑ پاکستانی روپے) سے **زائد بنا دیا تھا!** اُس امریکی کے پاس ایک سال سے زائد عرصے سے ایک اور سانپ موجود تھا لیکن اس واقعے سے وہ اس قدر خوفزدہ ہوا کہ اُسے بھی جنگل میں لے جا کر آزاد کر دیا۔

## ﴿۳﴾ آپریشن کے دوران سیلفی لینے والے ڈاکٹرز

**چین** کے شمال مغربی صوبے ’’شانچی‘‘ کے پرائیویٹ اَسپتال میں ڈاکٹروں پر **سیلفی** بنانے کا ایسا بھوت سُوار ہوا کہ وہ آپریشن کے دوران بھی **سیلفی** بنانے میں مصروف رہے، کسی نے وِکٹری (فتح) کا نشان بنایا تو کسی نے مسکرانے کا پوز دیا۔ تصویریں منظرِ عام پر آنے کے بعد محکمۂ صحّت کے حُکّام نے غفلت برتنے پر تین سینئر ڈاکٹروں کو عہدے سے بر طرف کر دیا۔ جبکہ تصویر میں نظر آنے والے دیگر عملے کو سرزنش (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کی گئی اور ساتھ ہی ساتھ اُن کی تین ماہ کی تنخواہیں بھی روک دی گئیں۔ اَسپتال انتظامیہ نے اِس عمل پر عوام سے مُعافی مانگتے ہوئے کہا کہ اِس آپریشن تھیٹر میں یہ آخری آپریشن تھا اِس لئے ڈاکٹرز کی جانب سے یہ حرکت سامنے آئی۔

## صحّت کو نقصان پہنچانے والا شوق

اوہائیو یونیورسٹی کی شائع کردہ تحقیق کے مطابِق سوشل میڈیا کے سیکڑوں شائقین کی جانچ کی گئی، جس میں یہ بات سامنے آئی کہ جو لوگ کافی زیادہ سیلفیز شائع کرتے ہیں اُن

میں نفسیاتی بیماری کے شُبہات اور ذِہنی اَمراض کے خدشات (یعنی خطرات) بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ جبکہ لندن کے طِبّی ماہِرین کا کہنا ہے کہ اسمارٹ فون سے زیادہ سیلفیز لینا نہ صِرف چِہرے کی جلد (Skin) کو مُتأَثِّر کرتا ہے بلکہ اِس سے چہرے پر جھرّیاں بھی پڑتی ہیں۔ ماہرین کے مُطابِق اسمارٹ فون سے خارج ہونے والی روشنی اور الیکٹرومیگنیٹک ریڈی ایشن (Electromagnetic Radiation) چِہرے کی جِلد (Skin) کو نقصان پہنچاتی ہے، اس سے بُڑھاپے کی طرف سفر تیز ہو جاتا اور چہرے پر جھرّیاں اُبھر آتی ہیں۔

## "جان لیوا" شوق

**سیلفی** کا شوق جان لیوا بھی ثابت ہوسکتا ہے، **سیلفی** کے شوقین افراد عوامی مقامات پر عجیب وغریب حرکات کرتے ہوئے اپنی اور دوسروں کی سلامَتی کو خطرات میں ڈال دیتے ہیں جس کا نتیجہ اَسپتال کا بیڈ یا موت کا بستر ہوتا ہے۔ ایک اَخباری اِطّلاع کے مُطابِق 2014ء سے 2016ء تک **سیلفیز** لینے کے جُنون میں کم وبیش 49 اموات واقع ہو چکی ہیں، فوت شدگان افراد میں زیادہ تر 21 سال کی عُمْر تک کے ہیں اور 75 فی صد مرد ہیں۔ **سیلفی** کے لئے سب سے زیادہ خطرناک مقام بلندی یا پانی ہے۔ 16 افراد اونچی ڈھلوانوں یا چٹانوں سے گر کر، 14 افراد ڈوب کر اور 8 افراد ٹرینوں سے ٹکرا کر فوت ہوگئے۔ چار گولی چلنے سے، دو گرینیڈ سے، دو طیّاروں سے ٹکرا کر، دو کار کی ٹکر سے اور ایک جانور کے حملے سے فوت ہوا۔ زیادہ تر اَموات "ہند" میں ہوئیں، اسی لئے ہند میں 16 مقامات پر **سیلفی**

لینا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ دوسرے نمبر پر ''رُوس'' ہے جب کہ **سیلفیز** سے ہونے والی اَموات میں پاکستان دسویں نمبر پر ہے۔ بطورِ عبرت چند منتخب واقِعات مُلاحَظہ کیجئے:

## ﴿٤﴾ دستی بم کے ساتھ سیلفی

**رُوس** میں پہاڑ کی چوٹی پر دونوجوان اُس وَقْت اِنتِقال کر گئے، جب انہوں نے ایک دستی بم کی پِن نکالتے ہوئے اُس کے ساتھ **سیلفی** بنانے کی کوشش کی۔

## ﴿٥﴾ تاج مَحَل کی سیڑھیوں سے گِر کر فوت ہوگیا

**جاپان** کا ایک سیّاح مشہور تاریخی عمارت تاج مَحَل (آگرہ، ہند) میں ''رائل گیٹ'' کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے **سیلفی** لینے کی کوشش کے دوران گر کر جان کی بازی ہار گیا۔

## ﴿٦﴾ ماں باپ اور بیٹی پانی میں بہ گئے

خیبر پختونخواہ (پاکستان) کے ایک گاؤں ''بِیسِیاں'' کے قریب دریائے کُنھار کے کنارے 11 سالہ لڑکی **سیلفی** لے رہی تھی کہ اچانک اُس کا پاؤں پھسلا اور وہ دریا میں جاگری، ماں نے اپنی بیٹی کو بچانے کے لئے دریا میں چھلانگ لگائی تو وہ بھی پانی میں بہ گئی، ماں بیٹی کو ڈوبتے دیکھ کر بیٹی کا باپ بھی دریا میں کود گیا اور وہ بھی بے چارہ ڈوب گیا۔ لڑکی کے ماں باپ کا تعلُّق صوبۂ پنجاب (پاکستان) سے تھا اور دونوں ڈاکٹر تھے اور چُھٹّیوں میں سیر و تفریح کے لئے وہاں گئے تھے، مذکورہ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی ایک 9 سالہ بیٹی اور ایک 6 سال کا بیٹا بھی ہے جو حادِثے کے وَقْت وہاں موجود تھے۔ آہ! **سیلفی** کے شوق نے زندہ رہ جانے والی بچّی

اور بچّے سے اُن کی بڑی بہن اور ماں باپ کو چھین کر انہیں یتیم و بے سہارا کر دیا!

## ﴿۷﴾ 17ویں منزل سے نیچے جاگری

بارہ سالہ روسی لڑکی **سیلفی** لیتے ہوئے بالکنی (Balcony) سے نیچے گر کر فوت ہو گئی۔ تفصیلات کے مطابق وہ 17 ویں منزل پر واقع اپنے فلیٹ کی ریلنگ (Railing) پر بیٹھ کر **سیلفی** بنانے کی کوشش میں اپنا توازُن (Balance) برقرار نہ رکھ سکی اور نیچے جا گری۔ وہ اپنی ماں کو یہ کہہ کر گئی تھی کہ ''ہوا خوری کے لیے چھت پر جا رہی ہوں۔'' لیکن چھت پر جانے کی بجائے بالکنی میں **سیلفی** لینے پہنچ گئی۔ پولیس کے مُطابِق اُس لڑکی نے یہ تصویر اپنی ایک سہیلی کو بھیج دی، سہیلی نے محسوس کیا کہ یہ تصویر خطرناک جگہ پر لی گئی ہے، لہٰذا اُس نے فوری طور پر اُسے فون کیا مگر فون ریسیو (Receive) نہ ہو سکا پھر اُس سہیلی نے یہ تصویر اُس کی ماں کو بھجوا دی مگر اُس وَقْت تک لڑکی نیچے گر کر دم توڑ چکی تھی۔ ایک راہ گیر نے پولیس کو لڑکی کی لاش کے بارے میں اِطّلاع دی۔

## ﴿۸﴾ تیراکی کے دوران سیلفی لینا جان لیوا ثابت ہوا

شمس آباد کے عَلاقے ''کوتوال گوڑہ'' حیدر آباد (ہند) میں دو نوجوان تیراکی کے دوران **سیلفی** لیتے ہوئے پانی میں ڈوب گئے۔ تفصیلات کے مُطابِق حیدر آباد (ہند) کے 14 نوجوان ''کوتوال گوڑہ'' میں تیراکی (سویمنگ۔Swimming) کیلئے آئے، ان میں سے کوئی بھی تیرنا نہیں جانتا تھا۔ ان میں سے دو نوجوان جن کی عُمریں بِالتَّرتیب 17 اور 18 سال

تھی، **سیلفی** لے رہے تھے کہ پھسل کر ایک گڑھے میں جا پھنسے اور ڈوب کر فوت ہو گئے۔

## ﴿۹﴾ سفید شیر کا نوالہ بن گیا

دِہلی (ہند) کے ایک چڑیا گھر (Zoo) میں ایک نوجوان **سیلفی** بنانے کیلئے کوئی انوکھی جگہ تلاش کرتے کرتے **سفید شیر** کے پنجرے کے پاس جا پہنچا اور جیسے ہی **سیلفی** بنانے کیلئے تیّار ہوا شیر نے اُس کو دبوچ لیا اور وہ موقع پر ہی خَتْم ہو گیا۔

## ﴿۱۰﴾ سیلفی لیتے ہوئے پِستول چل گیا

مرکز الاولیا (لاہور پاکستان) کا 22 سالہ نوجوان 2016ء میں **سیلفی** لینے کی دیوانگی کا غالِباً پہلا شکار بنا۔ پولیس کے مُطابِق نوجوان اپنے دوست کے ہمراہ اپنے سینے پر اصلی پستول رکھ کر **سیلفی** بنا رہا تھا کہ غَلَطی سے ٹریگر دب گیا، اُسے فوری طور پر قریبی اَسپتال پَہُنچایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔

## ﴿۱۱﴾ ٹرین کی ٹکر

دسمبر 2015ء میں راولپنڈی (پاکستان) میں ایک نوجوان ریلوے ٹریک پر کھڑے ہو کر چلتی ٹرین کے ساتھ **سیلفی** لینے کی کوشِش کر رہا تھا مگر بدقسمتی سے ٹرین سے ٹکرا جانے کی وجہ سے موقع پر ہی دم توڑ گیا۔

## ﴿۱۲﴾ عورت ٹرین سے نیچے گر گئی

"کولمبو" میں 25 سالہ چینی عورت اُس وَقْت ٹرین سے باہَر جا گری جب وہ اپنے

موبائل فون کے ذَرِیْعے ٹرین کے فُٹ بورڈ (Footboard) پر **سیلفی** اتار رہی تھی۔ اُس کو اَسپتال لے جایا گیا لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسی۔

## ﴿۱۳﴾ کھلونا پستول کے ساتھ سیلفی موت کا سبب بنی

**اسکول** کے دو طالبِ عِلْم کھلونا پستول کے ساتھ **سیلفی** لے کر سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے کے شوق میں پولیس کی اصلی پستول کا نشانہ بن گئے۔ دونوں طَلَبہ پارک میں کھڑے کھلونا پستول کے ساتھ **سیلفی** بنا رہے تھے کہ مقامی پولیس نے ڈاکو سمجھ کر ان پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجے میں ایک طالبِ عِلْم شدید زخمی ہو گیا اور اَسپتال میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ یہ افسوسناک واقعہ جون 2015 میں پاکستان کے شہر سردار آباد (فیصل آباد) میں پیش آیا۔

## ﴿۱۴﴾ انوکھی سیلفی نے موت کی نیند سُلا دیا

مئی 2015ء میں ''رُومانیہ'' کی اٹھارہ سالہ لڑکی اپنی سَہیلی کے ہمراہ ریلوے اسٹیشن پہنچی تاکہ وہ ایک **انوکھی سیلفی** بنا کر سوشل میڈیا (Social media) پر پوسٹ کر سکے، لیکن ٹرین کی چھت پر چڑھ کر بجلی کی تاروں پر ہاتھ لگا بیٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے تاروں میں موجود 27000 وولٹ کے دوڑتے کرنٹ نے اُسے موت کی نیند سُلا دیا۔

## ﴿۱۵﴾ سیلفی کی شائقہ طالِبہ پُل سے گری اور......

2014ء میں نرسنگ کی 23 سالہ طالِبہ ''جنوبی اسپین'' میں واقع ایک پل پر **سیلفی** لینے کی

کوشش میں اپنا توازُن (Balance) برقرار نہ رکھ سکی اور 15 فٹ نیچے کنکریٹ سے بنے اسٹرکچر (Structure) پر جا گری، اَسپتال پہنچائی گئی مگر وہاں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسی۔

## ﴿۱٦﴾ سیلفی بنانے والی کو جب کرنٹ کا زوردار جھٹکا لگا......

رُوس کے شہر ''سینٹ پیٹرز برگ'' کے ریلوے پُل کے بُلند ترین مقام پر 17 سالہ لڑکی **سیلفی** بنانا چاہتی تھی کہ اسی کوشش کے دَوران 1500 وولٹ کے دوڑتے کرنٹ کی تاروں سے ٹکرا گئی اور کرنٹ کے جھٹکے نے اُسے پل سے 30 فٹ نیچے پھینک دیا جس سے اُس کی موت واقع ہوگئی۔

## ﴿۱۷﴾ سیلفی کے شوق نے سمندر میں بہا دیا!

''فِلپائن'' میں 18 سالہ لڑکی اپنی سہیلی کی سالگرہ کے موقع پر سَمُندر کی لہروں کے درمیان ''گروپ سیلفی'' لیتے ہوئے ڈوب کر فوت ہوگئی۔ انجنیئرنگ (Engineering) کی طالِبہ کو سَمُندر کی لہریں اُس وَقْت بہا کر لے گئیں جب وہ اپنی ہم جولیوں کے ہمراہ **سیلفی** بنانے میں مصروف تھی۔

## ﴿۱۸﴾ میاں بیوی پہاڑ سے گر کر ہلاک

اگست 2014ء میں پُرتگال کے کابوڈا روکا (Cabo da Roca) نامی پہاڑ کی چوٹی کے کنارے پر کھڑے ہو کر میاں بیوی اپنے بچوں کے ہمراہ **سیلفی** لینے کی کوشش کر رہے تھے، اس دَوران پیر پھسلنے کے باعِث وہ دونوں نیچے جا گرے اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ بچّوں نے ماں باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے موت کی آغوش میں جاتے ہوئے دیکھا۔

## ﴿۱۹﴾ پل سے لٹک کر سیلفی

جون 2016ء میں یونیورسٹی کا 17 سالہ اسٹوڈنٹ اُس وَقْت فوت ہوگیا جب وہ ''ماسکو'' کے ایک پل سے لٹک کر **سیلفی** بنانے کی کوشش کررہا تھا۔ اِس سے قبل وہ رُوس کے شہر ''وولوگڈا'' میں بلند چھتوں سے اپنی کئی تصاویر بنا چکا تھا۔

## ﴿۲۰﴾ 1640 فٹ گہرے آبشار میں جا گرا

**سیلفی** لینے کے دوران 28 سالہ کوریَن سَیّاح امیزون جنگل کے گہرے آبشار میں گر کر موت کا شکار ہوگیا۔ مذکورہ نوجوان **سیلفی** لیتے ہوئے توازُن (Balance) برقرار نہ رکھ سکا اور پھسل کر 1640 فٹ گہرے آبشار میں جا گِرا، سَیّاح کی لاش بہتی بہتی 7 میٹر گہری جھیل میں جا پہنچی جہاں سے ریسکیو ادارے کے تیراکوں نے لاش کو نکال کر قریبی اَسپتال میں مُنتقِل کردیا۔

## ﴿۲۱﴾ دو قریبی رشتے دار دریا میں ڈوب گئے

**سیلفی** کے جُنون نے صوبہ خیبر پختونخواہ (پاکستان) کی ''وادیِ کاغان'' میں ہفتے کے روز ایک مرد اور ایک عورت کی جان لے لی۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ دریائے کُنھَار کے کنارے پتّھر پر کھڑے ہو کر 29 سالہ نوجوان **سیلفی** لے رہا تھا کہ اُس کا پاؤں پِھسلا اور وہ دریائے کُنھَار میں گر گیا، اُس کو بچانے کی خاطِر اُس کی قریبی عزیزہ نے بھی دریا میں چھلانگ لگا دی اور دونوں ڈوب گئے۔ مقامی عَینی شاہِد نے بتایا کہ نوجوان پتّھر پر کھڑے ہو کر **سیلفی** لے رہا تھا، میں اُس کو مَنْع کرنے ہی والا تھا کہ اُس کا پاؤں پِھسلا اور وہ دریا میں گر گیا۔

## ﴿۲۲﴾ سانپ نے ڈس لیا

سَرائے عالمگیر (پنجاب، پاکستان) سانپ کے ساتھ **سیلفی** بنانے والا 26 سالہ نوجوان سانپ کے ڈسنے سے موت کی آغوش میں جا سویا۔ مذکورہ نوجوان ''بنّوں'' کا رہائشی تھا اور اپنے رشتے داروں کو ملنے ''سَرائے عالمگیر'' آیا ہوا تھا۔ (جنگ اخبار آن لائن 12 اکتوبر 2016ء)

## ﴿۲۳﴾ سیلفی بناتے ہوئے پہاڑی نالے میں گر پڑا اور.....

مرکز الاولیا (لاہور، پاکستان) کا رہائشی ایک شخص وادیِ نیلم کے پُر فضا مقام کُٹَن میں ''جاگران ندی'' کے پُل پر کھڑا ہو کر **سیلفی** بنا رہا تھا کہ پاؤں پِھسلنے کی وجہ سے ندی میں جا گرا، دیگر دوستوں نے زخمی حالت میں بہتے ہوئے نوجوان کو نکال کر طِبّی امداد کے لئے فوجی اَسپتال مُنتقِل کیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا، مُتَوَفّی (یعنی فوت ہونے والے) کی لاش کو تدفین کے لئے وُرَثا کے حوالے کر دیا گیا۔ (ایضاً 12 جولائی)

## ﴿۲۴﴾ 2 نوجوان ڈوب گئے جبکہ.....

ہالا (سندھ) میں **سیلفی** لیتے ہوئے 2 نوجوان دریا میں گر کر ڈوب گئے تیسرے کو بچا لیا گیا۔ تینوں نوجوان دریائے سندھ کے کنارے کھڑے ہو کر **سیلفی** بنا رہے تھے کہ پاؤں پھسلنے سے دریا میں گر گئے، موقع پر موجود مَلّاحوں (Sailors) نے ایک نوجوان کو زندہ نکال لیا تاہم دو ڈوب گئے۔ (ایضاً 11 جولائی)

## ﴿۲۵﴾ بندوق پکڑ کر سیلفی بنانے والے کی جان گئی

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) بندوق پکڑ کر **سیلفی** بنوانے والا نوجوان اچانک ہاتھ

ٹریگر پر آجانے سے گولی لگنے سے فوت ہوگیا۔ چمن شاہ روڈ کا نوجوان رَمَضانُ الْمبارَک میں تراویح کی نماز پڑھنے کیلئے مقامی مسجِد میں گیا، جہاں اس نے سکیوریٹی گارڈ سے بندوق لے کر **سیلفی** اتروانے کی ضد کی کہ اچانک ہاتھ ٹریگر پر آگیا اور گولی پیٹ میں جا لگی جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا، طبّی امداد کیلئے اَسپتال داخِل کروا دیا گیا، بعدازاں لاہور کے اَسپتال لے جایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ (جنگ اخبار آن لائن 24 جون 2016ء)

## ﴿۲۶﴾ گولی چلنے سے 43 سالہ شخص فوت

انوکھے اور عجیب وغریب انداز میں **سیلفی** لینے کے دوران زندگی کی بازی ہار جانے کی بات اب کچھ نئی نہیں رہی، ''امریکا'' میں ایک شخص اپنے دوست کے ساتھ پستول ہاتھ میں لیے **سیلفی** لے رہا تھا کہ اچانک گولی چل گئی اور وہ موقع پر ہی فوت ہوگیا۔ پولیس کے مُطابِق **سیلفی** لینے کے دَوران وہ شخص کئی بار پستول گولیوں سے خالی کرتا اور بھرتا رہا جبکہ اِس عمل میں پستول سے گولیاں نکالتے وَقْت ایک گولی اُسی میں رہ گئی اور اُس کے دوست نے سمجھا کہ اب پستول میں گولی نہیں جس پر اس نے پستول کا ٹریگر دبا دیا اور اس میں موجود گولی چل گئی اور وہ موقع پر ہی جان کی بازی ہار گیا۔ (ایضاً 4 مارچ)

## ﴿۲۷﴾ سیلفی لڑکی کو مہنگی پڑی!

آج کل لوگوں کے سروں پر **سیلفی** لینے کا بھوت سُوار ہے بسا اَوقات **سیلفی** لیتے ہوئے آدمی اچّھی خاصی مصیبت میں پڑ جاتا ہے، چنانچِہ تُرکی کی ایک عورت کو بھی **سیلفی** کا

شوق مہنگا پڑ گیا۔ تُرکی کے شہر Samsun کے ساحلِ سمندر پر ایک لڑکی اپنے موبائل فون سے **سیلفی** لینے میں مصروف تھی کہ پیر پھسلنے سے لڑکھڑا گئی، لڑکھڑاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پہلے موبائل گرا پھر خود بھی دو پتّھروں کے درمیان گر کر پھنس گئی۔ دو گھنٹے کی سرتوڑ کوشش کے بعد لڑکی کو زندہ باہر نکال لیا گیا۔ (جنگ اخبار آن لائن 7 مئی 2016ء)

## ﴿۲۸﴾ 15 سالہ لڑکا شدید زخمی

بھارتی ریاست پنجاب میں 15 سالہ لڑکا **سیلفی** لینے کے دوران سر میں گولی لگنے سے شدید زخمی ہوگیا، یہ حادِثہ اس وَقت پیش آیا جب وہ اپنے والِد کے پستول کے ساتھ **سیلفی** لینے کی کوشش کررہا تھا کہ گولی چل گئی۔ (ایضاً 2 مئی)

## ﴿۲۹﴾ سیلفی لیتے ہوئے کنویں میں جاگری

''جُونا گڑھ'' (گجرات، ہند) میں ایک آسٹریلوی سَیّاح اُس وَقت مصیبت میں پھنس گئی جب وہ اپنی **سیلفی** لیتے ہوئے اچانک کنوئیں میں جاگری۔ اُس کی چیخوں کی آواز سُن کر لوگ بھاگ کر آئے اور کنوئیں سے نکال کر اس کی جان بچالی۔

## ﴿۳۰﴾ ننھی ڈولفن اپنی جان سے گئی

سیلفی کے شائقین نے **سیلفی** بنانے کے لئے **ننھی ڈولفن** کو سمندر سے نکال لیا، پانی سے نکالے جانے پر ''ننھی ڈولفن'' مَر گئی جس پر وائلڈ لائف کے ماہرین اور لوگوں میں ناراضی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ فرانسسکا نامی ڈولفن کی یہ قسم حَجْم (یعنی جسامَت) کے اِعتِبار سے

دنیا کی سب سے چھوٹی ڈولفن ہے اور یہ ارجنٹینا، برازیل اور یوراگوئے میں ہی پائی جاتی ہے۔

## حج وعُمْرہ اور سیلفی

سفرِ حج وعُمْرہ کے دوران بھی **سیلفی** کے شائقین اپنا شوق پورا کرتے پائے جاتے ہیں، انہیں جہاں کوئی منظر اچّھا لگتا ہے جھٹ **سیلفی** بناتے اور سوشل میڈیا کے ذَرِیعے اس کی تَشہیر کر دیتے ہیں۔ حَجَرِ اَسْوَد کو بوسہ دیتے وَقْت، سعی اور طواف کے دوران بھی **سیلفیز** بنائی جاتی ہیں، جس سے طواف وسعی کرنے والوں کی رَوانی میں فرق آتا ہے، لوگ ایک دوسرے پر گر پڑتے ہیں یا پھر ٹکرا جاتے ہیں جس سے انہیں پریشانی ہوتی ہے، خود **سیلفی** بنانے والوں کا ذوقِ عبادت متأَثّر ہوتا ہے، سنہری جالیوں کے پاس مُواجَہہ شریف کے سامنے حاضِری کے وَقْت بھی **سیلفی** بنانے والے پائے جاتے ہیں اس مقصد کے لئے بعض بے باک اپنی پیٹھ مُواجَہہ شریف کی طرف کر لیتے ہیں۔ اے کاش! ہمارا یہ ذِہن بن جائے کہ سفرِ حَرَمَینِ طَیِّبَین **سیلفی** بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔

## پہلے دعا کی درخواست کرتے تھے اب سیلفی کی فرمائش

پچھلے دنوں جب کوئی مذہبی شخصیّت مَثَلاً پیر صاحب، مفتی صاحِب وغیرہ کسی کے گھر تشریف لے جاتے یا راستے میں مل جاتے تو عُمُوماً ان سے دُعا کی اِلتجا کی جاتی تھی اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ اگر کوئی مشہور مذہبی شخصیّت کہیں نظر آ جائے تو دُعا کی درخواست کرنے کے بجائے بعضوں کی اوّلین کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ **سیلفی** لے لی جائے۔

# اسلام کی خوبی

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غیر ضَروری **سیلفی** کی عادت نکالنے کے لئے کرنے کے کاموں میں لگ جایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرنے کے کاموں سے بچ جائیں گے۔ حُضُور تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ۔ یعنی ''آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ خوبی ہے کہ وہ ہر بے مقصد اور فضول کام چھوڑ دے۔'' (ترمذی ج ٤ ص ١٤٢ حدیث ٢٣٤٤)

مُفسّرِ شَہیر مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان لکھتے ہیں: یعنی کامل مسلمان وہ ہے جو ایسے کلام ایسے کام ایسی حَرَکات وسَکَنات سے بچے جو اُس کے لیے دین یا دنیا میں مُفید نہ ہوں، وہ کام یا کلام کرے جو اُسے یا دنیا میں مُفید ہو یا آخرت میں۔ سُبْحٰنَ اللہ! ان دو کلموں میں دونوں جہان کی بھلائی وابستہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج٦ ص ٤٦٥)

**یاربَّ الْمصطفٰے!** ہمیں اپنا وَقْت دونوں جہانوں کی بھلائیاں دِلانے والے کاموں کے لئے خَرْچ کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفِردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

ربیع الآخر ١٤٣٨ھ
جنوری 2017ء

بیان: 11

# وضو اور سائنس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# وُضو اور سائنس[1]

صِرْف 24 صَفْحات پر مبنی یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ وُضو کے بارے میں حیرت انگیز معلومات سے مالا مال ہوں گے۔

## دُرُودِ پاک کی فضیلت

**اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم (یعنی آپَس میں) ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرُود پاک پڑھیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں[2] کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## وُضو کی حِکمتیں سُننے کے سبب قَبولِ اسلام

**ایک** صاحِب کا بیان ہے: میں نے بَیلجِیئم میں یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے طَلَبہ کے دو[2] روزہ اجتماع (محرَّم الحرام ۱۴۲۱ھ/06-04-2000) نواب شاہ پاکستان میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

Student (طالبِ علم) کو اِسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائنسی حِکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالِم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسْح کی حِکمت بتانے سے وہ بھی قاصِر رہا۔ وہ غیر مسلم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دَورانِ لیکچر بتایا: **''اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغْز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمْراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے۔''** یہ سُن کر وُضو میں گردن کے مَسْح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مغرِبی جرمنی کا سَیمینار

**مغرِبی** ممالِک میں مایوسی (یعنی Depression) کا مَرَض ترقّی پر ہے، دِماغ فَیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ نفسیاتی اَمْراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغرِبی جرمنی کے ڈِپلومہ ہَولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغرِبی جرمنی میں ایک سَیمینار ہوا جس کا مَوضُوع تھا ''مایوسی (Depression) کا عِلاج اَدْوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔''

Go To Index





ایک ڈاکٹر نے اپنے مَقالے میں یہ حیرت اَنگیز انکِشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، مُنہ اور پاؤں دُھلوائے تو مَرَض میں بہُت اِفاقہ ہوگیا (یعنی کمی آگئی)۔ یہی ڈاکٹر اپنے مَقالے کے آخر میں اِعتِراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، مُنہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضُو کرتے) ہیں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## وُضُو اور ہائی بلڈپریشر

**ایک** ہارٹ اِسپشلسٹ کا بڑے وُثوق (یعنی اِعتِماد) کے ساتھ کہنا ہے: **ہائی بلڈ پریشر** کے مریض کو وُضُو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازِماً کم ہوگا۔ **ایک مسلمان** ماہِرِ نفسیات کا قول ہے: **"نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضُو ہے۔"** مغرِبی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وُضُو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

## وُضُو اور فالِج

**وُضُو** میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حِکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام مُطَّلع ہوجاتا ہے اور پھر آہِستہ آہِستہ چِہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے

پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعْضاء دھونے کی ترتیب **فالج** کی روک تھام کیلئے مُفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسْح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہوسکتا ہے!

## مِسواک کا قَدْرْدان

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** وُضُو میں مُتَعَدَّد سُنَّتیں ہیں اور ہر سنّت مَخْزَنِ حِکمت ہے۔ مِسواک ہی کو لے لیجئے! بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ وُضُو میں مِسواک کرنا سنّت ہے اور اِس سنّت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے: سوئیزرلینڈ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تحفۃً مِسواک پیش کی، اُس نے خوش ہوکر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو۲ اِنچ کا چھوٹا سا **مِسواک** کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اِسلام آوری کے وَقْت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔ میں بَہُت سنبھال سنبھال کر اِس کو اِستِعمال کررہا تھا یہ خَتْم ہونے کو تھا لہٰذا مجھے تشویش تھی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مِسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تَکْلِیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کے ڈینٹِسٹ سے ان کا عِلاج بن نہیں پڑرہا تھا۔ میں نے اس **مِسواک** کا اِستِعمال شُروع کیا تھوڑے ہی دِنوں میں مجھے اِفاقہ (فائدہ) ہوگیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا مَرَض دُور نہیں ہوسکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب

ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت **مِسواک** ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو **مِسواک** دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## قُوّتِ حافِظہ کیلئے

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** مِسواک میں بیشمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اس میں مُتَعدَّد کیمیاوی اَجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔ حاشِیہ طَحْطاوِی میں ہے: **"مِسواک سے قوّتِ حافِظہ بڑھتی، دَرْدِ سر دُور ہوتا اور سَر کی رگوں کو سُکون ملتا ہے، اِس سے بلغم دُور، نظر تیز، مِعْدہ دُرُست اور کھانا ہَضْم ہوتا ہے، عَقْل بڑھتی، بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا، بُڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔"** (حاشیۃُ الطَّحطاوی علی مراقی الفلاح ص ٦٩)

## مِسواک کے بارے میں دو احادیثِ مبارَکہ

﴿١﴾ جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مبارَک گھر میں داخِل ہوتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے (مسلم ص ١٥٢ حدیث ٢٥٣) ﴿٢﴾ جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیند سے بیدار ہوتے تو مِسواک کرتے۔ (ابوداوٗد ج ١ ص ٥٤ حدیث ٥٧)

## مُنہ کے چھالے کا عِلاج

**اَطِبّاء** (یعنی ڈاکٹروں) کا کہنا ہے: "بعض اوقات گرمی اور مِعْدے کی تیز ابیّت

سے مُنہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اِس مَرَض سے خاص قسم کے جَراثیم مُنہ میں پھیل جاتے ہیں، اس کے عِلاج کیلئے مُنہ میں تازہ مِسواک ملیں اور اس کا لُعاب کچھ دیر تک مُنہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔''

## ٹوتھ بُرَش کے نقصانات

**ماہِرین** کی تحقیق کے مُطابِق ''80 فیصد اَمْراض مِعْدے (پیٹ) اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔'' عُمُوماً دانتوں کی صَفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جَراثیم پرورِش پاتے پھر مِعْدے میں جاتے اور طرح طرح کے اَمْراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! ''ٹُوتھ بُرَش'' مِسواک کا نِعْمَ الْبدل نہیں۔ بلکہ ماہِرین نے اِعتِراف کیا ہے: ﴿۱﴾ جب بُرَش ایک بار اِستِعمال کر لیا جاتا ہے تو اُس میں جَراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نَشْو و نَما پاتے رَہتے ہیں ﴿۲﴾ بُرَش کے باعِث دانتوں کی اُوپری قُدرتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے ﴿۳﴾ بُرَش کے اِستِعمال سے مَسُوڑھے آہِستہ آہِستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرّات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے اَمراض بھی جَنَم لیتے ہیں، اِس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدَمی **اندھا** ہو جاتا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

# کیا آپ کو مِسواک کرنا آتا ھے ؟

**ہوسکتا** ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مِسواک اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مِسواک کا نہیں آپ کا اپنا قُصُور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق مِسواک اِستِعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مِسواک مَل کر وُضُو کرکے چل پڑتے ہیں یعنی یوں کہئے کہ ہم مِسواک نہیں بلکہ ”رَسْمِ مِسواک“ ادا کرتے ہیں!

## ”مسواک کرنا سُنّتِ مبارَکہ ہے“ کے بیس حُرُوف کی نِسبت سے مِسواک کے 20 مَدَنی پھول

۞ **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ۱ دو رَکْعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکْعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث ۱۸) ۞ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ یہ مُنہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۵۸٦۹) ۞ حضرتِ سیِّدُنا **ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنھما سے رِوایت ہے کہ **مِسواک** میں دس خوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبُو خَتْم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور مِعْدہ دُرُست

کرتی ہے(جَمعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج٥ص٢٤٩ حدیث ١٤٨٦٧) ❁ سیِّدُ نا امام شافِعی علیہِ رَحمۃ اللہِ القوِی فرماتے ہیں: چا ر چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، **مِسواک کا** استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اوراپنے عِلْم پر عمل کرنا(حیاۃ الحیوان للدمیری ج ٢ ص١٦٦) ❁ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُ نا عبدالوہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّد نا **ابوبکر شبلی** بغدادی علیہِ رَحمۃ اللہِ الھادِی کو وُضُو کے وَقْت **مِسواک** کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار(یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں **مِسواک** خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خَرْچ کر ڈالا! کہیں اتنی مَہنگی بھی **مِسواک** لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اُس کی تمام چیزیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچّھر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ: ''تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں تَرْک کی؟ میں نے تجھے جو مال و دولت دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچّھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخِر ایسی حقیر دولت اِتنی عظیم سنّت (مِسواک) حاصِل کرنے پر کیوں خَرْچ نہیں کی؟'' (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ٣٨) ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحہ 288 پر **صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ**، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوِی لکھتے ہیں، مَشائخ کِرام فرماتے ہیں: جو شَخْص **مِسواک** کا عادی ہو مرتے وَقْت اُسے **کَلِمہ** پڑھنا نصیب ہوگا

اور جو **اَفیون** کھاتا ہو مرتے وَقت اُسے کَلِمہ نصیب نہ ہو گا ❁ مِسواک پِیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❁ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❁ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❁ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (Gap) کا باعث بنتے ہیں ❁ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ اِس کا ایک سِرا کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے ❁ مناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے ❁ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ❁ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❁ ہر بار دھو لیجئے ❁ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❁ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❁ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❁ مِسواک وُضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ منہ میں بدبُو ہو (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۱ ص۶۲۳) ❁ مِسواک جب ناقابلِ اِستِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحْتِیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وَزن باندھ کر سَمُندر میں ڈُبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے)

# ہاتھ دھونے کی حِکمتیں

وُضُو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اِس کی حکمتیں مُلاحَظہ ہوں: مختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اَجْزاء اور جَراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جِلدی اَمْراض میں مُبتَلا ہو سکتے ہیں:۔﴿۱﴾ ہاتھوں کے گرمی دانے ﴿۲﴾ جِلدی سوزِش یعنی کھال کی سُوجَن ﴿۳﴾ ایگزیما ﴿٤﴾ پَھپُھوندی[1] کی بیماریاں ﴿٥﴾ جِلْد کی رنگت تبدیل ہوجانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعاعیں (Rays) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی بَرقی نظام مُتَحرِّک ہوجاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سِمَٹ آتی ہے جس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہوجاتا ہے۔

# کُلّی کرنے کی حِکمتیں

پہلے ہاتھ دھولئے جاتے ہیں جس سے وہ جَراثیم سے پاک ہوجاتے ہیں ورنہ یہ کُلّی کے ذَرِیعے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جاکر مُتَعدَّد اَمْراض کا باعِث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذَرِیْعے لاتعداد مُہلِک جَراثیم نیز غِذا کے اَجزاء ہمارے مُنہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چِپک جاتے ہیں۔ چُنانچہ وُضُو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی ہوجاتی ہے۔ اگر مُنہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان اَمْراض کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے: ﴿۱﴾

مدینہ

[1] وہ جَراثیم جو کسی چیز پر کائی کی طرح جم جاتے ہیں۔

اَیڈز (Aids) کہ اس کی اِبتِدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے۔ **اَیڈز** کا تا حال ڈاکٹر عِلاج دَرْیافت نہیں کر پائے اس مَرَض میں بدن کا مُدافَعَتی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے، اِس میں اَمْراض کا مقابلہ کرنے کی قوّت نہیں رہتی اور مریض گُھل گُھل کر مر جاتا ہے ﴿۲﴾ مُنہ کے کناروں کا پھٹنا ﴿۳﴾ مُنہ اور ہونٹوں کی دادقُوبا (Moniliasis) ﴿۴﴾ مُنہ میں پَھپُھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ نیز روزہ نہ ہو تو کلّی کے ساتھ غَرغَرہ کرنا بھی سنّت ہے۔ **اور پابندی کے ساتھ غَرغَرے کرنے والا کوّے (Tonsil) بڑھنے اور گلے کے بہت سارے اَمْراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رَہتا ہے۔**

## ناک میں پانی ڈالنے کی حِکمتیں

**پھیپھڑوں** کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دُھوئیں اور گرد و غُبار سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رَطُوبت (یعنی تَری) ہو ایسی ہوا فراہم کرنے کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مَرطُوب یعنی نَم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نَمی پیدا کرتی ہے۔ صَفائی اور دیگر سَخْت کام نَتھنوں کے بال سر اَنجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خُرْدبِینی (Microscopic) جھاڑو ہے۔ اِس جھاڑو میں غیر مَرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذَرِیعے داخِل ہونے والے جَراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرئی رُوؤں کے ذِمّے ایک اور دِفاعی نظام بھی ہے جسے اِنگریزی میں lysozyme (لَیسوزائِم) کہتے ہیں، ناک اِس کے ذَرِیعے سے آنکھوں کو

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

Infection (یعنی جَراثیم) سے محفوظ رکھتی ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!** وُضو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اَہَم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی بَرقی رَو سے ناک کے اندرُونی غیر مَرئی رُوؤں کی کارکردَگی کو تقویت ملتی ہے اور مسلمان وُضو کی بَرَکت سے ناک کے بیشمار پیچیدہ اَمْراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ **دائمی نَزلہ اور ناک کے زَخْم کے مریضوں کیلئے ناک کا غسل** (یعنی وُضو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) **بے حد مُفید ہے۔**

## چِہرہ دھونے کی حِکمتیں

**آج کل** فَضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلُودَگیاں بڑھتی جارہی ہیں، مختلف کیمیاوی مادّے سِیسہ وغیرہ مَیل کُچیل کی شکل میں آنکھوں اور چِہرے وغیرہ پر جمتا رَہتا ہے، اگر چِہرہ نہ دھویا جائے تو چِہرے اور آنکھیں کئی اَمْراض سے دوچار ہو جائیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مَقالہ لکھا جس کا نام تھا: **آنکھ، پانی، صحّت** (Eye, Water, Health) اس میں اُس نے اس بات پر زور دیا کہ ''اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔'' چِہرہ دھونے سے منہ پر **کیل** نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہِرینِ حُسن وصحّت اس بات پر مُتَّفِق ہیں کہ ہر طرح کے Cream اور Lotion وغیرہ چِہرے پر داغ چھوڑتے ہیں، چِہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چِہرے کو کئی بار دھونا لازِمی ہے۔ ''امریکن کونسل فار بیوٹی'' کی سرکردہ ممبر ''**بیچر**'' نے کیا خوب

اِنکِشاف کیا ہے کہتی ہے: ''**مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضُو سے اِنکاچہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔**''محکمۂ ماحولیات کے ماہِرین کا کہنا ہے: ''چہرے کی اِلرجی سے بچنے کیلئے اِس کو بار بار دھونا چاہئے۔'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**عَزَّوَجَلَّ! ایسا صِرْف وُضُو کے ذَرِیعے ہی ممکِن ہے۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**عَزَّوَجَلَّ! وُضُو میں چہرہ دھونے سے الرجی سے چہرے کی حفاظت ہوتی ، اِس کا مَساج ہو جاتا، خون کا دَوران چہرے کی طرف رَواں ہو جاتا، مَیل کُچیل بھی اُتر جاتا اور چہرے کا حُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## اندھا پن سے تَحَفُّظ

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** آنکھوں کی ایک بیماری ہے جس میں اس کی رطُوبتِ اَصلِیّہ یعنی اصلی تری کم یا خَتْم ہو جاتی اور مریض آہستہ آہستہ **اندھا** ہو جاتا ہے۔ طِبّی اُصول کے مُطابِق اگر بَھنووں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اِس خوفناک مَرَض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو سکتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا مُنہ دھوتا ہے اور اِس طرح اس کی بَھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ عاشِقانِ رسول کی داڑھی بھی وُضُو میں دُھلتی ہے اور اس میں بھی خوب حِکمتیں ہیں، ڈاکٹر پروفیسر جارج اَیل کہتا ہے: ''مُنہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں، جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں، داڑھی کے خلال سے جُوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے، **داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

پٹّھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## کُہنیاں دھونے کی حِکمتیں

**کُہنی** پر تین[۳] بڑی رَگیں ہیں جن کا تعلُّق دل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُمُوماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتعَدَّد دِماغی اور اَعْصابی اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ **وُضُو میں کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دِماغ کو تقوِیَت پہنچتی ہے** اور اس طرح اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ان کے اَمراض سے مَحفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شُدہ رَوشنیوں سے براہِ راست اِنسان کا تعلُّق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا ہُجُوم ایک بہاؤ کی شکل اِختیار کر لیتا ہے، اس عمل سے ہاتھوں کے عَضَلات یعنی کل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مَسْح کی حِکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حَبْلُ الْوَرِید'' یعنی شہ رگ واقِع ہے اس کا تعلُّق رِیڑھ کی ہڈّی اور حرام مَغْز اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وُضُو کرنے والا گردن کا مَسْح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذَرِیْعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور رِیڑھ کی ہڈّی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعْصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعْصابی نظام

کوتُوانائی حاصِل ہوتی ہے۔

## پاگلوں کا ڈاکٹر

**ایک** صاحِب کا بیان ہے: میں فرانس میں ایک جگہ وُضُو کر رہا تھا، ایک شَخْص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا! جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کون اور کہاں کے وَطَنی ہیں؟ میں نے جواب دیا: میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا: پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اِس عجیب وغریب سُوال پر میں چونکا مگر میں نے کہہ دیا: دو چار ہوں گے۔ پوچھا: ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: **وُضُو**۔ کہنے لگا: کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بلکہ پانچ وَقْت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا: میں Mental Hospital میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اَسباب کی تَحقیق میرا مَشْغلہ ہے، میری تَحقیق یہ ہے کہ دِماغ سے سارے بدن میں سِگنَل جاتے ہیں اور اَعْضاء کام کرتے ہیں، ہمارا دِماغ ہر وَقْت Fluid (مائع) کے اندر Float[1] کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دِماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی Rigid (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دِماغ سے چند باریک رگیں (Conductor) (مُوصِل یعنی پہنچانے والی) بن کر ہماری گردن کی پُشْت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بَہُت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پُشْت کو خشک رکھا جائے تو اِن رگوں یعنی (Conductor) میں خشکی پیدا ہوجانے کا خطرہ کھڑا ہوجاتا ہے اور بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِماغ کام کرنا چھوڑ

---

[1] یعنی تیرنا۔

دیتا ہے اور وہ **پاگل** ہو جاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ گردن کی پُشْت کو دن میں دو چار بار ضَرور تَر کیا جائے۔ ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ مُنہ دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے، واقِعی آپ لوگ پاگل نہیں ہوسکتے۔ مزید یہ کہ مَسْح کرنے سے **لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## پاؤں دھونے کی حِکمتیں

**پاؤں** سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل Infection (یعنی جَراثیم) پاؤں کی اُنگلیوں کے درمِیانی حصّے سے شُروع ہوتا ہے۔ وُضُو میں پاؤں دھونے سے گردوغُبار اور جَراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کُھچے جَراثیم پاؤں کی اُنگلیوں کے خِلال سے نکل جاتے ہیں۔ **لہٰذا وُضُو میں سنّت کے مطابِق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دِماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی** (Depression) **جیسے پریشان کُن اَمْراض دُور** ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## وُضُو کا بچا ہوا پانی

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وُضُو فرما کر بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں رِوایت کیا گیا کہ **اِس کا پانی**

**70 مَرَض سے شِفا ہے** (فتاوٰی رضویہ ج ٤ ص ٥٧٥) فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''کسی برتن یا لوٹے سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قِبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا مُستَحَب ہے۔'' (تَبیینُ الحقائق ج ١ ص ٤٤) وُضُو کا بچا ہوا پانی پینے کے بارے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے: ﴿١﴾ اِس کا پہلا اثر مَثانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوَٹ دُور ہوتی اور خوب کُھل کر پیشاب آتا ہے ﴿٢﴾ اِس سے ناجائز شَہوت سے خَلاصی حاصِل ہوتی ہے ﴿٣﴾ جگر، مِعْدہ اور مَثانے کی گرمی دور ہوتی ہے۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## اِنسان چاند پر

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! وُضُو اور سائنس** کا مَوضُوع چل رہا تھا، آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف بعض لوگوں کا زیادہ رُجْحان (رُج۔حان) ہوتا ہے بلکہ کئی ایسے بھی افراد اِس مُعاشرے میں پائے جاتے ہیں جو اِنگریز مُحَقِّقِین اور سائنسدانوں سے کافی مَرعوب ہوتے ہیں، ایسوں کی خدمت میں عَرْض ہے کہ بَہُت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سَر ٹکرا رہے ہیں اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے! اپنے دعوے کے مُطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ الفاظ لکھتے وَقْت (یعنی مُحَرَّمُ الْحرام ١٤٣٤ھ) تقریباً **1434** سال

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وَرَاءُ الْوَرَاء (یعنی دُور سے دُور) تشریف لے جاچکے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے عُرس شریف کے موقع پر دارُ الْعُلُوم امجدیہ عالمگیر روڈ بابُ الْمدینہ کراچی میں مُنْعقِد ہونے والے ایک مُشاعِرے میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ''مِصْرعِ طرح'' رکھا گیا تھا:

سَر وُہی سر جو ترے قدموں پہ قُربان گیا

حضرتِ صَدرُ الشَّریعت، بَدرُ الطَّریقت، مصنّفِ بہارِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا مفتی محمد اَمجد علی اعظمی صاحِب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے شہزادے مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ علّامہ عبدُ الْمصطفیٰ اَزہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے اس مُشاعِرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اُس کا ایک شِعْر مُلاحَظہ ہو:

کہتے ہیں سَطْح پہ چاند کی اِنسان گیا ۔۔۔ عرشِ اعظم سے وَراء طیبہ کا سلطان گیا

یعنی کہا جارہا ہے کہ اب انسان چاند پر پَہُنچ گیا ہے! سچ پوچھو تو چاند بَہُت ہی قریب ہے، میرے میٹھے مدینے کے عَظَمت والے سلطان، شَہَنْشاہِ زمین و آسمان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دو۲ جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مِعراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بَہُت اُوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عَقْل دَنگ ہے چَرْخ میں آسمان ہے ۔۔۔ جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

# نور کا کِھلونا

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** رہا چاند جس پر سائنسدان اب پہنچنے کا دعویٰ کررہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تابِع فرمان ہے۔ چُنانچہ ''دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ'' میں ہے: سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس بن عبدُ المُطَّلِب رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نُبُوَّت پر دَلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اَسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چُنانچِہ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھوارے (یعنی پنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کررہے تھے اور جس طرف آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُنگلی سے اِشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہوجاتا تھا۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کے نیچے سَجدے میں گرتا تھا۔'' (دلائلُ النّبوۃ للبیھقی ج ۲ ص ٤١)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؎

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں  کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کَھلونا نور کا

ایک مَحَبَّت والے نے کہا ہے: ؎

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اِسلئے  یہ سراپا نور تھے وہ تھا کَھلونا نور کا

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔(ابن سنی)

# مُعجِزۂ شَقُّ الْقَمَر

''بخاری شریف''میں ہے: کُفّارِ مکہ نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت بابَرَکت میں مُعجِزہ دکھانے کا مطالَبہ کیا تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں چاند کے ۲ دو ٹکڑے کرکے دکھا دیئے۔(بخاری ج ۲ ص ۵۷۹ حدیث ۳۸۶۸) **اللہ** تبارَکَ وتَعَالٰی پارہ 27، سُوْرَۃُ الْقَمَر کی پہلی اور ۲ دوسری آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:

**بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ ① وَاِنۡ یَّرَوۡا اٰیَۃً یُّعۡرِضُوۡا وَیَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ②**

ترجمۂ کنز الایمان: **اللہ** کے نام سے شُروع جو بَہُت مہربان رَحمت والا۔ پاس آئی قِیامت اورشَق ہوگیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو مُنہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

**مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حصۂ آیت **وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ** (ترجَمۂ کنز الایمان: اورشَق ہوگیا چاند) کے تَحت فرماتے ہیں: اس آیت میں حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ایک بڑے **مُعجِزۂ شَقُّ الْقَمَر** (یعنی چاند کے ۲ دو ٹکڑے ہوجانے) کا ذِکر ہے۔ (نُورُ العرفان ص ۸۴۳)

اِشارے سے چاند چیر دیا، چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عَصْر کیا، یہ تاب و تُواں تمہارے لئے

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

# صِرْف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** وُضُو کے طِبّی فوائد سُن کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر عَرْض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فَنِّ طِبّ ظَنِّیات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتْمی (یعنی فائنل) نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں۔ ہاں **اللّٰہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَحکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کیلئے نہیں صِرْف وصِرْف رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا چاہیے، لہٰذا اِس لئے وُضُو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تا کہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ اس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا۔ یا دینی مُطالَعَہ اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہم عمل **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمْناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطِنی آداب کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے **وُضُو بھی** ہمیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہی کیلئے کرنا چاہیے۔

# تصوُّف کا عظیم مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الوَالی فرماتے ہیں: وُضُو سے فراغت کے بعد جب آپ نَماز کی طرف مُتَوجّہ ہوں اُس وَقْت یہ تصوُّر کیجئے کہ جن ظاہِری اَعْضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر طاہِر (یعنی پاک) ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بغیر

بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مُناجات کرنا حیا کے خِلاف ہے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔مزید فرماتے ہیں: ظاہِری وُضُو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہ کو چھوڑنے اور عمدہ اَخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودَگیوں سے پاک نہیں کرتا فَقَط ظاہِری طہارت (یعنی صفائی) اور زَیب وزینت پر اِکتِفا کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مَدعو کرتا ہے اور اپنے گھر کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ وروغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصّے کی صفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا، اب ایسی صورت میں جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آکر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شُعُور خود سمجھ سکتا ہے۔ (اِحیَاءُ العُلوم ج ۱ ص ۱۸۵ مُلَخَّصاً)

## سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں

**میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو!** یاد رکھئے! میرے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتّباعِ سائنس نہیں **اِتّباعِ سنّت** ہے، مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپین ماہِرین برسہا برس کی عَرَق رَیزی کے بعد نتیجے کا دَریچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مسکراتی نور برساتی سنّتِ مُصطَفوی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی نظر آتی ہے! دنیا میں لاکھ سیر وسیاحت کیجئے، جتنا چاہے عیش وعشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت مُیَسَّر نہیں آئے گی، سُکونِ قَلب صِرف وصِرف یادِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ملے گا۔ دل کا چین عشقِ سرورِ کونَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی میں حاصل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی راحتیں سائنسی آلات .VCR,TV اور Internet کے رُوبرُو نہیں اِتّباعِ سنّت میں ہی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

نصیب ہوں گی۔ **اگر آپ واقِعی دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نَمازوں اور سنّتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اپنا معمول بنالیجئے۔** ہر اِسلامی بھائی نیّت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمُشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 30 دن اور ہر ماہ 3 دن سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا کروں گا، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

تری سنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

۲۱ مُحرَّمُ الحرام ۱۴۳۴ھ

6-12-2012

بیان: 12

# قوم لوط کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# قومِ لُوط کی تباہ کاریاں[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بَیان (45 صَفْحات) آخِر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ خوفِ آخِرت سے لرز اٹھیں گے۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: بے شک بروزِ قِیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ابراھیم خلیلُ اللّٰہ کے بھتیجے

حضرتِ سیِّدُنا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ



[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں (۲۹ ذیقعدہ ۱٤۳۲ھ/27-10-11) فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بھتیجے ہیں، آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **سَدُوم** کے نبی تھے۔ اور آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام حضرتِ سیِّدُ نا **ابراہیم خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ساتھ ہجرت کرکے مُلکِ **شام** میں آئے تھے اور حضرتِ سیِّدُ نا **ابراہیم خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بَہُت خدمت کی تھی۔ حضرتِ سیِّدُ نا **ابراہیم** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دُعا سے آپ نبی بنائے گئے۔ (نورُالعرفان ص ۲۵۵)

## دنیا میں سب سے پہلے شیطان نے بدفِعلی کروائی

**دنیا** میں سب سے پہلے بدفِعلی شیطان نے کروائی، وہ حضرتِ سیِّدُ نا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم میں اَمْرَدِ حَسین یعنی خوبصورت لڑکے کی شَکل میں آیا اور ان لوگوں کو اپنی جانِب مائل کیا یہاں تک کہ گندہ کام کروانے میں کامیاب ہوگیا اور اِس کا اُن کو ایسا چسکا لگا کہ اِس بُرے کام کے عادی ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں سے اپنی ''خواہش'' پوری کرنے لگے۔ (ماخوذ از مُکاشَفَۃُ القلوب ص ۷۶)

## سیِّدُ نا لُوط عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سمجھایا

**حضرتِ** سیِّدُ نا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ان لوگوں کو اس **فعلِ بد** سے مَنْع کرتے ہوئے جو بَیان فرمایا اِس کو پارہ 8 **سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف** آیت نمبر 80 اور 81 میں اِن اَلفاظ میں ذِکر کیا گیا ہے:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان : کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ تم تو مَردوں کے پاس شَہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر، بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔

حضرتِ سیِّدُنا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دنیا و آخِرت کی بھلائی پر مُشتمِل بیانِ عافیّت نشان کو سُن کر بے حیا قوم نے بجائے سرِ تسلیم خم کرنے کے جو بے باکانہ جواب دیا اُسے پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت 82 میں اِن لفظوں کے ساتھ بَیان کیا گیا ہے:

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان کو اپنی بستی سے نِکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں۔

## قومِ لُوط پر لرزہ خیز عذاب نازل ہو گیا

جب قومِ لُوط کی سرکشی اور خَصلتِ بدفعلی قابلِ ہدایت نہ رہی تو اللّٰہ تَعَالٰی کا عذاب آ گیا، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام چند فِرِشتوں کے ہمراہ اَمْرَدِ حَسین یعنی خوبصورت لڑکوں کی صورت میں مِہمان بن کر حضرتِ سیِّدُنا لُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس پہنچے۔ ان مہمانوں کے حُسن و جمال اور قوم کی بدکاری کی خَصلت

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

کے خیال سے حضرتِ سیِّدُنا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نہایت **مُشَوَّش یعنی فکر مند** ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد قوم کے بدفِعلوں نے حضرتِ سیِّدُنا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مکانِ عالی شان کا مُحاصَرہ کر لیا اور ان مِہمانوں کے ساتھ بدفِعلی کے بُرے ارادے سے دیوار پر چڑھنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے نہایت دل سوزی کے ساتھ ان لوگوں کو سمجھایا مگر وہ اپنے بَد اِرادے سے باز نہ آئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو **مُتَفَکِّر** ورنجیدہ دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: یا نبیَّ اللّٰہ! آپ غمگین نہ ہوں، ہم فِرِشتے ہیں اور ان بدکاروں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا عذاب لے کر اُترے ہیں، آپ مُؤمنین اور اپنے اَہل وعِیال کو ساتھ لے کر صُبْح ہونے سے پہلے پہلے اِس بستی سے دُور نکل جائیے اور خبردار! کوئی شَخْص پیچھے مُڑ کر بستی کی طرف نہ دیکھے ورنہ وہ بھی اِس عذاب میں گِرِفتار ہو جائے گا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے گھر والوں اور مومنوں کو ہمراہ لے کر بستی سے باہَر تشریف لے گئے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اِس شَہْر کی پانچوں بستیوں کو اپنے پروں پر اُٹھا کر آسمان کی طرف بُلند ہوئے اور کچھ اُوپر جا کر اُن بستیوں کو زمین پر اُلٹ دیا۔ پھر ان پر اِس زور سے پتّھروں کا مینہ برسا کہ قومِ لُوط کی لاشوں کے بھی پَرَخچے اُڑ گئے! عین اُس وَقْت جب کہ یہ شَہْر اُلَٹ پَلَٹ ہو رہا تھا حضرتِ سیِّدُنا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی ایک بیوی جس کا نام "واعِلہ" تھا جو کہ درحقیقت مُنافِقہ تھی اور قوم کے بدکاروں سے مَحَبَّت رکھتی تھی اُس نے

پیچھے مُڑ کر دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلا: ''ہائے رے میری قوم!'' یہ کہہ کر کھڑی ہو گئی پھر عذابِ الٰہی کا ایک پتَّھر اُس کے اوپر بھی گر پڑا اور وہ بھی ہلاک ہو گئی۔ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت 83 اور 84 میں ارشادِ ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ ہوتا ہے:

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ﳲ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًاؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۸۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اُس کی عورت، وہ رہ جانے والوں میں ہوئی۔ اور ہم نے اُن پر ایک مینہ برسایا، تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

**بدکار** قوم پر برسائے جانے والے ہر پتَّھر پر اُس شَخْص کا نام لکھا تھا جو اس پتَّھر سے ہلاک ہوا۔ (ماخوذ از عجائب القرآن ص ۱۱۰ تا ۱۱۲، تفسیرِ صاوی ج ۲ ص ۶۹۱)

## پتَّھر نے پیچھا کیا!

حضرتِ سیِّدُنا **لُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کا ایک تاجر اُس وَقت کاروباری طور پر مکّۃُ الْمکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا آیا ہوا تھا، اُس کے نام کا **پتَّھر** وَہیں پُہنچ گیا مگر فِرِشتوں نے یہ کہہ کر روک لیا کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حَرَم ہے۔ چُنانچِہ وہ **پتَّھر** 40 دن تک حَرَم کے باہَر زمین و آسمان کے درمیان مُعلَّق (یعنی لٹکا) رہا جُوں ہی وہ تاجِر فارِغ ہو کر مکّۃُ الْمکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا سے نکل کر حَرَم سے باہَر ہوا کہ وہ **پتَّھر** اُس پر گرا اور وہ وَہیں ہلاک ہو گیا۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۷۶ ماخوذاً)

## سُؤر اِغلام باز ہوتا ہے

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: فاحِشہ (بے حیائی) وہ گناہ ہے جسے عَقل بھی بُرا سمجھے۔ کُفر اگرچہ بدترین گناہِ کبیرہ ہے مگر اسے رب (عَزَّوَجَلَّ) نے فاحِشہ (یعنی بے حیائی) نہ فرمایا کیونکہ نَفْسِ انسانی اس سے گِھن نہیں کرتی۔ بَہُتیرے عاقِل (عقلمند کہلانے والے) اِس میں گرفتار ہیں مگر اِغلام (یعنی بدفِعلی) تو ایسی بُری چیز ہے کہ جانور بھی اس سے مُتَنَفِّر ہیں سوائے سُؤر کے۔ لڑکوں سے اِغلام حرامِ قَطْعی ہے اِس کے حرام ہونے کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) کافِر ہے۔ لُوطی (یعنی اِغلام باز) مَرد، "عورت" کے قابل نہیں رَہتا۔ (نور العرفان ص ۲۵۵)

## اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ گناہ

حضرتِ سیِّدُ نا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایک مرتبہ شیطان سے پوچھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے بڑھ کر کون سا گناہ ناپسند ہے؟ ابلیس بولا: اللہ تعالٰی کو یہ گناہ سب سے زیادہ ناپسند ہے کہ مَرد، مَرد سے بدفِعلی کرے اور عورت، عورت سے اپنی خواہِش پوری کرے۔ (روحُ البیان ج۳ ص۱۹۷) خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب مَرد مَرد سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانیہ ہیں۔

(السّنَنُ الکبری ج ۸ ص۴۰۶ حدیث۱۷۰۳۳)

# تین طرح کے اَمْرَد پرست

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ آخِری زمانے میں کچھ لوگ ''لُوطِیَّہ'' کہلائیں گے اور یہ تین طرح کے ہوں گے: ﴿۱﴾ وہ کہ جو (شَہْوت کے ساتھ) صِرْف اَمْرَدوں کی صورَتیں دیکھیں گے اور (باوُجُودِ شَہْوت) ان سے بات چیت کریں گے ﴿۲﴾ جو (شَہْوت کے ساتھ) ان سے ہاتھ ملائیں گے اور گلے بھی ملیں گے ﴿۳﴾ جو اُن کے ساتھ بدفِعلی کریں گے۔ ان سبھوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے مگر وہ جو توبہ کرلینگے۔ (تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی توبہ قَبول فرمالے گا اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے) (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۲ ص۳۱۵ حدیث ۳۴۲۵)

# سُلَگتی لاشیں

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایک بار جنگل میں دیکھا کہ ایک ''مَرْد'' پر آگ جل رہی ہے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پانی لے کر آگ بجھانی چاہی تو آگ نے اَمْرَد کی صورت اختِیار کرلی۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرْض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان دونوں کو اپنی اصلی حالت پر لوٹا دے، تاکہ میں ان سے ان کا گُناہ پوچھوں۔ چُنانچِہ مَرْد اور اَمْرَد آگ سے باہَر آگئے۔ مَرْد کہنے لگا: یا رُوحَ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام! میں نے اِس اَمْرَد سے دوستی کی تھی، افسوس! شَہْوت سے مَغلوب ہو کر میں نے شبِ جُمُعہ اِس سے بدفِعلی کی، دوسرے دن بھی کالا منہ کیا۔ ایک ناصِح (یعنی نصیحت کرنے والے) نے خدا

عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلایا مگر میں نہ مانا۔ پھر ہم دونوں مر گئے۔ اب باری باری آگ بن کر ایک دوسرے کو جلاتے ہیں اور ہمارا یہ عذاب قِیامت تک ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی. (یعنی اللہ تَعَالٰی کی پناہ) (نُزْهَةُ الْمَجالس ج ۲ ص ۵۲)

## اَمْرَد بھی جہنَّم کا حقدار!

اَمْرَدوں سے دوستیاں کرنے والے شیطان کے وار سے خبردار! بیشک ابتِداءً نیّت صاف ہی سہی، مگر شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی، اَمْرَد سے دوستی کرنے والے کا کچھ نہیں تو بدنگاہی اور شَہْوَت کے ساتھ بدن ٹکرانے کے گناہ سے بچنا تو نہایت ہی دشوار ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے! اگر اَمْرَد رِضا مندی سے یا پیسوں یا نوکری وغیرہ کے لالچ میں بدفِعلی کروائے گا تو وہ بھی گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہے۔

## قومِ لُوط کے قبرِستان میں

حضرتِ سیِّدُنا وَکیع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: ''جو شَخْص قومِ لُوط کا سا عمل (یعنی بدفِعلی) کرتا ہوگا اور بِغیر توبہ مرے گا، تو تدفین کے بعد اُسے قومِ لُوط کے قبرِستان میں مُنتقِل کر دیا جائے گا اور اُس کا حَشْر قومِ لُوط کے ساتھ ہوگا۔'' (یعنی قومِ لُوط کے ساتھ قِیامت میں اُٹھے گا) (اِبنِ عَساکِر ج ۴۵ ص ۴۰۶)

## اِغلام باز کی دُنیا میں سزا!

حنفی مذہب میں اِغلام باز (یعنی بدفِعلی کرنے والے) کی سزا یہ ہے کہ اُس کے

اوپر دیوار گرادیں یا اونچی جگہ سے اُس کو اَوندھا کر کے گِرائیں اور اُس پر پتّھر برسائیں یا اُسے قید میں رکھیں یہاں تک کے مرجائے یا توبہ کرلے۔ یا چند بار یہ فعلِ بد کیا ہو تو بادشاہِ اسلام اسے قَتْل کرڈالے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ٦ ص ٤٣، ٤٤) عوام کیلئے اِجازت نہیں کہ بیان کردہ سزائیں دیں، صِرْف حاکمِ اسلام دے گا۔

## بد فِعلی کو جائز سمجھنا کیسا؟

**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 692 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**کُفْریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' صَفْحہ 397 تا398 سے دوسُوال جواب مُلاحَظہ فرمائیے: **سُوال:** جو بدفِعلی کو جائز سمجھے یا جائز کہے کیا وہ مسلمان ہی رہے گا؟

**جواب:** نہیں، وہ کافِر ہوجائیگا۔ **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: جس نے حرامِ اِجماعی کی حُرمَت کا اِنکار کیا یا اُس کے حرام ہونے میں شک کیا وہ کافِر ہے جیسے شراب (خَمْر)، زِنا، **لِواطَت**، سُود وغیرہا۔ (مِنَحُ الرَّوض ص ٥٠٣)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن، **لِواطَت** کے حلال ہونے کے قائل کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: حِلِّ لِواطَت کا قائل کافِر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٣ ص ٦٩٤)

## ''کاش! بدفِعلی جائز ہوتی'' کہنا کُفر ہے

**سُوال:** اُس شَخْص کے لئے کیا حُکْم ہے جو جائز تو نہ کہے مگر یہ تمنّا کرے کہ **کاش! بدفِعلی**

جائز ہوتی۔

**جواب:** یہ تمنّا بھی **کُفْر** ہے۔ اَلْبَحْرُ الرَّائِق جلد 5 صَفْحَہ 208 پر ہے: جو حرام کام کبھی حلال نہ ہوئے اُن کے بارے میں حلال ہونے کی تمنّا کرنا **کُفْر** ہے مَثَلاً تمنّا کرنا کہ کاش! ظُلْم، زِنا اور قَتْلِ ناحق **حلال** ہوتے۔

## پیش امام کی کرامت

اے **اللہ** کی رَحْمت سے جنَّتُ الْفِردَوس میں مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس کے طلبگارو! بد فِعلی سے بچنے کیلئے نگاہوں کی حِفاظت بھی ضَروری ہے کہ یہ اِس خوفناک گناہ کی پہلی سیڑھی ہے، بدنِگاہی کی تباہ کاری کی ایک جھلک مُلاحَظہ ہو، چُنانچِہ **حافِظ** ابوعَمْرو مدرَسے میں قراٰنِ پاک پڑھاتے تھے، ایک بار ایک خوبصورت لڑکا پڑھنے کیلئے آگیا، اُس کی طرف گندی لذّت کے ساتھ دیکھتے ہی اُن کو سارا قراٰن شریف بُھلا دیا گیا، خوب توبہ کی اور روتے ہوئے مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر رُوداد عَرْض کر کے طالبِ دُعا ہوئے۔ فرمایا: اِسی سال **حج** کی سعادت حاصل کرو اور **مِنٰی** شریف کی **مسجِدُ الْخَیف** شریف میں جا کر وہاں **پیش امام** سے دُعا کرواؤ۔ چنانچِہ (سابِقہ) حافِظ صاحِب نے حج کیا اور **مسجِدُ الْخَیف** شریف میں ظُہر سے پہلے حاضِر ہوگئے، ایک نورانی چہرے والے بوڑھے پیش امام صاحِب لوگوں کے جُھرمَٹ کے اندر مِحراب میں تشریف فرما تھے۔ کچھ دیر کے بعد ایک صاحِب تشریف لائے،

بشُمول امام صاحِب سب نے کھڑے ہو کر ان کا استِقبال کیا، نو وارِد (نئے آنیوالے صاحِب) بھی اسی **حلقے** میں بیٹھ گئے۔ اَذان ہوئی اور نَماز ظُہْر کے بعد لوگ مُنتَشِر ہو گئے۔ پیش امام صاحِب کو تنہا پا کر (سابِقہ) حافِظ صاحِب آگے بڑھے اور سلام و دست بوسی کے بعد روتے ہوئے مُدَّعا عَرْض کر کے دُعا کی اِلتجا کی، **پیش امام صاحِب کے دُعا کرتے ہی سارا قرانِ مجید پھر حِفظ ہو گیا**، امام صاحِب نے پوچھا: تمہیں میرا پتا کس نے بتایا؟ عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے۔ فرمانے لگے: اچّھا! اُنہوں نے میرا پردہ فاش کیا ہے، اب میں بھی اُن کا راز کھولتا ہوں، سنو! ظُہْر سے پہلے جن صاحِب کی آمد پر اُٹھ کر سب نے تعظیم کی تھی وہ حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی تھے! وہ اپنی **کرامت** سے بصرہ شریف سے یہاں مِنٰی شریف کی **مسجدُ الْخَیف** میں تشریف لا کر روزانہ نَمازِ ظُہْر ادا فرماتے ہیں۔ (ماخوذاً تذکرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۴۰) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آخِری عُمر ہے کیا رونقِ دُنیا دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## حافِظے کی تباہی کا ایک سبب

اے دیدارِ مدینہ کے آرزومند عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! **اَمرد** کی طرف

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

''گندی لذّت'' کے ساتھ دیکھنے سے **حافِظہ** بھی تباہ ہو سکتا ہے۔ آج کل یادداشت کی کمی کی شکایت عام ہے، حُفّاظ کی بھی ایک تعداد حافِظے کی کمزوری کی آفت میں مبتَلا ہے اور بَہُت سوں کو تو قراٰنِ پاک ہی بُھلا دیا جاتا ہے (قراٰن شریف یا فُلاں آیت ''بھول'' گیا کہنے کے بجائے ''بُھلا دیا گیا'' کہنا مُناسِب ہے) بدنِگاہی اور T.V. وغیرہ پر فلمیں ڈِرامے دیکھنا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اس سے **حافِظہ** بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ حافِظہ کمزور ہونے کے اور بھی کئی اسباب ہیں لہٰذا خبردار! کسی حافِظ صاحِب کی منزِل کمزور ہونے کی صورت میں مَحْض اپنی اٹکل سے یہ ذِہْن بنا لینا کہ بدنِگاہی کے سبب ایسا ہوا ہے، **بدگُمانی** ہے اور مسلمان پر بدگُمانی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔

## دو اَمْرَد پسند مؤَذِّنوں کی بربادی

اے ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے والے مدینے کے دیوانو! بدفِعلی کی نوبت نہ بھی آئے تب بھی بدنِگاہی سے نیز **اَمْرَد** کے ساتھ دلچسپی رکھنے اور دوستی کرنے سے **ایمان برباد** ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ ایک دل ہلا دینے والی **حِکایت** پڑھئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے: چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن احمد مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شَخْص پر نَظَر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔'' میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے

**دو بھائی** تھے، بڑا بھائی **چالیس سال** تک مسجِد میں بِلا مُعاوَضہ اَذان دیتا رہا، جب اُس کی موت کا وَقت آیا تو اُس نے **قراٰنِ پاک** مانگا، ہم نے اُسے دیا تا کہ اِس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر **قراٰن شریف** ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: ''تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قراٰن کے تمام اِعتِقادات و اَحکامات سے بیزار ہوں اور **نَصرانی** (یعنی کرسچین) مذہب اختِیار کرتا ہوں۔'' پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد **دوسرے بھائی** نے **تیس برس** تک مسجِد میں فی سبیلِ اللّٰہ اَذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخِری وَقت **نَصرانی** (یعنی کرسچین) ہونے کا اعتِراف کیا اور مر گیا۔ لہٰذا میں اپنے خاتِمے کے بارے میں بے حد فِکر مند ہوں اور ہر وَقت **خاتِمہ بالخیر** کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ **حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللّٰہ بن احمد مُؤَذِّن** رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا کہ تمہارے **دونوں بھائی** آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا: ''**وہ غیر عورَتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمرَدوں** (یعنی بے رِیش لڑکوں) **کو** (شَہوَت سے) **دیکھتے تھے۔**'' (الرَّوضُ الفائق ص۱۷)

عطّاؔر ہے ایماں کی حِفاظت کا سوالی
خالی نہیں جائیگا یہ دربارِ نبی سے (وسائلِ بخشش ص۲۰۳)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## چِہرے کا گوشت جَھڑ گیا

**ایک بُزُرگ** رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کو بعدِ انتِقال خواب میں دیکھ کر کسی نے پوچھا:

**مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِک** ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ کیا؟ کہنے لگے: **مجھے بارگاہِ** خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں پیش کیا گیا اور میرے گناہ گِنوانے شُروع کئے گئے، میں اِقرار کرتا گیا اور وہ مُعاف ہوتے گئے، مگر ایک گناہ پر شَرْم کے مارے میں چُپ ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے میرے چِہرے کی کھال اور گوشت سب کچھ جَھڑ گیا۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: آخِر وہ گناہ کون سا تھا؟ فرمایا: ''**افسوس! ایک بار میں نے ایک اَمْرَد (یعنی بے رِیش لڑکے) پر شَہْوَت بھری نظر ڈال دی تھی۔**'' (کیمیائے سعادت ج ۲ ص۱۰۰۶)

## شَہْوَت سے لباس دیکھنا بھی حرام

اے خوفِ خدا اور عشقِ مصطَفٰے رکھنے والے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! کہ جب **اَمْرَد** کو شَہْوَت کے ساتھ دیکھنے کا اِس قَدَر خوفناک انجام ہے! تو نہ جانے بدفِعلی کا عذاب کس قَدَر شدید ہو گا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت** (جلد3)'' صَفْحہ 442 پر ہے: لڑکا جب مُراہِق (یعنی بالِغ ہونے کے قریب) ہو جائے اور وہ خوبصورت نہ ہو تو نَظَر کے بارے میں اس کا وُہی حُکْم ہے جو مَرْد کا ہے اور خوبصورت ہو تو **عورت** کا جو حُکْم ہے وہ اِس کے لیے ہے یعنی شَہْوَت کے ساتھ اِس کی طرف نَظَر کرنا حرام ہے اور شَہْوَت نہ ہو تو اُس کی طرف نَظَر بھی کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔ شَہْوَت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شَہْوَت نہ ہو گی اور اگر اس کا شُبہہ بھی ہو تو ہر گز نظر نہ کرے، بَوسہ

(لینے) کی خواہش پیدا ہونا بھی شَہوت کی حد میں داخِل ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۰۲) یاد رہے! **اَمْرَد** کے فَقَط چہرے ہی کو شَہوَت کے ساتھ دیکھنا گناہ نہیں، نگاہیں نیچی ہونے کے باوُجُود **اَمْرَد** کے سینے یا ہاتھ یا پاؤں وغیرہ بلکہ صِرْف لباس ہی پر نظر پڑ رہی ہو اور "گندی لذّت" آ رہی ہو تو ان اَعضا یا لباس کو دیکھنا بھی گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگر کسی لڑکے کی طرف بار بار دیکھنے کو جی چاہ رہا ہو اور گندی لذّت کے باعِث وہاں سے ہٹنے کا دل نہ کرتا ہو، اگر ایسا ہے تو وہاں سے فوراً ہٹ جائے۔ اگر **معاذَاللّٰہ** شَہوَت کے باوُجُود اس کو دیکھا یا وہاں رہا تو گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہے۔

## خوفناک سانپ کی ضَرْب

**ایک** بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو اِنتِقال کے بعد خواب میں دیکھا گیا کہ ان کا **آدھا چِہرہ سیاہ** ہے۔ وَجہ پوچھنے پر بتایا کہ جنّت میں جاتے ہوئے جہنَّم پر سے جُونہی گزرا، **ایک خوفناک سانپ** برآمد ہوا اور اُس نے میرے چِہرے پر ایک زوردار ضَرْب لگاتے ہوئے کہا: **تُو نے فُلاں دن ایک اَمْرَد کو شَہوَت کے ساتھ دیکھا تھا یہ اُس بدنگاہی کی سزا ہے اگر تُو زیادہ دیکھتا تو میں زیادہ سزا دیتا۔** (تذکرۃُ الاولیاء حصہ اوّل ص ٦٤)

## شَہوَت پَرَستی کے مختلِف انداز

**اے** بروزِ قِیامت مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُسکراتی نُور برساتی حَسین صُورت دیکھنے کے آرزومند عاشِقانِ رسول! غور تو کیجئے! جب **بَنَظَرِ شَہوَت**

دیکھنے کا اَنجام اِس قدَر ہولناک ہے تو پھر شَہْوَت کے ساتھ **اَمْرَد** کی مسکراہٹ سے لُطْف اندوز ہونا، بلکہ خود اس کے سامنے ''گندی لذّت'' کے ساتھ اِس لئے مسکرانا تاکہ وہ بھی مسکرائے یہ کس قدر تباہ کُن ہوگا! نیز **اَمْرَد** کے ساتھ مزید یہ کام بھی شَہْوَت کے ساتھ کرنا حرام ہیں: اِس سے دوستی اور ہنسی مذاق کرنا، اس کو چھیڑ کر، غصّہ دلا کر اِس کے اِضطِراب (یعنی بے چینی) سے ''گندا مزا'' حاصِل کرنا، اس کو آگے یا پیچھے اسکوٹر پر سُوار کرنا، اُس سے لپٹنا، اُس سے ہاتھ ملانا، گلے ملنا، اس سے اپنا جسم ٹکرانا، اُس سے اپنا سر پاؤں یا کمر وغیرہ دَبوانا، مَرَض وغیرہ میں اٹھتے بیٹھتے یا چلتے ہوئے اُس کے ہاتھ کا سہارا لینا، اُس کو تیمارداری کیلئے رکھنا، اُس کو اپنے یہاں ملازِم رکھنا، مذاق میں اُس کو دبوچ کر گرانا، اُس کا ہاتھ پکڑ کر یا اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلنا، اجتماع وغیرہ میں اُس کے قریب بیٹھنا، اُس کے پاس بیٹھ کر اس کی ران پر اپنا گُھٹنا رکھنا یا اس کا گُھٹنا اپنی ران پر رہنے دینا، **مَعَاذَاللہ** مسجِد کے اندر نَماز ِباجماعت میں اُس سے کندھا چِپکا کر کھڑا ہونا، وغیرہ وغیرہ۔ **مسئلہ:** جماعت میں اِس طرح مل کر کھڑا ہونا واجِب ہے کہ کندھے سے کندھا چِھل رہا ہو یعنی ایک کا کندھا دوسرے کے کندھے سے خوب ملا ہوا ہو البتّہ برابر میں **اَمْرَد** کھڑا ہو اور کندھا ملا کر کھڑے ہونے سے شَہْوَت آتی ہو تو وہاں سے ہٹ جائے، ورنہ گنہگار ہوگا۔

## بوسہ لینے کا عذاب

**مَنقول** ہے: ''جو کسی لڑکے کا (شَہْوَت کے ساتھ) بوسہ لے گا وہ پانچ سو سال جہنَّم

کی آگ میں جلایا جائے گا۔'' (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص٧٦)

اے عذابِ نار کی سہار نہ رکھنے والے زار و نَزار بندو! اگر کبھی ''اَمْرَد'' کے تعلُّق سے بدنِگاہی یا بوسہ بازی وغیرہ کسی طرح کا بھی گناہ کر بیٹھے ہیں تو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھئے اور گھبرا کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کر لیجئے، سچّی پکّی توبہ کر کے اِس طرح کے بلکہ ہر طرح کے گناہوں سے آیَندہ بچنے کا عزمِ مُصَمَّم کر لیجئے۔ خبردار! اَمْرَد کی دوستی سے باز رہنے کی تلقین کرنے والے خیر خواہ پر ناراض مت ہوں، شیطان کے اُکسانے پر، تاؤ میں آ کر، بل کھا کر، ناصح (یعنی نصیحت کرنے والے) کو دلائل میں اُلجھا کر، اُس پر اپنی پارسائی کا سکّہ جما کر ہوسکتا ہے کہ چندروزہ زندگی میں آپ رُسوائی سے بچ بھی جائیں، مگر یاد رکھئے! ربِّ ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ دلوں کے اَحوال سے باخبر ہے۔

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

## بد نگاهی سے شکل بگڑ سکتی هے

**سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم یا تو اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شَرْمگاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج٨ ص٢٠٨ حدیث ٧٨٤٠)

## قبر میں کیڑے سب سے پہلے تیری آنکھ کھائیں گے

**عورتوں اور اَمْرَدوں وغیرہ سے بدنگاہی کرنے والو خبردار!** دعوتِ اسلامی کے

اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 54 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**نصیحتوں کے مَدَنی پھول**" صَفْحہ44 پر ہے: (اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے اے ابنِ آدم!) میری حرام کردہ چیزوں کی طرف مت دیکھ (قَبْر میں) کیڑے سب سے پہلے تیری آنکھ کھائیں گے۔ یاد رکھ! حرام پر نَظَر اور اس کی مَحَبَّت پر تیرا مُحاسَبہ (یعنی پوچھ گچھ) کیا جائے گا۔ اور کل بروزِ قِیامت میرے حُضُور کھڑے ہونے کو یاد رکھ! کیونکہ میں لمحہ بھر کے لئے بھی تیرے رازوں سے غافِل نہیں ہوتا، بے شک میں دلوں کی بات جانتا ہوں۔

## نَظَر کی حِفاظت کرنے والے کیلئے جہنَّم سے اَمان ہے

جو **اَمْرَدوں** اور غیر عورَتوں وغیرہ کی موجودَگی میں آنکھیں جھکاتا، اپنی گندی خواہِش دباتا اور ان کو دیکھنے سے خود کو بچاتا ہے وہ قابلِ صد مبارَکباد ہے چُنانچِہ "نصیحتوں کے مَدَنی پھول" صَفْحہ 30 پر ہے: (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے) جس نے میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھوں کو جُھکا لیا (یعنی انہیں دیکھنے سے بچا) میں اسے جہنَّم سے **اَمان** (پناہ) عطا کردوں گا۔

## ابلیس کا زہریلا تیر

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حلاوَت نشان ہے کہ حدیثِ قُدسی (یعنی فرمانِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ) ہے: **نَظَر** ابلیس کے تیروں میں سے ایک زَہْر میں بُجھا ہوا تیر ہے پَس جو شَخْص میرے خوف سے اِسے تَرْک کر دے تو میں اُسے ایسا **ایمان** عطا کروں گا جس کی حلاوت (یعنی مٹھاس)

وہ اپنے دل میں پائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیرُ لِلطَّبَرانِی ج ۱۰ ص ۱۷۳ حدیث ۱۰۳۶۲)

## اَمْرَد کے ساتھ تنہائی سات دَرِندوں سے بھی زیادہ خطرناک

**ایک** تابِعی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''میں نوجوان سالِک (یعنی عبادت گزار نوجوان) کے ساتھ بے رِیش لڑکے کے بیٹھنے کو **سات دَرِندوں** سے زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔'' مزید فرماتے ہیں: ''کوئی شخص ایک مکان میں کسی **اَمْرَد** کے ساتھ تنہا رات نہ گزارے۔'' امام ابنِ حَجَر مکّی شافِعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: بعض عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام نے **اَمْرَد** کو عورت پر قِیاس کرتے ہوئے گھر، دُکان یا حمّام میں اِس کے ساتھ خَلوَت (یعنی تنہائی) کو حرام قرار دیا کیونکہ **شَفِیعُ الْمُذْنِبِین ، اَنِیسُ الْغَرِیبِین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ''جو شخص کسی عورت (اَجْنَبِیَّہ) کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ٦٧ حدیث ٢١٧٢)

## اَمْرَد عورَت سے بھی زیادہ خطرناک ہے!

**حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ حَجَر مکّی شافِعی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: جو **اَمْرَد** عورَتوں سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اُس میں فِتنہ بھی زیادہ ہوتا ہے، اِس لئے کہ اس سے عورَتوں کی نِسبت بُرائی کا زیادہ اِمکان ہوتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا بَدَرَجَۂ اَولیٰ حرام ہے۔ (مُلَخَّص ازاَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکَبائِر ج ۲ ص ۱۰) اَحناف کے نزدیک شَہْوَت نہ ہو تو **اَمْرَد** کے ساتھ تنہائی حرام نہیں۔ تاہم بعض شَوافِع کے نزدیک **اَمْرَد** کے ساتھ

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

تنہائی کا مُطْلَقاً حرام ہونا ہمیں احتِیاط کا دَرْس دیتا ہے۔

## اَمْرَد کے ساتھ 17 شیاطین

**حضرتِ** سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ایک حمّام میں داخِل ہوئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے پاس **اَمْرَد** یعنی ایک بے رِیش لڑکا آیا تو ارشاد فرمایا: اسے مجھ سے دُور کردو کیونکہ میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان جبکہ ہر **اَمْرَد کے ساتھ 17 شیاطین** دیکھتا ہوں۔ (ایضاً)

## اَمْرَد "آگ" ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہُ غفّار ہمیں عذابِ نار سے مَحفوظ فرمائے اور اَمْرَد کے گناہوں بھرے قُرْب سے عُمْر بھر بچائے رکھے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ بس پکا ذِہن بنا لیجئے کہ بدنِگاہی کی آفت اور اَمْرَد کی نزدیکی کی مصیبت سے ہر حال میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی حِفاظت کریں گے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 504 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صَفْحَہ 239 پر ہے: **خبردار! اَمْرَد تو آگ ہے آگ! اَمْرَد کا قُرْب، اُس کی دوستی اُس کے ساتھ مذاق مسخری، آپس میں کُشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لِپٹی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے۔** **اَمْرَد** سے دُور رہنے ہی میں عافیّت ہے اگرچِہ اُس بے چارے کا کوئی قُصُور نہیں، **اَمْرَد** ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے، مگر اُس سے اپنے آپ

کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز **اَمْرَد** کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بِٹھایئے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی **تَپِش** ہر صورت میں پہنچے گی۔ شَہْوَت نہ ہو جب بھی **اَمْرَد** سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ (یعنی فِتنے کی جگہ) ہے، اور شَہْوَت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ مِلانا (حرام) بلکہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: **اَمْرَد کی طرف شَہْوَت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔** (دُرِّمُختار ج ۲ ص۹۸، تفسیراتِ احمدیہ ص۵۵۹) اُس کے بدن کے ہر حصّے حتّٰی کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچایئے۔ اِس کے تصوُّر سے اگر شَہْوَت آتی ہو تو اِس سے بھی بچیے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شَہْوَت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نَظَر کی حِفاظت کیجئے، حتّٰی کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھئے۔ اگر اُس کے والِد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اُس کا تصوُّر قائم ہوتا ہے اور شَہْوَت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھئے۔

## اَمْرَد کے ساتھ 70 شیطان

**اَمْرَد** کے ذَرِیعے کئے جانے والے شیطانِ عیّار و مکّار کے تباہ کار وار سے خبردار کرتے ہوئے میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مَنقول ہے: **عورت کے ساتھ دو ۲ شیطان ہوتے ہیں اور اَمْرَد کے ساتھ ستّر ۷۰**۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۷۲۱)

## اَمْرَد بھانجے کو ساتھ لے کر نہ نکلو!

**ایک شَخْص** کروڑوں حَنْبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا **امام احمد بن حَنْبل** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔(عبدالرزاق)

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس سے دریافت فرمایا: تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ عرض کی: ''یہ میرا بھانجا ہے۔'' فرمایا: آیَندہ اسے لے کر میرے پاس نہ آنا اور اسے ساتھ لے کر راستے میں نہ نکلا کرو تا کہ اسے اور تمہیں نہ جاننے والے بدگُمانی نہ کریں۔ (اَلزَّواجِر ج ۲ ص ۱۲)

## پرہیزگار بھی پھنس جاتے ہیں

**ایک** بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے ایک بار شیطان نے کہا: دنیا کے مال کی مَحبَّت سے تو بچنے میں آپ جیسے لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں، مگر میرے پاس **اَمْرَد** کی کَشِش کا جال ایسا ہے کہ اس میں بڑے بڑے پرہیزگاروں کو پھنسا لیتا ہوں۔

## اَمْرَد کے فِتنے سے بچو

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمْرَد** یعنی بے رِیش لڑکا مَرد کیلئے عُموماً پُرکَشِش ہوتا ہے، اس میں بذاتِ خود اَمْرَد بےقُصور ہے اور اِس حوالے سے اِس کی دل آزاری گناہ ہے، بس مَرد کو چاہئے کہ وہ اِس سے مُحتاط رہے۔ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین نے اَمْرَد سے دُور رہنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' (جلد 2) صَفْحہ 31 تا 32 پر ہے: اِسی لئے صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین نے **اَمْرَدوں** (یعنی بے رِیش لڑکوں) کو (بِلا شَہْوَت بھی) دیکھنے، ان سے خَلْط مَلْط (یعنی گُڈمُڈ) ہونے اور (شَہْوَت نہ آتی ہو تب

بھی) ان کے ساتھ بیٹھنے سے بچنے کے مُتعلِّق مُبالَغہ فرمایا۔ (یعنی بچنے کی بَہُت زیادہ تاکید فرمائی)

## شَہْوَت کی پہچان

**لڑکا** دیکھ کر چِپٹا لینے یا بوسہ لینے کو جی چاہنا، یہ شَہْوَت کی علامتیں ہیں۔ ہاں بَہُت چھوٹے بچّے کو بِغیر شَہْوَت کے بوسہ لینے میں حَرَج نہیں۔

## "یاربّ! میری توبہ" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اسلامی بھائیوں کیلئے شَہْوَت سے بچنے کے 12 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ داڑھی والا ہو یا بے رِیش بلکہ جانور کو دیکھ کر بھی شَہْوَت آتی ہو تو اُس کی طرف دیکھنا حرام ہے ﴿۲﴾ مَویشیوں، جانوروں اور پَرِندوں کی شَرْم گاہوں اور ان کی جُفتیوں یعنی "مِلاپوں" بلکہ مکّھیوں اور کیڑے مکوڑوں کے "مِلَن" کے مناظِر بھی گندی لذّتوں کے ساتھ دیکھنا ناجائز و گناہ ہے، ایسے مَواقِع پر فوراً نَظَر ہٹالے بلکہ جُوں ہی اِس کے "آثار" محسوس ہوں فوراً وہاں سے ہٹ جائے ﴿۳﴾ جو لوگ مَوَیشی یا پرندے اور مرغیاں بیچتے یا پالتے ہیں اُن کو اس حوالے سے بَہُت مُحتاط رہنے کی ضَرورت ہے ﴿۴﴾ اگر شَہْوَت آتی ہو تو نماز میں بھی صَف کے اندر **اَمْرَد** کے برابر نہ کھڑے ہوں ﴿۵﴾ دَرْس و اجتماع وغیرہ میں بھی **اَمْرَد** کے قریب نہ بیٹھئے ﴿۶﴾ اجتماع یا نماز کی صَف میں **اَمْرَد** قریب آجائے اور ابھی آپ نے نَماز نہ شُروع کی ہو اور اندیشۂ شَہْوَت ہو تو اُس کو نہ ہٹایئے، آپ خود وہاں سے

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

ہٹ جائیے ﴿7﴾ **اَمْرَد** کو دیکھنے سے جسے شَہْوَت آتی ہو اُسے **اَمْرَد** سے نَظَر کی حِفاظت واجِب ہے اور ایسی جگہ سے بھی بچنا چاہئے جہاں **اَمْرَد** ہوتے ہوں ﴿8﴾ سائیکل پر آگے یا پیچھے کسی غیر **اَمْرَد** کو بھی اس طرح بٹھانا کہ اس کی ران وغیرہ سے گُھٹنا ٹکرائے مناسِب نہیں ﴿9﴾ شَہْوَت کے باوُجُود دوسرے کو آگے یا پیچھے اسکوٹر یا سائیکل پر بٹھانا **حرام** ہے ﴿10﴾ اِحتِیاط اِسی میں ہے کہ ڈَبل سُواری کے دوران موٹی چادر وغیرہ اِس طرح بیچ میں حائل کر دی جائے کہ دونوں کے جِسْم کا ہر حصّہ ایک دوسرے سے اِس طرح جُدا رہے کہ ایک کے بدن کی گرمی دوسرے کو نہ پہنچے، اس کے باوُجُود اگر کسی کو شَہْوَت آئے تو فوراً اسکوٹر روک کر جُدا ہو جائے ورنہ گنہگار ہوگا ﴿11﴾ اسکوٹر پر تین سُواریوں کا چپک کر بیٹھنا سَخْت ناپسندیدہ فعل ہے نیز حادِثے کا خطرہ ہونے کی وجہ سے پاکستان میں قانوناً بھی جُرم ہے ﴿12﴾ ایسی بِھیڑ یا قِطار میں قَصْداً شامل ہونے سے بچیں جس میں آدمی ایک دوسرے کے پیچھے چپکتے ہیں اور اگر شَہْوَت آتی ہو تو حرام ہے۔ یاد رکھئے! اپنے آپ کو جو شیطان سے محفوظ سمجھے، بس سمجھو اُس پر شیطان کامیاب ہو چُکا۔

## بھیڑ میں کسی کو بھی گُھسنا نہیں چاہئے!

ہُجوم یا قِطار وغیرہ میں جب پیچھے سے دھکّے لگ رہے ہوں تو **اَمْرَد** کو فوراً اُدھر سے نکل جانا مُناسِب ہے بلکہ جہاں چِپکا چِپکی اور دھکّا دھکّی ہو رہی ہو وہاں **اَمْرَد** کو گُھسنا ہی نہیں چاہئے کہ کہیں اُس کی وجہ سے کوئی شَخْص ''گنہگار'' نہ ہو جائے۔ جب بھی کوئی چیز تقسیم

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کی جارہی ہو یا کسی کو دیکھنے یا اُس سے ملنے کیلئے ہُجُوم ہو ایسے مَواقِع پر دھکّم پیل سے اَمْرَد اور غیرِ اَمْرَد سبھی کو بچنا چاہیے۔ ہر ایک جانتا ہے کہ **کعبۃُ اللّٰہ** کے اندر داخِل ہونا بَہُت بڑی سعادت ہے مگر ایسے موقع پر بھی بھیڑ بھاڑ میں گُھسنے سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے صدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''**زبردست** (یعنی طاقتور) **مَرْد** (کعبہ شریف میں داخِل ہوتے وَقْت دَبنے کُچلنے سے) **آپ بچ بھی گیا تو اَوروں کو دھکّے دیکر اِیذا دیگا اور یہ جائز نہیں۔**'' (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۵۰) طواف میں **حجرِ اَسود** کو چومنا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابِت ہے مگر اس کیلئے ہُجُوم میں گُھسنے کی مُمانَعت کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ: اِس کیلئے ''**نہ اوروں کو ایذا دو نہ آپ دبو کُچلو**'' بلکہ ــــ۔ ہاتھوں سے اُس کی طرف اِشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لو۔ اِلخ۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۷۳۹) بَہَر حال ہُجُوم میں گُھسنے سے بچنا چاہیے کہ کہیں ہماری وجہ سے کسی کو اِیذا نہ پُہنچ جائے۔ میں نے کئی سمجھدار اسلامی بھائیوں کو دیکھا ہے کہ بھیڑ کے مَوقع پر دُور کھڑے رہتے ہیں، ہر ایک کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اگر کبھی ہُجُوم میں گِھر بھی جائیں تو اس سے پہلے کہ دھکّم پیل شُروع ہو باہَر نکلنے کی ترکیب کرنی چاہیے مگر نکلتے ہوئے بھی کسی کو اِیذا نہ ہو اِس کا خَیال رکھا جائے۔

## امامِ اعظم کا اَمْرَد کے بارے میں طرزِ عمل

**حضرتِ** سیِّدُنا امام **محمد** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد جب بارگاہِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ میں پڑھنے کیلئے حاضِر ہوئے تو بے رِیش اور **اَمْرَدِ** حَسین تھے، سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تعالٰی علیہ نے اُن کو حُکم دیا کہ پہلے قراٰنِ کریم حِفْظ کر لیجئے، وہ ایک ہفتے کے بعد پھر عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضِر ہوگئے، فرمایا: میں نے کہا تھا حِفْظ کر لیجئے لیکن آپ پھر آ گئے! عَرْض کی: حُضُور! تعمیلِ ارشاد میں حِفْظ کر کے ہی حاضِر ہوا ہوں۔ ایک ہفتے میں قراٰنِ کریم حِفْظ کر لینے کا سُن کر امامِ اعظم عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم اُن کی ذِہانت اور قوّتِ حافِظہ سے بے حد مُتَأَثِّر ہوئے مگر اُن کی کَشِش میں کمی لانے کی غَرَض سے اُن کے والِدِ ماجِد سے فرمایا: ان کا سر مُنڈوا دیجئے اور انہیں پُرانے کپڑے پہنایئے، وہ سر مُنڈوا کر حاضِر ہوئے تب بھی خوفِ خدا کے باعِث سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اُن کو اپنے سامنے نہیں بلکہ اپنی پیٹھ یا سُتُون کے پیچھے بٹھا کر پڑھاتے تاکہ اُن پر نظر نہ پڑے۔ (مُلْتَقَطًا مِنَ الْمَنَاقِب لِلْکَرْدَرِی ج ۲ ص ۱۴۷، ۱۵۵، رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۰۳، شذرات الذھب لابن العماد ج ۲ ص ۱۷)

آنکھوں میں سرِ حشر نہ بھر جائے کہیں آگ
آنکھوں پہ مِرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۱۱۶)

## اَمْرَد کی پہچان

**اِس** ایمان افروز حِکایت سے مُدَرِّسین کے ساتھ ساتھ **اَمْرَدوں** کو بھی درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ **اَمْرَد** کو عام طور پر اپنے **اَمْرَد** ہونے کا اِحْساس نہیں ہوتا۔ جن کی داڑھی نکل کر جب تک پورے چِہرے پر خوب نُمایاں اور گھنی نہیں ہوجاتی وہ عُمُوماً **اَمْرَد** ہوتے ہیں، بعض 22 سال تک **اَمْرَد** رہتے ہیں اور بعضوں کے پورے چِہرے پر گھنی

داڑھی نہیں آتی تو وہ **25** سال یا اس سے بھی زائد عُمر تک **اَمْرَد** رہتے ہیں۔ **اَمْرَد** کے علاوہ بھی اگر کسی مَرْد مَثَلاً **اَمْرَد** کے بڑے بھائی یا باپ بلکہ دادا کو دیکھ کر شَہْوَت آتی ہو اور ''گندی لذّت'' کے ساتھ بار بار اُس کی طرف نَظَر اُٹھتی ہو تو اب وہ دیکھا جانے والا مَرْد چاہے بُڈّھا ہو اُسے شَہْوَت کے ساتھ دیکھنا **حرام** ہے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

## اَمْرَد کو تحفہ دینا کیسا؟

**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 397 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**پردے کے بارے میں سُوال جواب**'' صَفْحہ 330 سے ایک مفید سُوال جواب مُلاحَظہ ہو: **سُوال**: **مَرْد** کا شَہْوَت کی وجہ سے **اَمْرَد** سے دوستی رکھنا اور اُس کو مزید ہِلانے کیلئے تحفہ و دعوت کا سلسلہ رکھنا کیسا ہے؟

**جواب**: ایسی دوستی ناجائز و حرام ہے بلکہ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں: ''**اَمْرَد** کی طرف شَہْوَت سے دیکھنا بھی حرام ہے۔'' (دُرِّمُختار ج ۲ ص۹۸، تفسیراتِ احمدیہ ص۵۵۹) اور شَہْوَت کی وجہ سے **اَمْرَد** کو تحفہ دینا یا اُس کی دعوت کرنا بھی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

# ''مُحتاط بندہ سکھی رہتا ہے'' کے اُنیّس حُرُوف کی نسبت سے اَمْرَد کیلئے اِحتیاط کے 19 مَدَنی پھول

(پیش کردہ اِحتیاطوں کی وجہ سے بِلا مَصلَحتِ شرعی والِدَین یا گھر والوں کی ناراضی مول نہ لیں)

❁ لڑکے کے لئے عافیّت اِسی میں ہے کہ اپنے سے بڑی عُمْر والے سے دُور رہے۔ بَہُت نازُک دَور ہے **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج کل بعض اوقات ''باپ بیٹی'' نیز چھوٹے اور بڑے سگے بھائیوں کے ''آپَسی گندے مُعامَلات'' کی لرزہ خیز خبریں بھی سُنی جاتی ہیں ❁ یقیناً ہر بڑا فرد چھوٹے فرد کے حق میں ''بُرا'' نہیں ہوتا، تاہم آپ کسی ''بڑے'' سے دوستی گانٹھ کر اُس کو اور خود کو بربادی کے خطرے میں مت ڈالئے ❁ بالِغ **اَمْرَد** بھی آپَس میں بے تکلُّف ہو کر ایک دوسرے کو دَبوچنے، اُٹھانے، پٹخنے، گلے میں ہاتھ ڈال کر چپٹانے وغیرہ حرکتیں کر کے شیطان کا کھلونا نہ بنیں۔ شَہْوَت کے ساتھ **اَمْرَد** کا بھی اِس طرح کی حَرَکتیں کرنا **حرام** ہے ❁ بِلا مَصلَحتِ شَرعی اپنے سے بڑوں کے ساتھ ''بَہُت زیادہ ملنساری'' کا مُظاہَرہ نہ فرمائیں، ورنہ ''آزمائش'' میں پڑ سکتے ہیں ❁ اگر کسی ''بڑے'' کو خواہ وہ استاذ ہی کیوں نہ ہو اپنے اندر غیر ضَروری دلچسپی لیتا، بار بار تحفے دیتا، بے جا تعریفیں کرتا اور اِسی ضِمن میں آپ کو ''چھوٹا بھائی'' کہتا پائیں تو خوب مُحتاط ہو جائیے ❁ **اَمْرَد** کو (یعنی 22 سال سے چھوٹے کو اور اگر 25 سال یا اِس زائد عُمْر کے باوُجُود اَمْرَدِ حَسِین ہو تو

اُس کو بھی )مَدَنی قافِلے میں سفر کی اِجازت نہیں ، اگر کوئی بڑا اسلامی بھائی اپنے ساتھ سفر کرنے کے لئے اِصرار کرے اور سفر کا خَرْچ بھی پیش کرے تو مَدَنی مرکز کے حکمِ مُمانَعت کی طرف اُس کی توجُّہ دلا دے پھر بھی اگر مُصِر ہو (یعنی اصرار کرے ) تو اُس ''بڑے'' سے خوب مُحتاط ہو جائیے ❁ بڑے اسلامی بھائیوں سے بے شک الگ تھلگ رہیے ، مگر خواہ مخواہ کسی پر بد گُمانی کر کے ، غیبتوں ، تُہمتوں اور مَدَنی ماحول کو خراب کرنے والی حرکتوں میں پڑ کر اپنی آخرت داؤ پر نہ لگائیے ❁ عید کے دن بھی لوگوں سے گلے ملنے سے بچیے ، مگر کسی کو جِھڑک کیئے نہیں ۔ حکمتِ عملی کے ساتھ کترا کر آگے پیچھے ہو جائیے ، اَمْرَد بھی ایک دوسرے سے گلے نہ ملیں ❁ والِدَین اور نانا دادا وغیرہ خاندان کے بُزُرگوں کے علاوہ کسی کے سَر یا پاؤں وغیرہ مت دَبائیں نیز کسی اسلامی بھائی کو اپنا سر یا پاؤں دبانے دیں نہ ہاتھ چُومنے دیں ❁ کوئی پرہیز گار ، خواہ رشتے دار بلکہ اُستاذ ہی کیوں نہ ہو احتِیاط اِسی میں ہے کہ ہر بڑے کے ساتھ بلکہ اَمْرَد بھی اَمْرَد کے ساتھ تنہائی سے بچے ۔ ہاں والِد ، سگے بھائی وغیرہ کے ساتھ کوئی مانِع نہ ہو تو تنہائی میں مُضایَقہ نہیں ❁ مدرَسے وغیرہ میں کئی افراد جب ایک کمرے میں سوئیں تو اَمْرَد و غیر اَمْرَد سبھی کو چاہیے کہ پاجامے کے اوپر تہبند باندھ لیں نہ ہو تو کوئی چادر لپیٹ کر پردے میں پردہ کر کے ، ہر دو کے درمِیان مُناسِب فاصِلہ رکھیں اور ممکن ہو تو بیچ میں کوئی تکیہ یا بیگ وغیرہ بڑی چیز آڑ بنالیں ۔ گھر میں بلکہ اکیلے میں بھی پردے میں پردہ کر کے سونے کی عادت بنائیں ، مَدَنی قافلے اور اجتماع وغیرہ میں بھی سوتے وَقْت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عزَّوجلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

اِسی طرح کریں ۞ جب بھی بیٹھیں پردے میں پردہ لازِمی کیجئے ۞ بنے سنورے رہنے سے اِجتِناب فرمائیے۔ اِسی رسالے کے صَفْحَہ 25 تا 26 پر دی ہوئی امامِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی حِکایت کی روشنی میں اَمْرَد کا حَلْق کرواتے (یعنی سر مُنڈواتے) رَہنا بھی مناسِب ہے اور اگر سنّت کی نیّت سے زُلفیں رکھنی ہوں تو آدھے کان سے زائد نہ رکھے ۞ گوٹا کَناری والے جاذِبِ نَظَر بڑے عمامے کے بجائے سستے کپڑے کا سادہ سا چھوٹا عمامہ شریف اور وہ بھی خوبصورت انداز میں باندھنے کے بجائے قدرے ڈِھیلا سا باندھئے ۞ عمامہ شریف پر نقشِ نَعلِ پاک وغیرہ نہ لگائیے کہ اِس طرح لوگوں کی نگاہیں اُٹھتیں اور بعضوں کے لئے ''بدنِگاہی'' کا سامان ہوتا ہے ۞ چہرے پر **Cream** یا پاؤڈر ہرگز ہرگز مت لگائیے ۞ ضَرورت ہو تو حَتَّی الْاِمکان سستے والا سادہ سا عینک استِعمال کیجئے، دھات کی خوبصورت فریم لگا کر دوسروں کیلئے بدنگاہی کے گناہ کا سبب مت بنئے ۞ بدبو سے بچنا ہی چاہئے، لِہٰذا عِطْر بے شک لگائیے مگر وہ کہ جس کی خوشبو نہ پھیلے ۞ اپنے لِباس و انداز میں ہر اُس مُباح چیز (یعنی جائز چیز جس کا کرنا ثواب ہو نہ گناہ مَثَلاً اِستری کئے ہوئے کپڑے وغیرہ) سے بھی بچنے کی کوشش فرمائیے جس سے لوگ مُتَوَجِّہ ہو کر **مَعَاذَاللہ** بدنگاہی کے گناہ میں پڑ سکتے ہوں۔ (امامِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے اَمْرَد شاگرد کیلئے سر منڈوانے اور پُرانا لباس پہنانے کا حُکم فرمایا اسے خوب ذِہن میں رکھئے)

**مَدَنی اِلتجا:** والِدَین اور اساتِذہ وغیرہ کو بھی چاہئے کہ مذکورہ مَدَنی پھولوں کی روشنی میں

**اَمْرَدوں** کو ہر طرح کی ''ٹِپ ٹاپ'' سے بچنے کا ذِہن دیں۔

## اَمْرَد کا نعت شریف پڑھنا

**اَمْرَد** کو دوسروں کے ساتھ مل کر نعت شریف پڑھانے سے بچنا مُناسِب ہے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحہ 545 پر ہے: **عَرْض:** مِیلا دخواں (یعنی نعت شریف پڑھنے والے) کے ساتھ اگر **اَمْرَد** شامل ہوں یہ کیسا ہے؟ **ارشاد:** ''نہیں چاہیے۔'' (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۵۴۵) **کاش! اَمْرَد** صِرْف اکیلے یا اپنے گھر کے اَفراد ہی میں نعت شریف پڑھ لیا کرے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرم بالائے کرم ہوگا۔ سب کے سامنے جب **اَمْرَد** نعت شریف پڑھتا ہے تو بعض لوگوں کا بدنگاہی کے گناہ سے بچنا انتہائی مشکِل ہو جاتا ہے اور یوں بھی تَرَنُّم اور راگ سے پڑھنے میں ایک طرح کا جادو ہوتا ہے۔ **عاشِقِ رسول** کیلئے تو اکیلے میں نعت شریف پڑھنے کا لُطف ہی کچھ اور ہوتا ہے! ؎

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو ۔۔۔ پھر تو خلوت میں عَجَب انجُمن آرائی ہو

## ھینڈ پریکٹس کا عذاب

**مَرْد** یا عورت کا ہینڈ پریکٹس کرنا **حرام** ہے، ایسا کرنے والے پر حدیثِ مُبارَکہ میں لعنت کی گئی ہے۔ فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کی بیان کردہ ایک حدیثِ پاک میں **سات** گنہگار افراد کے عذاب کا تذکِرہ ہے اُن میں ایک **مُشت زنی کرنے**

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ عزَّوجلَّ اُس کیلئے ایک قیراط اَجر لکھتا اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔(عبدالرزاق)

والا بھی ہے کہ بروزِ قیامت اِس پر **اللہ** تعالٰی نہ نظرِ رَحمت فرمائیگا اور نہ ہی اُسے پاک کریگا بلکہ اُسے سیدھا جہنَّم میں جانے کا حُکم دیا جائے گا۔(تنبیہُ الغافِلین ص ۷۳) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ایک سُوال کے جواب میں فرماتے ہیں:(مُشت زَنی کرنے والا) گنہگار ہے عاصی ہے، اِصرار کے سبب مُرتکبِ کبیرہ ہے، فاسِق ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جو مُشت زَنی (یعنی ہینڈ پریکٹس Hand practice) کرتے ہیں اگر وہ بِغیر توبہ کئے مر گئے تو بروزِ قیامت اِس حال میں اُٹھیں گے کہ ان کی ہتھیلیاں گابَھن (یعنی حامِلہ) ہوں گی جس سے لوگوں کے مجمعِ کثیر میں ان کی رُسوائی ہوگی۔(مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص۲۴۴)

## برباد جوانی

**گناہوں** کے سَیلاب کی ہلاکت سامانیاں! فحّاشی اور عُریانی (یعنی بے حیائی اور بے پردگی) کا طوفان، مَخلُوط تعلیمی نِظام، مَردوں اور عورتوں کا اِختِلاط یعنی میل جول، **T.V.** اور انٹرنیٹ پر فلمیں، ڈِرامے اور شَہوَت اَفزا مَناظر، رسائل و جرائد کے **Sex appeal** مضامین وغیرہ نے مل جل کر آج کے نوجوان کو باوَلا بنا ڈالا ہے! حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: "اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ" یعنی جوانی دیوانگی ہی کا ایک شُعْبہ ہے۔(مسندُ الشّھاب ج۱ ص۱۰۰ حدیث۱۱۶) آج کے نوجوان پر شیطان نے اپنا گھیرا تنگ کر دیا ہے، خواہ وہ بظاہِر نمازی اور سنّتوں کا عادی ہی کیوں نہ ہو، اپنی شَہوَت کی تسکین کیلئے مارا مارا پھر رہا ہے، مُعاشَرہ اپنے غلَط رَسْم و رواج کے باعِث بے چارے کی شادی

میں بَہُت بڑی دیوار بن چکا ہے، اِمتِحان، سَخْت امتِحان ہے، مگر امتِحان سے گھبرانا مَردوں کا شیوہ نہیں۔ صَبْر کر کے اَجْر لوٹنا چاہیے کہ شَہوَت جتنی زیادہ تنگ کرے گی صَبْر کرنے پر ثواب بھی اُتنا ہی زیادہ ملے گا۔ اگر شَہوَت کی تسکین کیلئے ناجائز ذرائع اختِیار کئے تو دونوں جہانوں کا نقصان اور جہنَّم کا سامان ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **"شَہوَت کی گھڑی بھر پَیروی طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔"**

(اَلزُّھدُ الکبیر لِلْبَیْھَقِی ص۱۵۷ حدیث ۳٤٤)

# پیغامِ حیا

**یہ** لکھتے ہوئے کلیجہ کانپتا اور حیا سے قلم تھرّ اتا ہے، مگر میری ان معروضات کو بے حیائی پر مبنی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ تو عین دَرْسِ حیا ہے۔ **"اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔"** یہ ایمان رکھنے کے باوُجود جولوگ اپنے زُعْمِ فاسِد (یعنی ناقِص خَیال) میں "چُھپ کر" بے حیائی کا کام کرتے ہیں ان کیلئے **حیا کا پیغام** ہے۔ آہ! گندی ذِہْنِیَّت کے حامِل کئی نوجوان (لڑکے اور لڑکیاں) شادی کی راہیں مَسدُود (یعنی بند) پا کر اپنے ہی ہاتھوں اپنی **جوانی برباد** کرنا شُروع کر دیتے ہیں۔ ابتِداءً اگرچِہ لُطْف آتا ہو، مگر جب آنکھ کھلتی (یعنی اِحساس بیدار ہوتا) ہے تو بَہُت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔ یاد رہے! یہ فِعل حرام و گناہ ہے اور حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو **"ملعون"** کہا گیا ہے اور وہ جہنَّم کے دردناک عذاب کا حقدار ہے۔ آخِرت بھی داؤ پر لگی اور دنیا میں بھی اِس کے سَخْت ترین نقصانات ہیں، اِس غیر فِطری عمل

سے صحّت بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

ایک بار یہ ''فعل'' کر لینے کے بعد پھر کرنے کو جی چاہتا ہے، اگر **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ چند بار کر لیا تو وَرَم آ جاتا ہے اور عُضْو کی نرم و نازُک رگیں رگڑ کھا کر دب کر سُست ہو جاتیں اور پٹّھے بے حد حسّاس ہو جاتے ہیں اور بِالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ذرا بدنگاہی ہوئی بلکہ ذِہن میں تصوُّر قائم ہوا اور منی خارِج، بلکہ کپڑے سے رگڑ کھا کر ہی منی ضائع۔ ''منی'' اُس خون سے بنتی ہے، جو تمام جسم کو غذا پہنچانے کے بعد بچ جاتا ہے۔ جب یہ کثرت کے ساتھ خارِج ہونے لگے گی تو خون بدن کو غِذا کیسے فراہم کرے گا؟ **نتیجۃً** جِسْم کا سارا نظام دَرہم برہم۔

# ہینڈ پریکٹس کی 26 جسمانی آفتیں

﴿۱﴾ دل کمزور ﴿۲﴾ مِعدہ ﴿۳﴾ جگر اور ﴿٤﴾ گُردے خراب ﴿۵﴾ نَظَر کمزور ﴿٦﴾ کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آنا ﴿۷﴾ چِڑ چِڑا پن ﴿۸﴾ صُبْح اُٹھے تو بدن سست ﴿۹﴾ جوڑ جوڑ میں درد اور آنکھیں چپکی ہوئیں ﴿۱۰﴾ ''منی'' پتلی پڑ جانے کے سبب تھوڑی تھوڑی رَطُوبت بہتی رہنا، نالی میں رَطُوبت پڑی رہنا اور سَڑنا پھر اس کے سبب سے بعض اوقات زَخْم ہو جانا اور اس میں پیپ پڑ جانا ﴿۱۱﴾ شُروع میں پیشاب میں معمولی جلن ﴿۱۲﴾ پھر مَوَاد نکلنا ﴿۱۳﴾ پھر جلن میں اِضافہ ﴿۱٤﴾ یہاں تک کہ پُرانا سوزاک (یعنی پیشاب میں جلن و پیپ نکلتے رہنے) سے زندگی ایسی تَلْخ ہو جاتی ہے کہ آدَمی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے ﴿۱۵﴾ ''منی'' کا پتلی ہونے کے سبب بِلا کسی خَیال

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

کے پیشاب سے پہلے یا بعد پیشاب میں مل کر نکل جانا۔ اسی کو ''جِریان'' کہتے ہیں، جو شدید ترین اَمراض کی جڑ ہے ﴿۱۶﴾ عُضْو میں ٹیڑھا پن ﴿۱۷﴾ ڈِھیلا پن ﴿۱۸﴾ جڑ کمزور ﴿۱۹﴾ شادی کے قابِل نہ رہنا ﴿۲۰﴾ اگر جماع میں کامیاب بھی ہوگیا تو اَولاد کی اُمّید نہیں ﴿۲۱﴾ کمر میں درد ﴿۲۲﴾ چہرہ زَرْد ﴿۲۳﴾ آنکھوں میں گڑھے ﴿۲۴﴾ شکل وَحشیانہ ﴿۲۵﴾ تپِ دِق (یعنی پُرانا بخار جو عُمُوماً پھیپھڑوں کے خراب ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔ T.B.) ﴿۲۶﴾ پاگل پن۔

## ھینڈ پریکٹس کرنے والا ہر پانچواں فرد پاگل

**ایک** اِطِّلاع کے مُطابِق جب ایک ہزار تپِ دِق (T.B.) کے مریضوں کے اَسبابِ مَرَض پر غور کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ **414** مُشت زَنی کے سبب، **186** کثرتِ جماع کے باعِث اور بَقِیَّہ دیگر وُجوہات کی بنا پر مبتَلائے **تپِ دِق** ہوئے تھے۔ **124** پاگلوں کا امتِحان کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے **24** (یعنی تقریباً ہر پانچواں فرد) اپنے ہاتھ سے منی خارِج کرنے کی بِنا پر **پاگل** ہوا تھا۔

## ''صَبْر کَر'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے اِس گناہ سے بچنے کے 5 رُوحانی علاج

**حُسنِ** اعتِقاد اور اچّھی نیّت سے جو یہ اعمال بجالائے گا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہینڈ پریکٹس کی مصیبت سے نَجات پائے گا ﴿۱﴾ جو بھی (مَرد یا عورت) **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اس

گندے فعل میں مُبتَلا ہو، وہ دو رَکعت نمازِ توبہ ادا کر کے سچّے دل سے تائب ہو اور آیندہ یہ گناہ نہ کرنے کا پکّا عَہد کرے اور توبہ پر استِقامت کی گڑگڑا کر دُعا مانگے ﴿۲﴾ کثرت سے روزے رکھے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَہْوَت مَغلوب (یعنی کنٹرول) ہوگی ﴿۳﴾ مُسَلسَل 41 روز تک 111 بار یَا مُؤْمِنُ کا وِرْد کرے۔(اوّل آخر تین بار دُرُود شریف پڑھے) ﴿٤﴾ سوتے وَقْت لیٹے ہوئے یَا مُمِیْتُ کا وِرْد کرتے کرتے سوجائے۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔(جب بھی لیٹے لیٹے کچھ پڑھیں تو پاؤں سمٹے ہوئے ہونے چاہئیں) ﴿۵﴾ روزانہ صُبْح (اوّل آخر تین بار یا ایک بار دُرُود شریف اور) 11 بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے، شیطان مَع لشکر بھی اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گناہ نہ کرواسکے جب تک یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔( آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبْح کہلاتی ہے )

## ”یا کریم“ کے چھ حُروف کی نسبت سے اس گناہ سے بچنے کی 6 تدبیریں

﴿۱﴾ اَمْرَد پسندی، بدنِگاہی اور ہینڈ پریکٹس کے عذابات اور دُنیوی نقصانات پر غور کرے اور خود کو خوب ڈرائے ﴿۲﴾ جس کو شَہْوَت تنگ کرتی ہو، وہ فوراً شادی کرلے ﴿۳﴾ شادی شدہ کا پردیس میں نوکری یا کاروبار وغیرہ کیلئے چار ماہ سے زیادہ اپنی زَوجہ سے دُور رہنا (میاں بیوی دونوں کیلئے) اِنتہائی خطرناک ہے، دُوری کے سبب دونوں اس فعلِ بد میں

مبتلا ہو کر دنیا و آخرت برباد کر بیٹھیں تو **تَعَجُّب** نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 23 صَفْحَہ 388 پر فرماتے ہیں: بلاضرورت سفر میں زیادہ رَہنا کسی کو نہ چاہئے، **حدیث** میں حُکم فرمایا ہے کہ ''جب کام ہو چکے سفر سے جلد واپَس آؤ۔'' [ مُسلِم ص ۱۰۶۳ حدیث ۱۹۲۷ ] اور جو وطن میں زَوجہ چھوڑ آیا ہو اُسے حُکم ہے کہ جہاں تک بن پڑے **چار ماہ** کے اندر اندر واپَس آئے (کہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مسلمانوں کو یِہی حکم فرمایا تھا) ﴿٤﴾ ہر اُس کام و مَقام سے بچے جس سے شَہْوَت کو تحریک **ملتی** ہو مَثَلاً جن کاموں یا جگہوں پر **اَمْرَدوں** سے واسِطہ پڑتا ہو اُن سے دُور رہے ﴿٥﴾ بھابھی، تائی، چچی، مُمانی، چچازاد، خالہ زاد، ماموں زاد اور پھوپھی زاد کا شَرْعاً **پردہ** ہے، جو **مَعَاذَاللّٰه** اِن سے نِگاہیں نہ بچاتا ہو، بے تکلُّف بنتا، ہنسی مذاق کرتا ہو اور شَہْوَت کی کثرت کی شکایت بھی کرتا ہو وہ احمقوں کا سردار ہے کہ خود ہی آگ میں ہاتھ ڈالتا پھر چلّاتا ہے کہ بچاؤ! بچاؤ! میرا ہاتھ جَلا جاتا ہے! یِہی حال فلمیں، ڈرامے دیکھنے والے اور گانے باجے سننے والے کا ہے ﴿٦﴾ رُومانی ناولیں، عِشقیہ و فِسقیہ افسانے اور اسی طرح کے اخباری مضامین، بلکہ ''گندی خبروں'' اور عورَتوں کی تصویروں سے بھرپور اخبارات پڑھنے سے اجتِناب کرے۔ ورنہ بدنگاہی سے خود کو بچانا انتہائی دشوار اور شَہْوَت کی کثرت سے بچنا مشکل ترین ہوگا۔ کہا جاتا ہے: ''خود کردہ را علاجے نیست'' یعنی اپنے ہاتھوں کے کئے کا کوئی عِلاج نہیں۔ (شَہْوَت پرستیوں اور مَرْد و عورت کی ہینڈ پریکٹس کی جُدا جُدا تباہ کاریوں کی مزید معلومات کے لیے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مبلّغِ اسلام،

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔(عبدالرزاق)

حضرتِ مولانا عبدُالْعلیم صدّیقی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کی مختصر کتاب ''بہارِ شباب'' کا مُطالعہ فرمائیے)

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

کام زِنداں کے کئے اور ہمیں شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرمِ بے پروا! دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

ان کو رَحْم آئے تو آئے ورنہ وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

# ''نامِ محمد میٹھا لگتا ہے'' کے اٹھارہ حُرُوف کی نِسبت سے نام رکھنے کے بارے میں 18 مَدَنی پھول

۞ **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) اچّھوں کے نام پر نام رکھو (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۲ ص ۵۸ حدیث ۲۳۲۹ ) (۲) قِیامت کے دن تم کو تمہارے اور تمہارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا لٰہذا اپنے اچّھے نام رکھو (ابوداوٗد ج ٤ ص ۳۷٤ حدیث ٤۹٤۸ ) ۞ صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: بچّے کا اچّھا نام رکھا جائے، ہندوستان میں بَہُت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنٰی نہیں یا ان کے بُرے معنٰی ہیں ایسے ناموں سے اِحتِراز (یعنی پرہیز) کریں۔ انبِیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اسمائے طیِّبہ اور صَحابہ و تابِعین و بُزُرگانِ دین (رِضْوَانُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمَعِین) کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، اُمّید ہے کہ ان کی بَرَکت بچّے کے شامِلِ حال ہو (بہارِ شریعت ج۳ ص ٦٥٣) ۞ بچّہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ اُس کی خِلْقت (یعنی پیدائش) تمام (یعنی مکمَّل) ہو یا نا تمام (نامکمّل) بَہَر حال اس کا نام رکھا جائے اور قِیامت کے دن اُس کا حَشْر ہوگا (یعنی اُٹھایا جائیگا) (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۵۳۔۱۵٤ ، بہارِ شریعت ج۱۲ ص ۸٤۱) معلوم ہوا جو بچّہ کچّا گر جائے اُس کا بھی نام رکھا جائے۔ جیسا کہ مکتبۃُ الْمدینہ کے مطبوعہ رسالے ''اولاد کے حقوق'' صَفْحہ 17 پر ہے: نام رکھے یہاں تک کہ کچّے بچّے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں شاکی ہوگا۔ (یعنی شکایت کریگا)

**فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کچّے بچّے کا نام رکھو کہ **اللہ** تَعَالٰی اس کے ذَرِیعے تمہاری میزان (یعنی عمل کے ترازو) کو بھاری کرے گا(اَلْفِردَوس بمأثور الخطّاب ج۲ ص۳۰۸ حدیث ۳۳۹۲) ❁ ''محمد'' نام رکھنے کے بارے میں **تین فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ❁﴿۱﴾❁ جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری مَحَبَّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام **محمد** رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنّت میں جائیں (جَمْعُ الْجَوامِع ج۷ ص۲۹۵ حدیث ۲۳۲۰۵) ❁﴿۲﴾❁ روزِ قِیامت دو شَخْص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور کھڑے کئے جائیں گے، حُکْم ہوگا: انہیں جنّت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے: الٰہی عَزَّوَجَلَّ! ہم کس عمل پر جنّت کے قابل ہوئے؟ ہم نے تو جنّت کا کوئی کام کیا نہیں! فرمائے گا: جنّت میں جاؤ، میں نے حَلَف کیا ہے کہ جس کا نام **احمد** یا **محمد** ہو دوزخ میں نہ جائے گا(فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص۶۸۷، اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۵ ص۵۳۵ حدیث ۹۰۰۶) ❁﴿۳﴾❁ تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک **محمد** یا دو **محمد** یا تین **محمد** ہوں (الطبقات الکبری لابن سعد ج۵ ص۴۰) یہ **حدیثِ پاک** نَقْل کرنے کے بعد اعلٰی حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جو لکھا ہے اُس کا خلاصہ ہے: اِسی لئے میں نے اپنے سب بیٹوں، بھتیجوں کا عقیقے میں صرف **محمد** نام رکھا پھر نامِ مُبارَک کے آداب کی حِفاظت اور بچّوں کی پہچان ہو سکے اِس لئے عُرْف (یعنی پکارنے والے نام) جُدا مُقرَّر کئے۔ بِحَمْدِاللہ **پانچ محمد** اب بھی موجود ہیں جبکہ پانچ سے زائد اپنی راہ کو گئے یعنی وفات پا چکے ہیں۔(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص۶۸۹) **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد

غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی کا اپنا، والِد صاحب کا اور دادا جان کا مُبارَک نام محمد تھا یعنی **محمد بن محمد بن محمد** ۞ **اولادِ نَرینہ کیلئے عمل:** سیِّدُ نا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے استاذِ گرامی جلیلُ الْقدر تابِعی امام عطا رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو چاہے کہ اس کی عورت کے حَمْل میں لڑکا ہو، اسے چاہئے اپنا ہاتھ (حامِلہ) عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام **محمد** رکھا۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الْعَزیز لڑکا ہی ہوگا (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۹۰) ۞ آج کل مَعاذَاللّٰہ نام بگاڑنے کی وَبا عام ہے اور **محمد** نام کا بگاڑنا تو بَہُت ہی سخت تکلیف دِہ ہے۔ لٰہذا ہر مَرد کا نام **محمد** یا **احمد** رکھ لیجئے اور عُرف یعنی پکارنے کیلئے مَثَلاً **بِلال رضا، ہِلال رضا، جمال رضا، کمال رضا** اور **زید رضا** وغیرہ رکھ لیا جائے ۞ فِرِشتوں کے مخصوص نام پر نام رکھنا دُرُست نہیں، لٰہذا کسی کا جبریل یا میکائیل وغیرہ نام نہ رکھئے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: فِرِشتوں کے نام پر نام نہ رکھو (شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۳۹۴ حدیث ۸۶۳۶) ۞ محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد نام رکھنا حرام ہے (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۷۷) ۞ جب بھی نام رکھیں اُس کے معنٰی پر غور کر لیجئے یا کسی عالِم سے پوچھ لیجئے، بُرے معنٰی والے نام نہ رکھئے مَثَلاً غفورُ الدّین کے معنٰی ہیں: دین کا مٹانے والا، یہ نام رکھنا سَخْت بُرا ہے ۞ بُرے نام بُری تاثیر رکھتے ہیں چُنانچِہ اعلٰی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے بُرے ناموں کا سَخْت بُرا اثر پڑتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، بھلے چنگے سُنّی صورت کو آخرِ عُمر میں ''دین پوش اور ناحق کوش''

(یعنی دین چھپانے والا اور باطِل کیلئے کوشِش کرنے والا) ہوتے پایا ہے (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۸۱۔۶۸۲) ❁ نام کے اثرات آیَندہ نسل میں بھی آ سکتے ہیں، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحہ 601 پر حدیث نمبر 21 ہے: ''صَحیح بخاری'' میں سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی کہتے ہیں: میرے دادا نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: تم سَہْل ہو۔ یعنی اپنا نام ''سَہْل'' رکھو کہ اس کے معنٰی ہیں نرم اور ''حَزْن'' سَخْت کو کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اُسے نہیں بدلوں گا۔ سعید بن مُسَیَّب کہتے ہیں: اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے (بُخاری ج ۴ ص ۱۵۳ حدیث ۶۱۹۳) ❁ یٰسین یا طٰہٰ نام رکھنا مَنْع ہے (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۸۰) محمد یٰسین نام بھی نہیں رکھ سکتے ہاں غلام یٰسین اور غلام طٰہٰ نام رکھنا جائز ہے ❁ بہارِ شریعت حصّہ 15 ''عقیقے کا بیان'' میں ہے: عبدُ اللّٰہ و عبدُ الرَّحْمٰن بَہُت اچّھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدُ الرَّحْمٰن اس شَخْص کو بَہُت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدُ الْخالِق کو خالق اور عبدُ الْمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قِسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بَہُت کثرت سے ناموں میں تصغیر (تَص۔غِیر یعنی چھوٹا کرنے) کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حَقارَت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تَصغیر (یعنی چھوٹائی) ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو

کہ ناموں میں تَصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۰۶) ۞ جو نام بُرے ہوں ان کو بدل کر اچّھا نام رکھنا چاہیے کہ حسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُرے نام کو (اچّھے نام سے) بدل دیا کرتے تھے۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٣٨٢ حدیث ٢٨٤٨) ایک خاتون کا نام ''عاصِیہ'' (یعنی گنہگار) تھا، حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے نام کو بدل کر **جمیلہ** رکھا (مُسلِم ص ۱۱۸۱ حدیث ۲۱۳۹) ۞ ایسے نام مَنْع ہیں جن میں اپنے منہ سے خود کو اچھا بتانا یعنی اپنے ''منہ میاں مِٹّھو'' بننا پایا جائے۔ پارہ 27 **سُوْرَۃُ النَّجْم** آیت نمبر 32 میں ارشادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے: **فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ط** ترجمۂ کنزالایمان: ''تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ۔'' **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ''فُصُولِ عِمادی'' کے حوالے سے لکھا ہے: کوئی اس نام کے ساتھ نام نہ رکھے جس میں تزکِیہ یعنی اپنی بڑائی اور تعریف کا اظہار ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٦٨٤) مُسلم شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ''بَرَّہ'' (یعنی نیک بی بی) نامی عورت کا نام بدل کر ''زینب'' رکھا اور فرمایا: ''اپنی جانوں کو آپ (یعنی خود) اچّھا نہ بتاؤ۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے کہ تم میں نیکو کار کون ہے'' (مُسلِم ص ۱۱۸۲ حدیث ۲۱٤۲) ۞ ایسے نام رکھنا جائز نہیں جو کُفّار کیلئے مَخصوص ہوں۔ فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحَہ 663 تا 664 پر ہے: ناموں کی ایک قِسم کُفّار سے مُخْتَص (یعنی مَخصوص) ہے جیسے جِرجِس، پُطرُس اور یُوحَنّا وغیرہ

لٰہذا اس نوع (یعنی قِسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کُفّار سے مُشابَہت پائی جاتی ہے۔ واللّٰہ تعالٰی اعلم ۞ غُلام محمد اور احمد جان نام رکھنا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ غُلام یا جان وغیرہ لفظ نہ بڑھایا جائے۔ تا کہ **محمد** اور **احمد** نام کے جو فضائل احادیثِ مبارَکہ میں وارِد ہیں وہ حاصل ہوں۔ ۞ غُلام رسول، غُلام صِدّیق، غُلام علی، غُلام حُسین، غُلام غوث، غُلام رضا نام رکھنا جائز ہے۔

**ہزاروں سُنّتیں** سیکھنے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ ۲ کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو خَتْم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

٦ ربیع النّور ١٤٣٣ھ
30-1-2012

## مآخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

| 1 | قرآنِ پاک | کلامِ الٰہی | | ☆☆☆☆☆ |
|---|---|---|---|---|
| | کتاب | مصنف/مؤلف | وفات | سالِ اشاعت |
| 2 | تفسیرات احمدیہ | علامہ احمد بن ابوسعید جونپوری | 1130ھ | پشاور |
| 3 | تفسیر روح البیان | شیخ اسماعیل حقی بروسی | 1137ھ | داراحیاء التراث العربی بیروت |
| 4 | تفسیر صاوی | علامہ احمد بن محمد صاوی | 1241ھ | دارالفکر بیروت ١٤٢١ھ |
| 5 | تفسیر خزائن العرفان | علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی | 1367ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ |
| 6 | تفسیر نور العرفان | مفتی احمد یار خان نعیمی | 1391ھ | پیر بھائی کمپنی لاہور |
| 7 | بخاری | امام محمد بن اسماعیل بخاری | 256ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ |
| 8 | مسلم | امام مسلم بن حجاج قشیری | 261ھ | دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ |
| 9 | ابوداؤد | امام سلیمان بن اشعث سجستانی | 275ھ | داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ |
| 10 | ترمذی | امام محمد بن عیسیٰ ترمذی | 279ھ | دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ |
| 11 | نسائی | امام احمد بن شعیب نسائی | 303ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ |
| 12 | ابن ماجہ | امام محمد بن یزید قزوینی | 273ھ | دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ |
| 13 | مسند امام احمد | امام احمد بن حنبل | 241ھ | دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ |
| 14 | مسند ابی یعلی | علامہ احمد بن علی بن المثنی موصلی | 307ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ |
| 15 | شرح معانی الآثار | علامہ ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی | 321ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ |
| 16 | مسند شہاب | علامہ محمد بن سلامۃ بن جعفر القضاعی | 454ھ | موسسۃ الرسالۃ بیروت ١٤٠٧ھ |
| 17 | سنن کبریٰ | امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی | 458ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| 18 | الزہد الکبیر | امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی | 458ھ | موسسۃ الرسالۃ بیروت |
| 19 | الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان | علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی | 739ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ |
| 20 | شرح السنۃ | علامہ ابومحمد حسین بن مسعود بغوی | 516ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ |
| 21 | معجم کبیر | امام سلیمان بن احمد طبرانی | 360ھ | داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ |
| 22 | معجم اوسط | // | // | دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ |

| | کتاب | مصنف/مؤلف | وفات | سالِ اشاعت |
|---|---|---|---|---|
| 23 | مستدرک | امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری | 405ھ | دارالمعرفہ بیروت ۱٤۱۸ھ |
| 24 | حلیۃ الاولیاء | علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی | 430ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۸ھ |
| 25 | شعب الایمان | امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی | 458ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۱ھ |
| 26 | التّرغیب والتّرہیب | علامہ عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری | 656ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٤ھ |
| 27 | الفردوس بمأثور الخطاب | امام شیرویہ بن شہردار دیلمی | 509ھ | دارالفکر بیروت ۱٤۰٦ھ |
| 28 | مشکاۃ المصابیح | علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی | 741ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٤ھ |
| 29 | جمع الجوامع | امام جلال الدین سیوطی | 911ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۱ھ |
| 30 | جامع صغیر | // | // | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٥ھ |
| 31 | کنزالعمال | علامہ علاءالدین علی متقی بن حسام الدین | 975ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۹ھ |
| 32 | عمدۃ القاری | علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی | 855ھ | دارالفکر بیروت ۱٤۱۸ھ |
| 33 | مرقاۃ المفاتیح | علامہ علی قاری | 1014ھ | دارالفکر بیروت ۱٤۱٤ھ |
| 34 | اشعۃ اللمعات | شیخ عبدالحق محدث دہلوی | 1052ھ | کوئٹہ ۱٤۳۱ھ |
| 35 | التیسیر | علامہ عبدالرؤف مناوی | 1031ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| 36 | مراۃ المناجیح | مفتی احمد یار خان نعیمی | 1391ھ | ضیاءالقران پبلی کیشنز لاہور |
| 37 | طبقات کبری | علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی | 230ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۰ھ |
| 38 | تذکرۃ الحفاظ | علامہ محمد بن احمد عثمان الذہبی | 748ھ | داراحیاءالتراث العربی بیروت ۱٤۱۹ھ |
| 39 | البدایہ والنہایہ | علامہ ابن کثیر دمشقی | 774ھ | دارالفکر بیروت ۱٤۱۸ھ |
| 40 | شذرات الذہب | علامہ عبدالحی بن احمد حنبلی | 1089ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۹ھ |
| 41 | دلائل النبوۃ | امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی | 458ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۰۸ھ |
| 42 | تاریخ بغداد | امام ابوبکر احمد بن علی بغدادی | 463ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۷ھ |
| 43 | تاریخ دمشق | علامہ ابوالقاسم علی بن حسن | 571ھ | دارالفکر بیروت ۱٤۱٦ھ |
| 44 | طبقات کبری | علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی | 973ھ | دارالفکر بیروت |
| 45 | مدارج النبوت | شیخ عبدالحق محدث دہلوی | 1052ھ | نوریہ رضویہ پبلشنگ |
| 46 | ہدایہ | علامہ علی بن ابوبکر مرغینانی | 593ھ | داراحیاءالتراث العربی بیروت |

| | کتاب | مصنف/مؤلف | وفات | سالِ اشاعت |
|---|---|---|---|---|
| 47 | درمختار | علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی | 1088ھ | دارالمعرفہ بیروت ۱٤۲۰ھ |
| 48 | ردالمحتار | علامہ ابن عابدین محمد امین شامی | 1252ھ | // |
| 49 | عالمگیری | شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند م | 1161ھ | دارالفکر بیروت ۱٤۰۳ھ |
| 50 | فتح القدیر | علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد م | 861ھ | کوئٹہ |
| 51 | تبیین الحقائق | امام فخر الدین عثمان بن علی زیلعی م | 743ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۰ھ |
| 52 | بحرالرائق | امام زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم م | 970ھ | کوئٹہ |
| 53 | منح الروض | علامہ علی بن سلطان محمد ہروی قاری م | 1014ھ | دارالبشار الاسلامیہ |
| 54 | غنیۃ ذوی الاحکام | علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی م | 1069ھ | کوئٹہ |
| 55 | فتاویٰ تاتارخانیہ | علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی | 786ھ | کراچی |
| 56 | حاشیۃ الطحطاوی | علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی | 1231ھ | کراچی |
| 57 | فتاویٰ رضویہ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان | 1340ھ | رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱٤۱۲ تا ۱٤۲۳ھ |
| 58 | بہارِ شریعت | مفتی محمد امجد علی اعظمی | 1367ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۷ھ |
| 59 | وقارالفتاویٰ | مفتی محمد وقارالدین قادری رضوی | 1413ھ | بزمِ وقارالدین کراچی |
| 60 | کشف المحجوب | امام علی بن عثمان ہجویری، داتا گنج بخش | 500ھ | نوائے وقت پرنٹرز لاہور |
| 61 | احیاء العلوم | امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی | 505ھ | دارصادر بیروت 2000ء |
| 62 | لباب الاحیاء | // | // | دارالبیروتی دمشق |
| 63 | کیمیائے سعادت | // | // | انتشارات گنجینہ تہران |
| 64 | مکاشفۃ القلوب | منسوب بہ امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی | // | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| 65 | غنیۃ الطالبین | علامہ عبدالقادر بن ابوصالح الجیلانی | 561ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۷ھ |
| 66 | ذم الھوی | امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی | 597ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| 67 | صیدالخاطر | // | // | مکتبہ نزار مصطفی الباز |
| 68 | عیون الحکایات | // | // | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٤ھ |
| 69 | عیون الحکایات (اردو) | مترجمین شعبۂ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) | | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| 70 | نزہۃ المجالس | مولانا عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری | 894ھ | دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۹ھ |

|  | کتاب | مصنف/مؤلف | وفات | سالِ اشاعت |
|---|---|---|---|---|
| 71 | المستطرف | علامہ شہاب الدین محمد بن ابو احمد | 850ھ | دار الفکر بیروت ١٤١٩ھ |
| 72 | المجالسۃ | علامہ ابو بکر احمد بن مروان دینوری | 333ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ |
| 73 | تنبیہ الغافلین | فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی | 373ھ | پشاور ١٤٢٠ھ |
| 74 | تنبیہ المغترین | علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی | 973ھ | دار المعرفہ بیروت ١٤٢٥ھ |
| 75 | لواقح الانوار | // | // | دار احیاء التراث العربی بیروت |
| 76 | اتحاف السادۃ | علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی | 1205ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت |
| 77 | الزواجر | علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر | 974ھ | دار المعرفہ بیروت ١٤١٩ھ |
| 78 | القول البدیع | امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی | 902ھ | مؤسسۃ الریان ١٤٢٢ھ |
| 79 | تذکرۃ الاولیاء | شیخ فرید الدین محمد عطار | 637ھ | انتشارات گنجینہ تہران ١٣٧٩ھ |
| 80 | کتاب التوابین | امام عبد اللّٰہ بن احمد بن قدامہ المقدسی | 620ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٧ھ |
| 81 | شرح الصدور | امام جلال الدین سیوطی | 911ھ | مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند ١٤٢٣ھ |
| 82 | روض الرّیاحین | علامہ عبد اللّٰہ بن اسعد بن علی یافعی | 768ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ |
| 83 | الروض الفائق | علامہ شعیب بن سعد عبد الکافی | 810ھ | دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤١٦ھ |
| 84 | الدرر الکامنہ | امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی | 852ھ | دار احیاء التراث العربی بیروت |
| 85 | الادب المفرد | امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری | 256ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٠ھ |
| 86 | حیاۃ الحیوان | علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری | 808ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٥ھ |
| 87 | مناقب الشافعی | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی | 458ھ | دار التراث قاہرہ ١٣٩٠ھ |
| 88 | المناقب للکردری | علامہ محمد بن محمد الکردری | 827ھ | کوئٹہ |
| 89 | عجائب القرآن | علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی | 1406ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| 90 | حدائق بخشش | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان | 1340ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ |
| 91 | وسائل بخشش | (علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی |  | مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ |
| 92 | کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب | // |  | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| 93 | مدنی وصیت نامہ | // |  | مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٤ھ |
| 94 | فیضان سنت | // |  | مکتبۃ المدینہ کراچی |

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

الله

ان شاء اللہ الکریم

شادی کیلئے غیبی اسباب ہوں

یا وَھَّابُ 300 بار (اوّل آخر گیارہ بار

دُرودِ ابراہیم) روزانہ رات سونے سے

پہلے پڑھ لیجئے۔ (جب تک شادی نہ ہوجائے

روزانہ پڑھنا ہے)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net